شمارہ ۲۹ جلد بست و نہم

مقالات حکمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یاحی یاقیوم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولنا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

مکشوفاتِ منازلِ احسان

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت دار الاحسان

للتقسیم والتوزیع فی سبیل اللہ

لانتفاع و النفع

لجمیع امۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمرضات اللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آمین

مؤلف: ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حیُّ — یا قیّومُ

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ — اللھم صلّ وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی

وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی

لا الٰہ الا ھو الحیُّ القیّوم واتوب الیہ یا حیُّ یا قیّوم

جلد بست و نہم
۲۹

طبع ———————— اوّل

مطبع ———— نثار آرٹ پریس پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور

طابع ———— المستفیض دار الاحسان، فیصل آباد

مقام اشاعت

المقام النجّاف الصحّاف المقبول المصطفین ◎ دارُالاِحسان

المستفیض دارُالاحسان چک ۲۴۲ ر۔ب (دسوہہ) سمندری روڈ، ضلع فیصل آباد پنجاب پاکستان

فون نمبر: ۶۷۹۹۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم

۱۴۱۴ھ

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۙ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ سورۃ العلق ۳-۴

پڑھئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا!

کِتَابُ النَّبِیِّ الْاُمِّی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَبِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ خَلْقٍ وَرِضٰی نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ التِّھَامِیِّ الْحِجَازِیِّ الْاَبْطَحِیِّ صَاحِبِ الْقَضِیْبِ وَالنَّاقَۃِ وَالتَّاجِ وَالْکَرَامَۃِ صَاحِبِ شَھَادَۃِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِلٰی مُتَصَرِّفِ الدَّارِ وَالدَّیَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالْعُمَّارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ ○
اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃً فَاِنْ یَّکُنْ طَارِقًا مُّوْلِیًا اَوْ مُؤْذِیًا اَنْ خَدَعَنَا حَقًّا اَوْ بَاطِلًا اَوْ مُؤْذِیًا اَوْ مُقْتَحِمًا
فَاتْرُکُوْا حَمَلَۃَ الْقُرْاٰنِ وَانْطَلِقُوْا اِلٰی عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ○ بِاسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا اَحَدٌ مِّثْلَ اللّٰہِ وَلَا شَیْءَ سِوَی اللّٰہِ وَبِسْمِ اللّٰہِ اَسْتَفْتِحُ وَعَلَی اللّٰہِ اَتَوَکَّلُ
حَامِلُ کِتَابِیْ ھٰذَا فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ وَفِیْ حِفْظِہٖ وَفِیْ کَنَفِہٖ وَفِیْ سِتْرِہٖ اَیْنَ مَا کَانَ وَحَیْثُ مَا تَوَجَّہَ لَا تَقْرَبُوْہُ وَلَا تُفْزِعُوْہُ وَلَا
تُضَارُّوْہُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّنَائِمًا وَّلَا فِی الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ وَلَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَلَا فِیْ یَوْمٍ وَّلَا فِیْ نَھَارٍ وَّلَا فِیْ بَرٍّ وَّ
لَا فِیْ بَحْرٍ وَّکُلَّمَا سَمِعْتُمْ صَوْتَ حَامِلِ کِتَابِیْ بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاَدْبِرُوْا عَنْہُ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ ۔ بِاللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ اَعْلٰی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الْمَبْعُوْثِ اِلَی الثَّقَلَیْنِ ○ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَامِلَ کِتَابِیْ ھٰذَا بَلْ مَنْ عُلِّقَ عَلَیْہِ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءُ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ ھُوَ مَکْتُوْبٌ
عَلٰی سُرَادِقَاتِ الْعَرْشِ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ھُوَ الْغَالِبُ الَّذِیْ لَا یَغْلِبُہٗ شَیْءٌ وَّلَا یَنْجُوْ مِنْہُ ھَارِبٌ ۔ فَاُعِیْذُہٗ
بِالْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَبِالْعَیْنِ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَالْعَرْشِ الَّذِیْ لَا یَتَحَرَّکُ وَالْکُرْسِیِّ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ ھُوَ مَکْتُوْبٌ فِی
اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ ھُوَ مَکْتُوْبٌ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ حُمِلَ بِہٖ عَرْشُ بِلْقِیْسَ اِلٰی سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْہِ طَرْفُہٗ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَزَلَ بِہٖ جِبْرَآئِیْلُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
ھُوَ مَکْتُوْبٌ فِیْ قَلْبِ الشَّمْسِ وَاُعِیْذُہٗ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ سَرَاہُ بِہِ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ وَ
بِالْاِسْمِ الَّذِیْ تَجَلّٰی بِہِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ لِمُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ فَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ کُتِبَ بِہٖ عَلٰی وَرَقِ الزَّیْتُوْنِ
وَاُلْقِیَ فِی النَّارِ فَلَمْ یَحْتَرِقْ ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ مَشٰی بِہِ الْخِضْرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَی الْمَاءِ فَلَمْ یَبْتَلَّ قَدَمَاہُ ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
نَطَقَ بِہٖ عِیْسٰی وَھُوَ ابْنُ مَرْیَمَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا وَّاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُحْیِی الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ ۔ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ
نَجّٰی بِہٖ یُوْسُفَ مِنَ الْجُبِّ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَجّٰی بِہٖ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ نَّارِ نَمْرُوْدَ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ نَجّٰی بِہٖ
یُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ فَلَقَ بِہِ الْبَحْرَ لِمُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ وَجَعَلَ کُلَّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ وَاُعِیْذُہٗ بِتِسْعِ
اٰیَاتِ الَّتِیْ نَزَلَتْ عَلٰی مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ بِطُوْرِ سَیْنَآءَ وَاُعِیْذُہٗ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ نَّاظِرَۃٍ وَّکُلِّ اُذُنٍ سَامِعَۃٍ وَّاَلْسُنٍ نَّاطِقَۃٍ وَّاَیْدٍ
بَاطِشَۃٍ وَّقُلُوْبٍ وَّاعِیَۃٍ فِیْ صُدُوْرٍ خَاوِیَۃٍ وَّاَنْفُسٍ کَافِرَۃٍ وَّمِنْ کُلِّ مَنْ یَّعْمَلُ عَمَلَ السُّوْءِ وَمِنْ سُوْءِ شَرِّ التَّوَابِعِ وَالسَّحَرَۃِ وَ
مَنْ فِی الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ وَالْخَرَابِ وَالْعُمْرَانِ وَسَاکِنِ الْاٰجَامِ وَسَاکِنِ الْبِحَارِ وَسَاکِنِ ضِیْقِ الظُّلَمِ وَاُعِیْذُہٗ مِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ
وَجُنُوْدِھِمْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ غُوْلٍ وَّغُوْلَۃٍ وَّسَاحِرٍ وَّسَاحِرَۃٍ وَّسَاکِنٍ وَّسَاکِنَۃٍ وَّتَابِعٍ وَّتَابِعَۃٍ وَّمِنْ شَرِّھِمْ وَشَرِّ اٰبَآئِھِمْ
وَاُمَّھَاتِھِمْ وَاَبْنَآئِھِمْ وَبَنَاتِھِمْ وَاَخَوَاتِھِمْ وَعَمَّاتِھِمْ وَخَالَاتِھِمْ وَقَرَابَتِھِمْ وَمِنْ شَرِّ الْمَوَارِدِ وَالْمَحَرَۃِ وَالطَّیَّارَاتِ وَمِنْ شَرِّ
سَاکِنِ الْجِبَالِ وَالتُّرَابِ وَالْعُمْرَانِ وَالرِّیَاضِ وَالْخَرَابِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالْجِبَالِ وَمَنْ یَّسْکُنُ فِی الظُّلُمَاتِ وَمِنْ
شَرِّ مَنْ یَّسْکُنُ فِی الْعُیُوْنِ وَمَنْ یَّمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ وَیَکُوْنُ مَعَ الدَّوَابِّ وَالْمَوَاشِیْ وَالْوُحُوْشِ وَیَسْتَرِقُ السَّمْعَ وَمَنْ اِذَا قِیْلَ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَذُوْبُ کَمَا یَذُوْبُ الرَّصَاصُ وَالْحَدِیْدُ عَلَی النَّارِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَکُوْنُ فِی الْاَرْحَامِ وَالْاَجَامِ وَالْاٰطَامِ وَمِنْ شَرِّ مَا
یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ وَاُعِیْذُہٗ مِنَ الْخَطَرِ وَالنَّظَرِ وَالْکِبْرِ ھَیًّا شَرَاھِیًّا مَھْلًا ۔ اَللّٰہُ ھُوَ اَجَلُّ وَاَعَزُّ وَاَقْدَرُ مِنَ
الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ وَاُعِیْذُہٗ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ بَاغِیَۃٍ وَّاُذُنٍ سَامِعَۃٍ وَّمِنْ شَرِّ الدَّاخِلِ وَالْخَارِجِ وَمِنْ شَرِّ عَفَارِیْتِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ
کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ غَادٍ وَّرَائِحٍ وَّمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الرِّیَاحِ مِنْ عَجَمِیٍّ وَّفَصِیْحٍ وَّنَائِمٍ وَّیَقْظَانَ وَاُعِیْذُہٗ مِنْ شَرِّ مَنْ تَنْظُرُ اِلَیْہِ الْاَبْصَارُ
وَتَضُمُّ اِلَیْہِ الْقُلُوْبُ وَمِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْاَرْضِ وَسَاکِنِ الزَّوَایَا وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّصْنَعُ الْخَطِیْئَۃَ وَیُوْلَعُ بِھَا وَمِنْ شَرِّ مَا تَنْظُرُ اِلَیْہِ الْاَبْصَارُ
وَاُعِیْذُہٗ مِنْ شَرِّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ وَمِنْ شَرِّ الشَّیَاطِیْنِ ○

یہ مقدس مکتوب پیرس (فرانس) کے شاہی عجائب گھر سے دستیاب ہوا

پاکستان میں اسکی پہلی بار اشاعت کا شرف دارالاحسان کو نصیب ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ

نماز کا بیان

نماز کی فضیلت

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے کہ پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک، مٹا دیتے ہیں اُن گناہوں کو جو اُن کے درمیان ہوئے ہیں جب کہ کبیرہ گناہ نہ کیے گئے ہوں۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۲۸)

و- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر تم (میں) سے کسی کے دروازے پر کوئی نہر ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو تم کیا کہتے ہو کہ یہ (نہانا) اس کے میل کو باقی رکھے گا؟ صحابہ رض نے عرض کیا کہ یہ اس کے میل کو کچھ بھی باقی نہ رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے۔ اللہ سبحانہ، ان کے ذریعے گناہوں کو مٹاتا ہے۔

(بخاری، مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۲۸)

و- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی غیر عورت کا بوسہ لے لیا۔ پھر (اسے ندامت محسوس ہوئی تو اس نے) جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں
حاضر ہو کر کفّارہ پوچھا تو آیت کریمہ نازل ہوئی ۔

اقم الصلوٰۃ ..... السیئات (سورۃ ہُود : ۱۱۴)

(نماز کو دن کے دونوں اوقات میں قائم کرو۔
یقیناً نیکیاں بھی برائیوں کا کفّارہ بن جایا کرتی ہیں) ۔
اس شخص نے پُوچھا یارسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم !
کیا یہ حکم صرف میرے ہی لئے ہے ؟ آپ صلّے اللہ علیہ
وسلّم نے فرمایا میری تمام امّت کے لئے۔

(بخاری مسلم ، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۲۹)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت
ہے کہ میں حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس
تھا۔ ایک شخص نے آکر عرض کیا۔ یارسول اللہ
صلّے اللہ علیہ وسلّم ! میں حدّ والے گناہ کا مرتکب

ہوا ہوں، اس لیے مجھ پر حَدّ قائم کیجیے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے اس (گناہ) کے متعلق کچھ نہیں پوچھا۔ پھر نماز کا وقت آگیا اس آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نماز سے فارغ ہو چکے تو وہ آدمی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم! میں حَدّ والے گناہ کا مُرتکب ہوا ہوں۔ اس لیے آپ کتاب اللہ کی حَدّ مجھ پر قائم کیجیے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں پڑھی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے تیرے گناہ کو بخش دیا۔ یا فرمایا کہ تیری حَدّ کو بخش دیا۔

(بخاری۔مسلم/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۲۹)

۹۔ حضرت ابو عمر شیبانی نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے گھر کے مالک یعنی حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا کہ اللہ سبحانہٗ کے نزدیک سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا وقت پہ نماز پڑھنا۔ پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا عمل بہتر ہے؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ پھر میں نے پوچھا: اور اس کے بعد کونسا کام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ سبحانہٗ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابنِ مسعود راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ باتیں مجھ کو فرمائیں اور اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور بھی بتاتے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنتہ جلد اوّل صفحہ ۳۲۹)

۹۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا:
یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! میں نے مدینہ کے کنارے پر ایک عورت سے مُلاعبت کی لیعنی ہنسی مذاق میں گلے لگایا پھر صحبت کی حد تک جا پہنچا۔ پس حاضر ہوں جو حَدّ (شرعی سزا) آپ مجھ پر جاری کرنا چاہیں، جاری کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ سُنکر) بولے کہ اللہ سبحانہٗ نے تیری پردہ پوشی کی تھی (بہتر ہوتا کہ) تو بھی اپنے عیب کو چُھپاتا۔ حضرت ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پس وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اُسے بلانے کے لیے

ایک شخص کو بھیجا۔ وہ اسے بلا کر لایا اور آپؐ نے
اس کے سامنے یہ آیت پڑھی :

اقم الصلوٰۃ .... الذاکرین (ھود: ۱۱۴)

ترجمہ: نماز کو دن کے دونوں اوقات میں قائم کرو۔
یقیناً نیکیاں بھی برائیوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ قوم سے
ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
یہ اس کے لیے خاص ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں
بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اول صفحہ ۳۳۰)

۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے اور کفر
کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۳)

۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرک اور اسلام میں فقط نماز کا فرق ہے لہذا جس شخص نے نماز کو چھوڑ دیا، اس نے شرک کیا۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۰)

فرض نمازوں کو خوبی سے ادا کرو

حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ابو محمدؓ رضی اللہ عنہٗ نے کہا وتر واجب ہے (ابو محمدؓ صحابی ہیں) یہ بات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہٗ تک پہنچی۔ انہوں نے کہا ابو محمد نے درست نہیں کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

تھے پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ عزّوجلّ نے فرض کیا پس جو شخص اچھی طرح وضو کرے گا اور وقت پر ہر ایک نماز کو ادا کرے گا اور رکوع پورا کرے گا اور خشوع سے پڑھے گا (یعنی دل لگا کر) تو اللہ جلّ جلالہ، پر اس کا عہد ہوگا مغفرت کا۔ اور جو ایسا نہ کرے گا اس کا عہد اللہ پر نہیں ہے۔ چاہے اسکو بخش دے، چاہے عذاب کرے۔

(سنن ابو داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اول صفحہ ۳۳۱/۳۳۰)

نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم

و۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سُنا:

"(اے لوگو!) اللہ سے ڈرو جو تمہارا پالنے والا ہے۔ پانچ نمازیں پڑھو۔ ایک ماہ (رمضان) کے روزے رکھو۔ اپنے مال سے زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حاکم کا حکم بجالاؤ۔ پھر تم اللہ کی جنّت میں داخل کیے جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پُوچھا کہ جب تُم نے حدیث سُنی اس وقت تمہاری عُمر کتنی تھی؟ انہوں نے کہا مَیں اُس وقت تیس سال کا تھا۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۳۳)

بچوں کو نماز پڑھانے کا حکم

۹۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہوجائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو ان کو مار مار کر نماز پڑھاؤ اور انکے سونے کی جگہ علیحدہ کردو (یعنی ان کو تنہا سلاؤ)

(سنن ابو داؤد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۲/ ۳۳۱)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوجائیں۔ (اور نماز نہ پڑھنے پر) انہیں مارو جب وہ تیرہ سال کے ہوجائیں۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۳۲)

و۔ حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا دائیں اور بائیں میں تمیز کرنے لگ جائے تو اُسے نماز کا حکم دو۔

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۳۲)

و۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے بچوں سے نماز کی محافظت کراؤ۔ انہیں نیکی کا عادی بناؤ۔ بے شک نیکی ایک عادت ہے۔

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۳۲)

تارکِ نماز کا حکم

و۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور ان کے (یعنی منافقوں کے)

درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا اُس نے کُفر کیا۔

(مسند احمد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۳)

و۔ حضرتِ قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس نے نماز ترک کی، اُس نے کُفر کیا۔

(مجمع الزوائد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۳)

و۔ حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کردی، اس کے اعمال ضائع ہو گئے

(مجمع الزوائد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۳)

نماز کی فضیلت

۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز جاڑوں کے موسم میں جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (پت جھڑ کا موسم تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپؐ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذرؓ! انہوں نے عرض کیا: حاضر ہوں یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح اس درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۴/ ۳۳۳)

۹۔ حضرت ابو مسلم سے روایت ہے کہ مَیں ابوامامہؓ کے پاس گیا وہ مسجد میں جوئیں نکال رہے تھے اور کنکریوں میں دفن کر رہے تھے۔ مَیں نے کہا اے ابوامامہؓ! مجھ سے ایک آدمی نے آپ کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، اپنے ہاتھوں کو دھویا، چہرے کو دھویا، سر اور کانوں کا مسح کیا، پھر فرض نماز کیطرف اُٹھ کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ اسے اس دن میں بخش دیں گے جس گناہ کی طرف اس کے پاؤں چلے ہیں، جس پر ہاتھوں نے قبضہ کیا ہو، کانوں نے سنا ہو یا آنکھوں نے دیکھا ہو یا دل میں خیال آیا ہو۔ ابوامامہؓ نے کہا۔ اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی بار سُنی ہے۔ (مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۳۴)

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تُم میں سے کوئی شخص اچھے طریقے پر وضو کرکے نماز کے واسطے فقط نماز ہی کے خیال سے مسجد کو جاتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے حتیٰ کہ جب تک مسجد میں نماز کی وجہ سے رہے گا اس وقت تک نماز ہی میں اس کا شمار ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۴)

و۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں سہو نہ کیا (اور اسے حضورِ قلب سے پڑھا) تو اللہ تعالےٰ اس کے پچھلے گناہوں کو بخش دیں گے۔

(مسند احمد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۵)

• حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ سبحانہ نے توحید اور نماز سے کوئی چیز افضل اور فرض نہیں کی اور اگر اس سے کوئی اور چیز افضل ہوتی تو اللہ سبحانہ، فرشتوں پر اسے فرض کرتے اور ان میں کوئی رکوع میں ہے اور کوئی سجدہ میں۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۵)

• حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے نماز کا ذکر کیا تو فرمایا جس نے اس (نماز) کی حفاظت کی تو یہ (نماز) اس کے لیے نور، (کمالِ ایمان کی) دلیل اور قیامت کے دن آگ سے نجات (کا ذریعہ) بن جائے گی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی تو یہ

اس کے لیے نہ نور بنے گی نہ نجات، نہ ہی بُرہان۔ اور قیامت کے دن وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (یعنی اُس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا)

(سنن دارمی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۵)

ترکِ نماز کی بابت حُکم

۹۔ حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ اعمال میں سے کسی عمل کے ترک کو کفر خیال نہیں کرتے تھے مگر نماز کو (یعنی اِس کا ترک اُن کے نزدیک مُوجبِ کُفر تھا)۔

(جامع ترمذی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۳۵/۶)

و۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا نماز کا چھوڑ دینا شرک ہے۔

(المصنف للحافظ عبدالرزاق / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۶)

و۔ حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کو یہ کہتے سُنا کہ جس شخص نے نماز چھوڑ دی اُس کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں۔ (بحوالہ درج بالا .....)

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس کی نماز نہیں، اُس کا اسلام نہیں اور جس کا وضو نہیں اُس کی نماز نہیں۔

(مجمع الزوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۶)

و۔ حضرت اُمّؓ ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑ کیوں کہ جس نے قصداً نماز کو ترک کر دیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلے اللہ علیہ وسلّم) اس سے بری الذمہ ہیں۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۶)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیا، اُس نے علی الاعلان کفر کیا۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷/ ۳۳۶)

نماز کے چند احکام

و۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل

(جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم) نے مجھ کو یہ وصیّت فرمائی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اور جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز قصداً چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمّہ ہو جاتے ہیں اور شراب (کبھی) نہ پینا کیونکہ شراب ہر بُرائی کی کُنجی ہے۔

(سُنن ابنِ ماجہ، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۷)

نماز کا حُکم

۹۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ حج کیا (یعنی حجۃ الوداع) آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے

اللہ کی تعریف کی اور ثنا وصفت بیان کی۔ پھر فرمایا آگاہ رہو شاید تُم مجھے اس سال کے بعد نہ دیکھ سکو۔ تو ایک لمبا آدمی کھڑا ہوا گویا کہ وہ شنوأۃ کے لوگوں میں سے تھا اس نے کہا یارُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابس ہم کیا کریں؟ تو آپؐ نے فرمایا: اپنے ربّ کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں ادا کرو اور (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھو اور اللہ کے گھر کا حج کرو اور خوشی و رضامندی سے زکوٰۃ ادا کرو، تم اللہ عزّوجل کی جنّت میں داخل ہو گے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۷/۸)

و۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سُبحانہٗ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض

کی ہیں ۔ جو شخص ان نمازوں کے حقوق میں کسی قسم کی کمی نہیں کرے گا (انہیں باقاعدہ وقت پر ادا کرتا رہے گا اور رکوع سجدہ اچھی طرح کرے گا) تو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کے واسطے یہ وعدہ مقرر کیا ہے کہ اسکو جنّت میں داخل فرمائے اور جس نے ان کے حقوق کی حفاظت نہ کی اور ان میں کمی کی تو اس سے اللہ سبحانہ' کا کوئی وعدہ نہیں ، چاہے اسے عذاب دے چاہے معاف کرے ۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۸)

و ۔ حضرت ابو علوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سُنا کہ اللہ سبحانہ' نے نبیِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم پر پچاس نمازیں فرض کیں آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تو اُس نے پانچ مقرر فرما دیں ۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۸)

و- حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جنابِ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس جب کوئی آدمی اِسلام لاتا تو آپؐ اسے سب سے پہلے نماز سِکھاتے۔

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مَیں نے رُسولِ اکرم صلےّ اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سُنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۸)

و- حضرت ابو حورا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پُوچھا کہ آپ نے نبیؐ اقدس صلےّ اللہ علیہ وسلّم کی کون سی بات یاد رکھی ہے۔؟ انہوں نے کہا پانچ نمازیں۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۹)

نماز حق ہے

حضرت عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے عقیدہ رکھا کہ نماز حق اور فرض ہے، وہ جنّت میں داخل ہو جائے گا۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۹)

نماز افضل جہاد ہے

و۔ حضرتِ انس رضی اللہ عنہٗ کی والدہؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تجھ پر نماز لازم ہے کیونکہ یہ افضل جہاد ہے اور گناہوں کو ترک کر دے پس بیشک یہ افضل ہجرت ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۳۹)

جس نے نماز کی حفاظت کی، وہ غافلوں میں سے نہیں

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے فرض نمازوں کی حفاظت کی، وہ غافلوں میں سے نہیں اور جس نے رات کو تیس آیتوں کی تلاوت کی، وہ فرمانبرداروں میں لکھا گیا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۴۰ / ۳۳۹)

جب کوئی اہم واقعہ پیش آئے تو نماز پڑھو

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو جب بھی کوئی اہم واقعہ پیش آتا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھتے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۴۰)

نماز میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا نماز میں میری آنکھ کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۴۰)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھے دُنیا کی تین چیزیں پسند ہیں۔ عورت، خوشبو، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۴۰)

نمازِ دل کا نور ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا آدمی کی نماز اس کے دل کا نور ہے پس تم میں سے جو چاہے اپنے دل کو (نماز سے) منوّر کرلے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۴۱ / ۳۴۰)

نماز دین کا ستون ہے

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے، جہاد عمل کی کوہان (بلندی) ہے اور زکوٰۃ ان کے درمیان ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۴۱)

نماز مومن کا نور ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا :
نماز مومن کا نور ہے ۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

نماز قرب کا ذریعہ ہے

و۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ نماز ہر پرہیزگار کے لیے اللہ سے قرب کا ذریعہ ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۴۴)

و۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے بیان فرمایا کہ اے کعب رضؓ بن عجرہ، مَیں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کم عقلوں کی امارت سے ۔ کعب رضؓ نے

عرض کیا حضور وہ کیا ہے؟ فرمایا میرے بعد کچھ ایسے
حاکم ہوں گے کہ جو اُن کے پاس جائے اور ان کی باتوں
کی تصدیق کرے اور انکے ظلم پر ان کی مدد کرے تو وہ
مجھ سے نہیں اور نہ میں ان سے ہوں اور نہ وارد
ہوں گے وہ میرے حوض پر۔ اور جو ان کے درباروں
میں حاضر نہ ہوئے، نہ ان کی بات کی تصدیق کی اور نہ
ظلم پر ان کی مدد کی پس وہ لوگ میرے فرمانبرداروں میں سے
ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ میرے حوض پر وارد ہوں گے
اے کعبؓ! نماز قرب کا ذریعہ ہے، روزہ ڈھال ہے،
صدقہ گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیساکہ پانی آگ کو بجھا
دیتا ہے۔ اے کعبؓ بن عجرہ! وہ شخص جنّت میں
داخل نہیں ہوگا جس کا گوشت حرام کا پیدا کیا ہوا ہو،
آگ اس پر سزاوار ہے۔

اے کعبؓ! لوگ دو حالتوں میں صُبح کرتے ہیں۔ ایک اپنے آپ کو بیچنے والے اور گردن کو ہلاک کرنے والے اور دوسرے اپنے آپ کو خریدنے والے اور گردن کو آزاد کرنے والے۔

(مسند احمد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲/۱۴۱۳)

نماز میں شفا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ دوپہر کو مَیں اور حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم دونوں ہمراہ چلے۔ اس کے بعد مَیں نماز پڑھ کر بیٹھ گیا۔ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ مَیں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلّم۔ آپؐ نے

فرمایا اُٹھو اور نماز پڑھو۔ بیشک نماز میں شفا ہے

(سُنن ابن ماجہ / کتاب الطب بالسنة جلد اوّل صفحہ ۳۴۲)

نماز کی فضیلتؐ

و۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مومن جب نماز پڑھتا ہے تو اسکی خطائیں اس کے سر پر ہوتی ہیں پس جب سجدہ کرتا ہے تو وہ گر جاتی ہیں۔ جب نماز سے فارغ ہوتا ہے تو تمام خطائیں گر چکی ہوتی ہیں۔ (المعجم الصغیر للطبرانی / کتاب الطب بالسنة جلد اوّل صفحہ ۳۴۳)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے اے بنی آدم!

اٹھو اُس آگ کو بجھانے کیلئے جو تم نے اپنے آپ

کو جلانے کے لیے روشن کی ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۴۳)

و۔ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں دو

بھائی تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے چالیس

دن پہلے مر گیا تو لوگوں نے پہلے مرنے والے کی تعریف

کی تب آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا دوسرا بھائی

مسلمان نہ تھا؟ بولے ہاں مُسلمان تھا۔ وہ بھی کچھ بُرا

نہ تھا۔ تو آپؐ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم کہ دوسرے کی نماز

نے اُسے کس درجہ تک پہنچایا؟ نماز کی مثال ایسے ہے

جیسے ایک نہر میٹھے پانی کی بہت گہری، کسی کے

دروازے پر بہتی ہو اور وہ اس میں پانچ وقت

غوطہ لگایا کرے۔ کیا اس کے بدن پر میل رہے گا؟
سو تم کیا جانو کہ نماز نے دوسرے بھائی کا مرتبہ
کس درجہ کو پہنچایا! (موطا امام مالکؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۲۳)

نماز پڑھنے کا حُکم

و۔ حضرتِ اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ میرے پاس آئے اور وہ
غُصّہ میں تھے میں نے ان سے پُوچھا تمہیں کیا ہوا؟
کہنے لگے کہ میں حضورِ اقدس صلےّ اللہ علیہ وسلّم کے احکام
سے سوائے نماز کے کسی کو نہیں جانتا (یعنی صرف نماز
ہی آپ صلےّ اللہ علیہ وسلّم کا حکم ہے)

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۴۴)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ نماز کے بارے
میں اللہ سے ڈرو۔ نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

اپنے غلاموں کے بارے میں ڈرو۔ دو کمزوروں یعنی بیوہ عورت اور یتیم بچہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ (کنز العمال رکتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۴۴)

جس کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر بار لُٹ گیا

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس کی کوئی نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر اور مال سب کچھ لوٹ لیا گیا۔

(موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان رکتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۴۴)

جس نے نماز کو ترک کر دیا، اسکا اسلام میں کوئی حق نہیں

حضرت مسور ابن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جبکہ وہ سر کو ڈھانپے ہوتے تھے (اور سو رہے تھے) میں نے لوگوں سے کہا انہیں کیسے دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا جیسا تم دیکھتے ہو۔ میں نے کہا انہیں نماز کے لیے

جگا دو کیونکہ تم انہیں بیدار نہیں کر سکو گے کسی

واقعہ سے جو نماز سے زیادہ گھبرا دینے والا ہو۔

لوگوں نے آواز دی (ان کو جگایا اور کہا)

یا امیر المومنین نماز (کے لیے اٹھیے) انہوں نے

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا:

ہاں اللہ۔ اور جس نے نماز کو چھوڑا اس کا اسلام میں

کوئی حق نہیں۔ تو آپ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم

سے خون بہہ رہا تھا۔

(مجمع الزوائد / کتاب العلم والسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۹۵)

تارکِ نماز کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی اور اس کے مشرک و کافر ہو جانے میں ترک نماز کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم / کتاب العلم والسنۃ جلد اول ص ۲۹۵)

اوقاتِ نماز کا بیان

و- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازِ ظہر کا وقت اس وقت ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک آدمی کا سایہ اسکی لمبائی کے برابر نہ ہو جائے، جب تک عصر کا وقت نہ آجائے اور عصر کا وقت تب تک رہتا ہے جب تک آفتاب زرد نہ ہو۔ اور مغرب کا وقت جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور عشا کا وقت تب تک باقی ہے جب تک آدھی رات نہ ہو اور صبح کی نماز کا وقت طلوعِ فجر سے جب تک ہے کہ آفتاب نہ نکلے۔ پھر جب آفتاب نکل آئے تو نماز سے رکا رہے اس لیے کہ وہ شیطان کے دونوں

سینگوں کے درمیان نکلتا ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۲۶)

۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نماز کے اوقات پوچھنے لگا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کوئی جواب نہ دیا۔ پھر فجر ادا کی جب فجر نکلی (طلوع ہوئی) اور (اندھیرے کے سبب) لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہ تھے۔ پھر حکم فرمایا اور جب سورج غروب ہوا تو مغرب ادا کی۔ پھر انہیں حکم فرمایا اور عشا ادا کی جب شفق ڈوب گئی۔ پھر دوسرے دن فجر کا حکم کیا اور جب اس سے فارغ ہوئے تو کہنے والا کہتا تھا کہ سورج نکل آیا (یا نکلنے کو ہے) پھر تاخیر کی ظہر میں یہاں تک کہ کل کے عصر پڑھنے کا

وقت قریب آگیا۔ پھر عصر میں تاخیر کی یہاں تک
کہ جب فارغ ہوتے، کہنے والا کہتا تھا کہ آفتاب سُرخ
ہوگیا۔ پھر تاخیر کی مغرب میں کہ شفق ڈوبنے کے قریب
ہوگئی پھر تاخیر کی عشاء کی یہاں تک کہ تہائی رات ہوگئی
اوّل کی۔ پھر صُبح ہوئی اور سائل کو بلایا اور فرمایا کہ نماز وں
کے اوقات اِن دونوں وقتوں کے بیچ میں ہیں۔

(صحیح مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷/۳۴۶)

و۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
شخص نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم سے نماز کے
اوقات دریافت کیے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے
فرمایا نماز پڑھ تو ہمارے ساتھ ان دنوں میں یعنی دو
دن۔ پس جب سورج ڈھل گیا تو حکم دیا آپؐ نے
بلال رضؓ کو، انہوں نے اذان کہی پھر حکم فرمایا اسکو، پس تکبیر کہی

انہوں نے۔ پھر حکم دیا آپؐ نے عصر کی تکبیر کا جب کہ آفتاب بلند تھا اور سفید و صاف۔ پھر مغرب کا حکم دیا جبکہ غائب ہوگیا سورج۔ پھر عشا کا حکم دیا جب کہ غائب ہوگئی شفق۔ پھر حکم دیا نمازِ فجر کا جب کہ ہوگئی صُبح۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو بلالؓ کو حکم دیا وقت ٹھنڈا کرنے کا۔ پس خوب ٹھنڈا کیا بلالؓ نے وقت کو اور نماز پڑھی عصر کی جب کہ آفتاب آخری بلندی پر تھا یعنی بالکل آخری وقت میں نماز ادا کی۔ اور مغرب کی نماز پڑھی شفق غائب ہونے سے پہلے تک۔ اور عشاء کی نماز تہائی رات گزر جانے پر ادا کی فجر کی نماز خوب روشن ہونے پر۔ پھر فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے؟ پس کہا اس شخص نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری نماز کا

وقت وہ ہے جو اِن دونوں دنوں کے اوقات کے

کے درمیان ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۴۷)

- حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس دو دفعہ میری امامت کی۔ پہلی بار ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ نعلین کے تسمہ کے برابر سایہ ڈھلا تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ تمام چیزیں اپنے سایہ کے برابر ہو گئیں۔ پھر مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ آفتاب غروب ہو گیا اور روزہ دار نے روزہ کھولا۔ پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جب شفق غائب ہو گئی۔ پھر صبح کی

نماز اس وقت پڑھی جب صبح بجلی کی طرح چمک اٹھی (پو پھٹی) اور روزہ دار پر کھانا حرام ہو گیا۔ دوسری بار ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا جس وقت انہوں نے کل عصر کی نماز پڑھی تھی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دو گنا ہو گیا۔ پھر مغرب کی نماز اوّل وقت میں پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز اس وقت پڑھی تھی جب کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ پھر صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب زمین خوب روشن ہو گئی پھر حضرت جبریل علیہ السّلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یا مُحمّد صلّے اللہ علیہ وسلّم! آپ سے پہلے پیغمبروں کا یہی وقت ہے اور نماز کا وقت اِنہی وقتوں کے درمیان ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸ / ۳۴۷)

۹۔ حضرت ابنِ شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے ایک دن عصر کی نماز میں تاخیر کی تو عروہؓ نے ان سے کہا بیشک جبریل علیہ السلام اُترے اور انہوں نے امام ہوکر حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے کہا اے عروہؓ! سمجھ کر کہو تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے بشیر بن ابو مسعودؓ سے سُنا ہے۔ انہوں نے حضرت ابو مسعودؓ سے سُنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام اُترے اور میرے امام ہوئے اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی پھر نماز پڑھی اور اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب کرتے تھے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹ / ۳۴۸)

۹۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں
کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایک دن تاخیر سے نماز پڑھی تو انکے
پاس عروہ بن زبیرؓ آئے اور ان سے بیان کیا کہ مغیرہ بن
شعبہؓ نے ایک دن جب کہ وہ عراق میں تھے، دیر سے
نماز پڑھی تو ان کے پاس ابومسعود انصاریؓ آئے اور کہا
کہ اے مغیرہؓ! یہ کیا بات ہے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ
جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نماز پڑھی تو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز
پڑھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھی۔ پھر
انہوں نے نماز پڑھی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم
نے نماز پڑھی۔ پھر انھوں نے نماز پڑھی تو جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھی پھر انہوں نے نماز پڑھی
تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھی۔ پھر

حضرت جبریل علیہ السّلام نے کہا کہ مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے تو عمر بن عبدالعزیزؓ نے عروہؓ سے کہا کہ تم سمجھ لو کہ کیا بیان کر رہے ہو، کیا جبریل علیہ السّلام نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی نماز کے اوقات مقرر کیے تھے ؟

عروہؓ نے کہا بشیر بن ابو مسعودؓ نے بھی اپنے والد سے یہی حدیث روایت کی تھی۔ عروہؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم عصر کی نماز اس حالت میں پڑھتے تھے جب دھوپ ان (حضرت عائشہؓ) کے حجرے میں رہتی تھی قبل اس کے کہ ختم ہو جائے۔

(بخاری، مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۳۴۹)

۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات جناب رسول اللہ

صلّے اللہ علیہ وسلّم نے عشاء میں تاخیر کی جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں اور حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نہ نکلے یہاں تک کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ کہ عورتیں اور لڑکے سو گئے۔ پھر جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نکلے اور مسجد والوں سے فرمایا کہ سوائے تمہارے کوئی اِس نماز کا انتظار نہیں کر رہا (یہ بشارت دی کہ لوگ خوش ہو جائیں) اور یہ واقعہ لوگوں میں اسلام پھیلنے سے پہلے کا تھا۔

حرملہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ حضرت ابن شہاب نے کہا اور ذکر کیا مجھ سے (یعنی راوی نے) کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو یہ جائز نہیں کہ اللہ کے رسول صلّے اللہ علیہ وسلّم سے نماز کا تقاضا کرو اور اس وقت فرمایا جب کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا تھا۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۰/۳۴۹)

و۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھتے تھے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا تھا۔

اس میں ساٹھ آیتوں اور سو آیتوں کے درمیان میں قرأت کرتے تھے۔

ظہر کی نماز جب آفتاب ڈھل جاتا تھا ، پڑھتے تھے۔

اور عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ ہم میں سے کوئی مدینہ کے کنارہ تک جاکر

لوٹ آئے اور آفتاب متغیّر نہ ہوا ہوتا۔ (ابو منہال کہتے ہیں) اور مغرب کے بارے میں جو کچھ ابو برزہ رضی اللہ عنہٗ نے کہا وہ میں بھول گیا۔ اور عشا کی تاخیر میں تہائی رات تک آپؐ کچھ پروا نہ کرتے تھے۔ بعد اس کے ابو برزہؓ نے کہا کہ نصف شب تک۔ اور معاذؓ کہتے ہیں کہ شعبہ رضی اللہ عنہٗ نے بیان کیا کہ اس کے بعد ایک مرتبہ میں نے ابو منہال سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا تہائی شب تک۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۰)

• حضرت نافع (حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ تمہاری سب خدمتوں میں نماز بہت ضروری اور اہم ہے۔ میرے نزدیک جس نے

نماز کے مسائل اور احکام یاد کیے اور وقت پر پڑھی تو
اُس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے نماز کو تلف
کیا تو اور خدمتیں زیادہ تلف کرے گا۔ پھر لکھا کہ نماز
پڑھو ظہر کی جب آفتاب ڈھل جائے اور سایہ آدمی کے
ایک ہاتھ برابر ہو یہاں تک سایہ آدمی کا اس کے
برابر ہو جائے اور نماز پڑھ عصر کی جب تک کہ آفتاب
بلند اور سُفید رہے ایسا کہ نماز عصر کے بعد اونٹ کی
سواری پر چھ میل یا نو میل قبل غروب کے آدمی پہنچ
سکے۔ اور نماز پڑھو مغرب کی جب سورج ڈوب جائے
اور عشاء کی نماز پڑھو جب شفق غائب ہو جائے تہائی
رات تک جو شخص سو جائے عشا کی نماز سے پہلے
تو خدا کرے نہ لگے آنکھ اسکی نہ لگے آنکھ اسکی نہ لگے
آنکھ اسکی۔ اور نماز پڑھو صُبح کی اور تارے صاف
گھنے ہوئے ہوں۔

حضرت ابوصدقہ رضؓ (حضرت انس رضؓ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھل جاتا تو نمازِ ظہر پڑھا کرتے اور عصر تمہاری ان نمازوں کے درمیان اور مغرب جب سورج غروب ہو جاتا اور عشا جب سرخی غائب ہو جاتی اور فجر کی نماز جب فجر طلوع ہوتی تا آنکہ سفیدی پھیل جاتی۔

(مسند احمد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۵۱/۳۵۰)

و۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ ظہر کا اندازہ موسمِ گرما میں تین قدموں سے پانچ قدموں تک

اور سردی میں پانچ قدموں سے سات قدموں تک تھا۔

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ نماز کے لیے اوّل وقت اور آخر وقت دونوں ہیں اور اوّل وقت ظہر وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور آخر وقت عصر کا داخل ہو۔ اور اوّل وقتِ عصر وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو اور آخر وقت جب سورج زرد پڑ جائے اور اوّل وقت مغرب جب سورج غروب ہو جائے اور آخر وقت جب سُرخی غائب ہو جائے اور اوّل وقت عشاء جب سُرخی غائب ہو جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے اور اوّل وقت فجر جب فجر کا طلوع ہو اور آخر وقت جب سورج نکلے۔

(مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۱)

جلدی نماز پڑھنے کا بیان

نماز کے بہترین اوقات کا بیان

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ابی برزہ اسلمیؓ کے پاس گئے میرے والد نے ان سے کہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرض نماز کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا پڑھتے تھے نماز ظہر کی جسکو تم پہلی نماز کہتے ہو جبکہ ڈھل جاتا سورج روشن اور پڑھتے نماز عصر کی اس وقت جبکہ نماز پڑھ چکنے کے بعد واپس ہوتا ہم میں سے کوئی اور پہنچ جاتا شہر کے آخری کنارہ پر اور سورج روشن و صاف ہوتا۔ سیارؓ کا بیان ہے کہ نماز مغرب کے متعلق ابو برزہؓ نے جو کچھ بتایا تھا، اسکو میں بھول گیا اور کہا ابو برزہؓ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم عشاء

کی نماز میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے جسکو تم نمازِ عتمہ کہتے ہو اور عشا سے پہلے سونے کو آپؐ بُرا جانتے تھے اور نماز کے بعد بات کرنے کو بھی بُرا سمجھتے تھے اور نمازِ فجر سے اس وقت لوٹتے جب کہ آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کو شناخت کر لیتا اور پڑھتے آپؐ فجر کی نماز میں ساٹھ آیتوں سے لے کر سو آیتوں تک۔

(بُخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۲)

جلدی نماز پڑھنے کا بیان

حضرت محمد بن عمرو بن حسن بن علی کہتے ہیں کہ حجاج ہمیشہ نماز میں تاخیر کر دیا کرتا تھا اس کے متعلق حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہٗ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم ظہر کی نماز دن ڈھلے

پڑھا کرتے تھے اور عصر کی اس وقت جبکہ آفتاب روشن ہوتا اور مغرب کی جب کہ آفتاب ڈوب جاتا اور عشاء کی جب کہ لوگ بہت سے جمع ہو جاتے جلدی پڑھ لیتے اور جب کہ آدمی تھوڑے ہوتے تو دیر سے پڑھتے اور صُبح کی نماز وہ لوگ، یا یہ کہا کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم، اندھیرے میں پڑھتے تھے۔　　(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۲)

کپڑے پر سجدہ کرنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے ظہر کی نماز میں ہم لوگ تپش سے بچنے کے لیے اپنے کپڑوں پر سجدہ کر لیا کرتے تھے۔

(بخاری / مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۲)

گرمی میں ٹھنڈے وقت نماز پڑھو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرمی زیادہ بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈ میں پڑھا کرو اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے (ہوتی) ہے اور دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی اور کہا اے میرے پروردگار! میرے ایک حصے نے دوسرے حصے کو کھا لیا تو اللہ سبحانہ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس کی جاڑوں میں اور ایک سانس کی گرمی میں۔ اور وہی سخت گرمی ہے جس کو تم محسوس کرتے ہو اور سخت سردی ہے جسے تم پاتے ہو۔

(بخاری مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۳)

عصر کی نماز کا وقت

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے تھے اور سورج بلند رہتا تھا اور اس میں گرمی ہوتی تھی اور جانے والا اونچے کناروں تک جاتا تھا اور وہ وہاں پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا۔ حضرت قلیتبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں اونچے کناروں کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل بالا کے ہی نماز عصر پڑھتے تھے (مسلم رکتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۴)

و۔ حضرت علامہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ بصرہ میں ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد

کے پہلو میں تھا۔ جب ہم لوگ ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا تو پھر عصر پڑھ لو سو ہم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھ لی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا: میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے یہ نماز منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے پھر جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو اُٹھ کر چار ٹکریں مار لیتا ہے اس میں اللہ کو یاد نہیں کرتا مگر بہت کم۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۴)

عصر کی نماز اوّل وقت پڑھنے کا حکم

حضرت ابو نجاشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹ ذبح کیا جاتا، اور اسے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا، پھر گوشت پکایا جاتا اور پھر ہم آفتاب کے غروب ہونے سے قبل وہ پکا ہوا گوشت کھاتے۔

(صحیح مسلم / کتاب العلل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۵۵)

عصر کی نماز میں تاخیر پر وعید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نمازِ عصر فوت ہو جائے، وہ اس کے اہل و عیال ضائع ہونے کے برابر ہے۔

(بخاری، مسلم / کتاب العلل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۵۵)

عصر کی نماز کی تاکید

حضرت ابو ملیح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے اس دن بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے کہا عصر کی نماز پڑھ لو اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی نماز کو ترک کیا اُس نے اپنے عمل کو ضائع کر دیا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۵)

مغرب کی نماز کا وقت

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک نماز پڑھ کر

ایسے وقت لوٹ آتا تھا کہ وہ اپنے تیر کے گرنے کے مقامات کو دیکھ لیتا تھا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۶)

عشاء کی نماز کا وقت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نمازِ عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! نماز تیار ہے اور بچے اور عورتیں سو گئے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا اِس نماز کا سوائے تمہارے کوئی منتظر نہیں ہے۔ بقول ابو برزہؓ اس وقت تک مدینہ کے علاوہ نماز کا دستور دوسری جگہوں پر نہ تھا اور

یہ بھی کہا کہ صحابہ کرامؓ شفق کے غائب ہو جانے پر رات کے پہلے کسی بھی تہائی حصّے میں نمازِ عشاء پڑھ لیا کرتے۔

عشاء میں تاخیر کا حکم

و۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم ایک رات میں عشاء کی نماز کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا انتظار کر رہے تھے۔ پس آپؐ تشریف لائے جبکہ تہائی رات گزر چکی بلکہ اس کے بعد۔ ہمیں معلوم نہیں کہ گھر میں آپؐ کو کس مصروفیت نے مصروف کر رکھا تھا یا اس کے علاوہ اور کوئی سبب تھا۔ پس آپؐ نے ہمارے پاس پہنچ کر فرمایا تحقیق تم انتظار کرتے تھے نماز کا اور نہیں انتظار کرتا کوئی دین دار تمہارے سوا اس نماز کا (اِس وقت)۔ اگر میری اُمّت پر یہ امر

گراں نہ گزرتا تو میں نماز پڑھتا ان کے ساتھ اسی وقت۔ پھر حکم دیا مؤذن کو، پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷/ ۳۵۶)

و۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھتے تھے تمہاری نمازوں کے قریب قریب۔ البتہ عشاء کی نماز میں تمہاری نماز سے کچھ دیر کرتے۔ اور نمازوں کو سبک پڑھتے یعنی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۷)

صُبح کی نماز کا وقت

و۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم مسلمان عورتیں جناب رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلّم کے ہمراہ فجر کی نماز میں اپنی چادروں میں لپیٹ کر حاضر ہوتی تھیں ۔ جب نماز ختم کر چکتیں اور اپنے اپنے گھروں کی طرف لوٹ کر جاتیں تو کوئی شخص اندھیرے کے سبب انکو پہچان نہ سکتا تھا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۷)

• حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ہم نے جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ علّے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ مَیں نے دریافت کیا انکے اوقات میں کتنا فرق تھا تو زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس قدر کہ آدمی پچاس یا ساٹھ آیتیں پڑھے

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۷)

جلدی نماز پڑھنے کا حکم

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہو گی جب تم پر ایسے حاکم ہوں گے جو نماز میں تاخیر کریں گے، وقت پر ادا نہ کریں گے یا وقت گزار دیں گے تو مَیں نے عرض کی (ایسی صورت میں) آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ نماز وقت پر پڑھو اور اگر ان کے ساتھ نماز پاؤ تو پڑھ لو، یہ تمہارے لیے نفل ہو گی۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ وقت سے پیچھے پڑھو۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۸/۳۵۷)

فجر اور عصر کی نماز کا حکم

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص آفتاب نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالے تو اس نے صبح کی نماز پالی اور جو کوئی آفتاب غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو بیشک اس نے عصر کی نماز پالی۔

(بخاری / مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۸)

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو نمازِ عصر کی ایک رکعت آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے مل گئی تو باقی نماز اسے پوری کر لینی چاہیئے۔ اور جب نمازِ فجر کی ایک رکعت طلوعِ آفتاب سے پہلے مل گئی تو باقی نماز اسی طرح پوری کر لینی چاہیئے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۸)

نماز کو بھول جائے یا سو جانے کا حکم

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص کسی نماز کو بھُول جائے یا سو جائے تو اس کا کفّارہ یہی ہے کہ یاد آنے پر اُسے پڑھ لے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۳۵۹)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھنا بھُول جائے تو جب بھی اسکو یاد آئے پڑھ لے، اس کا کفّارہ یہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (میری یاد کرنے کے لیے نماز قائم کرو)

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۵۹)

۹۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نیند کے متعلق دریافت کیا کہ (نماز کے وقت پر سو جائے تو) کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا سونے کی صورت میں کوتاہی نہیں ہے غفلت و کوتاہی تو جاگنے کی صورت میں ہے جب تم میں سے کوئی اپنی نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو اُسے چاہیئے کہ یاد آنے پر پڑھ لے۔

اس باب میں ابنِ مسعودؓ، ابو مریمؓ، عمران بن حصینؓ، جبیرؓ بن مطعم، ابو جحیفہؓ، عمرو بن اُمیہ الضمریؓ اور ذو مخبرؓ (نجاشی کا بھتیجا) سے بھی روایات آئی ہیں۔ ابو عیسٰے ترمذیؒ کہتے ہیں کہ حدیثِ ابو قتادہؓ حسن صحیح ہے۔ اہلِ علم اس بارے میں مختلف ہوئے ہیں کہ جب آدمی سو کر اُٹھے یا اسے اپنی بھولی ہوئی نماز یاد آجائے ایسے

وقت میں جبکہ سورج طلوع ہو رہا ہو یا ڈوب رہا ہو (کہ دونوں وقت کراہت کے ہیں) تو کیا اُسی وقت ادا کرے۔ احمدؒ، اسحاقؒ، شافعیؒ اور مالکؒ کا قول ہے فوراً ادا کرے اور بعض علماء کا خیال ہے بعد میں ادا کرے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ - ۳۶/۲۵۹)

تین کاموں میں دیر نہ کرو

و۔ حضرت امیر المومنین علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علیؓ! تین کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیئے ایک تو نماز ادا کرنے میں جب اس کا وقت ہو جائے۔ دوسرے جنازہ میں جب کہ تیار

ہو جائے اور تیسرے غیر منکوحہ عورت کے نکاح میں جبکہ اس کو مناسب خاوند مل جائے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۰)

نماز کو اوّل وقت ادا کرنے کا حکم

و۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ نماز کو وقت پر ادا کرو۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۰)

و۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا جنابِ رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ نماز کا ابتدائی وقت میں ادا کرنا اللہ سبحانہٗ کی رضا مندی ہے اور آخر وقت اللہ سبحانہٗ کی معافی ہے۔ اس باب میں

حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ صدّیقہ اور حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۰/۳۶۱)

و۔ حضرت قاسم بن غنام رضی اللہ عنہٗ (اپنی پھوپھی) حضرت اُمِّ فروہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں (اور یہ آپ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والوں میں سے تھیں) وہ فرماتی ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا کون سا عمل سب سے افضل ہے، فرمایا اوّل وقت پر نماز پڑھنا۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۱)

و۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کبھی کوئی نماز آخر وقت میں دو بار بھی نہیں پڑھی یہاں تک کہ

اللہ سبحانہ، نے آپؐ کو وفات دی۔

ابو عیسےٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند متصل نہیں ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اوّل وقت نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے بھی اسکو پسند فرمایا اور حضرات ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پہ عمل کرتے تھے۔ پھر حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ سے یہ بعید ہے کہ وہ افضل کو چھوڑ کر غیر افضل اختیار کریں معلوم ہوا کہ اوّل وقت پڑھنا ہی افضل ہے

(جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۱)

۹۔ حضرت مرثد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس جہاد کے قصد سے آئے اور عقبہ بن عامر ان دنوں مصر کے حاکم تھے انہوں نے مغرب میں دیر کی۔ ابو ایوبؓ نے کھڑے

ہو کر کہا بھلا یہ کیا نماز ہے، اے عقبہ؟ عقبہ نے کہا ہمیں کام پڑ گیا تھا۔ ابوایوبؓ نے کہا کیا تو نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے نہیں سنا، آپؐ فرماتے تھے ہمیشہ میری اُمّت بہتری پر رہے گی یا اصلی حالت پر رہے گی جب تک مغرب میں دیر نہ کریگی تارے چمک آنے تک۔

(سنن ابو داؤد در کتاب الحل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۱)

و۔ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جب تک میری اُمّت تاروں کے روشن ہونے سے پہلے پہلے نمازِ مغرب ادا کرتی رہے گی اس وقت تک اپنے حقیقی طریقہ پر قائم رہے گی۔

حضرت ابوعبداللہ بن ماجہؒ کہتے ہیں کہ مَیں نے محمدّ بن

یحییٰ کو یہ کہتے سُنا کہ بغداد میں لوگوں کا اس حدیث کے بارے میں بہت شور و اضطراب ہوا تو میں اور ابو بکر، عوام بن عباد بن عوام کے پاس گئے وہ باہر تشریف لائے اور اپنے والد کی اصل (کتاب) لا کر دکھائی۔ اس میں یہ حدیث موجود تھی۔

یہ روایت معجم الصغیر طبرانی اور سنن دارمی میں بھی موجود ہے مگر وہاں لوگوں کی بے چینی اور عوام کے اپنے والد کی اصل کتاب دکھانے کا ذکر نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ، معجم الصغیر طبرانی۔ سنن دارمی)

(کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۲)

عشاء کی نماز دیر سے پڑھو

۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میری اُمّت پر یہ بات شاق نہ ہوتی تو میں اسکو حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز میں تہائی رات یا نصف رات تک تاخیر کردیں۔

اکثر اربابِ علم صحابہ اور تابعین نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ عشا کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیئے امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

(جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳/ ۳۶۲)

۹۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ عشاء میں انتظار کی تو آپؐ رُک گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز باہر نہیں آئیں گے ہم میں سے بعض کہنے لگے کہ آپؐ نماز پڑھ چکے ہیں اور ہرگز باہر نہیں آئیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

باہر آئے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم!
ہمارا گمان تھا کہ آپ باہر نہیں نکلیں گے اور ہم میں سے
بعض نے کہا آپ نماز پڑھ چکے ہیں، اس لیے ہرگز
باہر نہیں نکلیں گے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اس نماز (یعنی عشاء) میں تاخیر کرو۔ تم اس کے
ذریعے تمام اُمتوں پر فضیلت (بزرگی) دیے گئے ہو
اور تم سے پہلے کسی اُمت نے اسے نہیں پڑھا۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۳)

۰۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس (عشا
کی) نماز کا وقت اور لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیسری رات کے چاند ڈوبنے
پر یہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۳/۴)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ آپؐ گھر سے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ تقریباً آدھی رات گزر گئی۔ پس آپؐ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہے۔ پھر فرمایا آپؐ نے تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے اور اپنے اپنے بستروں پر چلے گئے لیکن تم نماز کا انتظار کر رہے ہو پس تمہیں معلوم ہو کہ جب تک تم نماز کے انتظار میں رہو گے، تمہارا یہ سارا وقت نماز ہی میں شمار کیا جائیگا۔ اگر مجھے کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس نماز میں آدھی رات تک تاخیر کرتا۔ (سنن ابوداؤد، کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۴)

نمازِ فجر کا حکم

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں

کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ صُبح کی نماز روشنی ہونے پر پڑھو، اس سے اجر زیادہ ملتا ہے۔

اس باب میں حضرت ابو برزہؓ، حضرت جابرؓ اور حضرت بلالؓ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو شعبہ نے اور ثوری نے محمّد بن اسحاق سے بھی روایت کیا ہے اور محمّد بن عجلان نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اسی کی مانند حدیث روایت کی ہے۔

امام ابو عیسےٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ حضرت رافع کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی اربابِ علم صحابہ و تابعین کا یہی قول ہے کہ صُبح کی نماز کو خوب روشن ہونے پر پڑھنا چاہیئے۔ حضرت سُفیان ثوری اسی کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ یہ کہتے ہیں کہ روشنی

ہونے کے معنی یہ ہیں کہ صُبح واضح ہو جائے اور صُبح ہونے میں شک نہ رہے۔ یہ مطلب نہیں کہ نماز میں تاخیر کی جائے۔

(جامع ترمذی/کتاب العل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۴/۵)

ظہر کی نماز کا حکم

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم ظہر کی نماز میں تم لوگوں سے زیادہ جلدی کرتے تھے اور تم لوگ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے زیادہ عصر کی نماز میں جلدی کرتے ہو۔ ابو عیسےٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن جریج سے بھی بواسطہ ابن ابی ملیکہ، حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح منقول ہے۔

(جامع ترمذی/کتاب العل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۵)

گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سخت گرمی کا موسم ہوتا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی ادا کرتے۔

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۵)

ایک پیشین گوئی

۹۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تمہارے اوپر ایسے امیر ہوں گے کہ وقت پر نماز پڑھنے سے انکو کام روکیں گے یہاں تک کہ وقت گزر جائیگا تو تم وقت پر نماز پڑھ لیا کرنا۔ ایک

شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! کیا میں ان کے ساتھ (بھی) نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہاں پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے۔

سفیان کی روایت میں ہے اس شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! اگر میں نماز کو ان کے ساتھ پاؤں تو ان کے ساتھ پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لے اگر تیرا جی چاہے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۶)

۹۔ حضرت قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے سردار ایسے لوگ ہوں گے جو نماز میں دیر کریں گے پس وہ نماز تمہارے لیے فائدہ مند ہے اور ان کے لیے وبال۔ پس تم ان کے ساتھ نماز پڑھو جب تک وہ

قبلہ کی طرف پڑھیں۔

فتنہ و فساد برپا کرنے والے بدعتی امام کا امامت کرنا

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ کے محصور ہونے کی حالت میں گیا۔ میں نے کہا کہ آپ وقت کے امام ہیں اور آپ پر وہ مصیبت نازل ہوئی ہے جس میں آپ مُبتلا ہیں اور ہمیں فتنہ کا امام نماز پڑھاتا ہے اور ہم اسکو گناہ سمجھتے ہیں (تو ہم کیا کریں؟) پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا کہ نماز انسان کے اعمال میں افضل و احسن ہے پس جب لوگ بھلائی کریں تو بھی ان کے ہمراہ بھلائی کر اور جب وہ بُرائی کریں تو اپنے

آپ کو اُن کی بُرائی سے بچا۔

اور زبیدی کہتے ہیں کہ زُھریؒ کا قول ہے کہ مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ جب مجبوری ہو (تو درست ہے)

(صحیح بخاری/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۷)

ظہر کی نماز اوّل وقت پڑھنا

حضرت خباب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سخت دوپہر کی شکایت کی تو آپ نے ہماری یہ شکایت قبول نہ فرمائی۔

زہیر رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق رضی اللہ عنہٗ سے پُوچھا کیا ظُہر کی نماز کی شکایت تھی؟ انہوں نے

کہا ہاں۔ میں نے کہا اوّل وقت نماز ادا کرنے کی؟

انہوں نے کہا ہاں۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸/۳۶۷)

ظہر کی نماز کب پڑھی جائے؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو، ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔ یا فرمایا ذرا انتظار کرو، ذرا انتظار کرو۔ اور فرمایا گرمی کی شدّت جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پھر جب گرمی کی شدّت ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت ادا کیا کرو۔

ابوذر رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ ہم نے یہاں تک انتظار

کیا کہ ٹیلوں کے سائے تک دیکھ لیے۔

(بخاری۔ مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۶۸)

عصر کی نماز کا وقت

و۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیزؒ کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھ کر نکلے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہیں نمازِ عصر پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے کہا، اے میرے چچا! یہ کونسی نماز آپ نے پڑھی؟ انہوں نے کہا عصر۔ یہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کا وقت) ہے جو ہم آپؐ کے ہمراہ پڑھا کرتے تھے۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۶۸/۹)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نمازِ عصر پڑھ کر ہم میں سے اگر کوئی شخص قبا کو جاتا تو وہاں پہنچنے پر بھی آفتاب بلند ہوتا۔ (مدینہ سے قبا کا فاصلہ تین میل ہے)

(بخاری۔ مسلم کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۹)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکتے تھے پھر آدمی بنی عمرو بن عوف کے محلّہ میں جاتا تھا تو ان کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

(نوویؒ نے ذکر کیا ہے کہ بنی عمرو بن عوف مدینہ سے دو میل پر تھے)

(صحیح مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۶۹)

مغرب کی نماز کا وقت

و۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ جب آفتاب غروب ہو جاتا اور پردے میں چھپ جاتا، اس وقت حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔

اس باب میں حضرت جابر، زید، انس، رافع بن خدیج ابو ایوب، اُمّ حبیبہ اور عباس رضی اللہ عنہم سے بھی یہی روایت ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس پر موقوف مروی ہے اور یہ صحیح ہے۔

امام ابو عیسٰے ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن اور صحیح ہے اور اکثر اہلِ علم صحابہ کرام اور تابعین رح نمازِ مغرب میں جلدی پڑھنے پر عمل کرتے ہیں اور دیر کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں بلکہ بعض علمائے نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ نمازِ مغرب کا صرف ایک ہی وقت ہے اور اسکی دلیل ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ

حضرت جبریل علیہ السّلام نے حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کو نمازِ مغرب دونوں دن ایک ہی وقت میں پڑھائی اور یہ قول امام شافعی اور ابن مُبارک رضی اللہ عنہما کا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۳۷۰ / ۳۶۹)

ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو

حضرت قاسم بن صفوان زہری اپنے باپ صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت ادا کرو بیشک گرمی جہنّم کی بھاپ سے ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۰)

نماز وقت پر پڑھنے کا ثواب

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم مسجد میں سات آدمی تھے تین عرب قریش اور چار غلام یا چار عرب قریش اور تین غلام۔ تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مقدس سے نکلے حتیٰ کہ ہمارے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ ہم نے کہا نماز کے انتظار میں۔ تو آپؐ نے اپنی انگلی سے زمین میں سوراخ کیا پھر کچھ وقت تک سر مبارک جھکایا پھر ہماری طرف سر مبارک اُٹھا کر کہا کیا تم جانتے ہو تمہارے ربّ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے نماز وقت

پر پڑھی اور اسکی حدود کی پوری پوری حفاظت کی، اس کا میرے ذمہ عہد ہے کہ اسے جنّت میں داخل کروں اور جس نے وقت پر نماز ادا نہ کی اور اسکی حدود کا خیال نہ رکھا تو اس کا میرے ذمہ عہد نہ ہوگا۔ اگر چاہوں، دوزخ میں داخل کروں اور اگر چاہوں، جنّت میں داخل کروں۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۰)

فضل الصلوٰۃ

نماز کی فضیلت کا بیان

و۔ حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ ہرگز وہ شخص آگ میں داخل نہ ہوگا جو آفتاب ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے یعنی فجر و عصر کی نماز پڑھے۔ بصرہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کیا آپ نے اسے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ وہ شخص بولا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی اسے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم سے سنا ہے میرے کانوں نے اس چیز کو سنا ہے اور میرے قلب نے اسے محفوظ رکھا ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۱)

و۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس نے دو نمازیں ٹھنڈے وقت کی پڑھیں، وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(بخاری/مسلم/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۳)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تمہارے پاس رات کے اور دن کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ فرشتے جو تمہارے پاس رہے تھے واپس جاتے ہیں پس اُن کا پروردگار اُن سے پوچھتا ہے اور وہ (ربّ تعالیٰ) ان سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تُم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم انکے پاس پہنچے اس وقت بھی وہ نماز

پڑھ رہے تھے۔

(بخاری۔مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۲)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صفِ اوّل (میں شامل ہونے) کا کتنا ثواب ہے تو پھر قرعہ ڈالنے کے بغیر یہ حاصل نہ ہوں اور اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اوّل وقت نماز پڑھنے میں کیا (ثواب) ہے، تو بڑی کوشش سے آئیں اور اگر انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ عشا اور فجر کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا (ثواب) ہے تو ضرور ان دونوں (کی جماعت) میں آئیں خواہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی آنا پڑے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۲)

فجر کی نماز کی فضیلت

حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے فجر کی نماز پڑھی، وہ اللہ تعالیٰ کے عہد و ذمّہ (حفاظت اور پناہ) میں ہے، پس تمہیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو اس حال میں رکھو کہ اللہ تم سے اپنے عہد و ذمّہ کی باز پرس نہ کرے یعنی تم سے اپنے ذمّہ کا مواخذہ نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اپنے عہد کو کسی سے طلب کرے گا تو اس کو پالے گا اور اسکو مُنہ کے بَل جہنّم کی آگ میں ڈال دے گا۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳ / ۳۷۲)

فجر اور عشاء کی نماز کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشا کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اگر ان کو ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو سرینوں پر چل کر آئیں۔ میں نے مصمّم ارادہ کر لیا تھا کہ مؤذّن کو اذان کا حکم دوں اور کسی دوسرے سے امامت کے لیے کہہ کر کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ آگ کے شُعلے لے کر ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو نماز میں شرکت نہیں کرتے اور ان کے گھروں کو مع ان لوگوں کے جلا دوں (مگر ان کے اہل و عیال کے تصور سے ارادہ ترک کرنا پڑا)

(بخاری / مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۳)

مغرب اور عِشا کی نماز کا بیان

حضرت عبد الرحمن بن ابو عمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں تشریف لائے، تنہا بیٹھ گئے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! مَیں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا آپؐ فرماتے تھے کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی اس نے گویا ساری رات عبادت کی۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۲۷۳)

مغرب کو عشاء کہنا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ

اعرابی لوگ تمہاری نماز مغرب کے نام پر کہیں غلبہ حاصل نہ کرلیں۔ راوی کا بیان ہے کہ دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کو عشاء کہتے ہیں۔

(صحیح بخاری / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۴)

و۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم پر دیہاتی لوگ عشاء کی نماز کے نام پر غالب نہ ہوں۔ اس نماز کا نام اللہ کی کتاب میں عشا ہے بس تحقیق یہ گنوار اس میں اونٹوں کا دودھ دوہنے کے سبب تاخیر کرتے تھے۔

(صحیح مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۴)

عصر کی نماز کی حفاظت کا بیان

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ سے

روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خندق کی لڑائی میں مشرکوں اور کافروں نے مجھے نمازِ وسطیٰ (نمازِ عصر) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ اس کا وقت جاتا رہا، سورج غروب ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبروں اور گھروں میں یا پیٹوں میں (راوی کو الفاظ میں شک ہے) آگ بھرے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۴)

درمیانی نماز عصر کی نماز ہے

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) عصر کی نماز ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۵)

ایک آیت کی تفسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "و قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشھودا" کی تفسیر یوں بیان کی ہے کہ فجر کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جمع ہوتے ہیں)

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۵)

درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے

و۔ حضرت داؤد بن حصین، ابن یربوع مخزومیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سُنا، فرماتے تھے کہ درمیانی نماز ظہر کی نماز ہے۔ (موطا امام مالکؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۵/۶)

و۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھا کرتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر ان تمام نمازوں سے، جو وہ پڑھتے تھے، ظہر کی نماز سے زیادہ سخت کوئی نماز نہ تھی۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی یعنی حفاظت کرو نمازوں کی خصوصاً درمیانی نماز کی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ وسطیٰ اِس لیے ہے کہ اِس سے پہلے دو نمازیں (عشا اور فجر) ہیں اور اس کے بعد دو نمازیں (عصر اور مغرب) ہیں۔ (سنن ابو داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۶)

فجر کی نماز درمیانی نماز ہے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان سے

حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ رضی اللہ عنہم نے یہ بیان کیا ہے کہ درمیانی نماز فجر کی نماز ہے۔

(موطا امام مالک/کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۷۶)

فجر کی نماز کی فضیلت

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز کو جائے وہ گویا ایمان کے جھنڈے کو لے جاتا ہے، اور جو شخص بازار جاتا ہے گویا وہ شیطان کے جھنڈے کو لے جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ/کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۷۶/۷)

و۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے

فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ عزّوجلّ کی پناہ میں ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۷)

عشاء اور فجر کی نماز منافقین پر بھاری ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ منافقوں پر نمازِ عشاء اور فجر سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر وہ اُس ثواب کو جانتے جو اِن دونوں میں ہے تو وہ اِن دونوں نمازوں میں آتے خواہ انہیں گھٹنوں کے بَل چل کر آنا پڑتا۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۷)

اذان کا بیان

اذان کیونکر شروع ہوئی

و۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مدینہ آئے تھے تو نماز کے لیے وقت کا اندازہ کر کے جمع ہو جاتے تھے اس وقت تک نماز کے لیے اعلان نہ ہوتا تھا ایک دن مسلمانوں نے اس بارے میں گفتگو کی (کہ کوئی اعلان ضرور ہونا چاہیئے۔) بعض نے کہا کہ نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ناقوس بنالو اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ یہود کی طرح کے سنکھ بنالو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہیں ایک آدمی مقرر کر دیتے کہ وہ الصلوٰۃ

الصلوٰۃ پکار دیا کرے۔ پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے بلالؓ! اٹھو اور نماز کے لیے آواز دو۔

(بخاری/مسلم/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۷۸)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سُنا اپنے انصاری چچا سے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے اہتمام کیا نماز کا یعنی اسباب نماز کا کہ نماز کے واسطے لوگوں کو کیونکر جمع کیا کریں۔ لوگوں نے کہا نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے اسکو دیکھ کر ایک دوسرے کو خبر کر دے گا۔ لیکن حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ رائے پسند نہ آئی (اس واسطے کہ اس میں بڑا حرج تھا سفر اور حضر میں۔ ہر ایک مسجد کے واسطے ایک جھنڈا ضرور تھا۔ دوسرے یہ کہ جھنڈا مکانوں کے

اندر کیسے نظر آتا جو آڑ میں ہوتے یا بہت پست ہوتے)
پھر کسی شخص نے کہا کہ یہودیوں کی طرح ایک نر سنگا بنا
لیجئے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ تجویز بھی پسند نہ آئی ۔
(اس وجہ سے کہ اس میں یہود کی مشابہت تھی اور آپؐ
عبادات میں اہلِ کتاب سے مشابہت پسند نہیں فرماتے
تھے دوسرے یہ کہ اسمیں ایک حرج بھی تھا ہر ایک مسجد
کے واسطے ہر ایک قوم کو ایک سنگ رکھنا پڑتا۔ سفر
میں بھی ساتھ لینا پڑتا اور آپؐ نے فرمایا یہ تو یہودیوں
کا کام ہے) پھر کسی نے ناقوس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ
تو نصاریٰ کا کام ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ
عنہٗ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے فکر مند ہونے کی وجہ سے
خود فکر مند ہو گئے چنانچہ انہیں خواب میں اذان بتلائی
گئی۔ جب صُبح کو حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے

پاس آئے اور آپ ؐ سے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ! میں کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور مجھے اذان سکھائی ۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس سے بیس روز پیشتر اذان کو خواب میں سیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے کسی سے ذکر نہ کیا ۔ جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہہ چکے تو انہوں نے بھی کہا ۔ آپ ؐ نے پوچھا آپ نے پہلے کیوں نہ کہا ؟ وہ بولے مجھ سے پہلے حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے بیان کر دیا اس واسطے مجھے شرم آئی ۔ پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا : اُٹھ جیسا حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہیں ، اسی طرح کر ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی حضرت ابو بشر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے حضرت ابو عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ۔ انصار

یہ سمجھتے تھے کہ اگر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیمار نہ ہوتے تو اُس دن آپ صلے اللہ علیہ وسلّم انہی کو مؤذن بناتے۔

(سُنن ابو داؤد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۸۰/۳۷۹)

اذان اور اقامت کے کلمات

و۔ حضرت ابنِ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو غمگین پایا۔ یہ شخص کھاتے پیتے آدمی تھے فقرا ان کے پاس (کھانے کی اُمید میں) جمع ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو غمگین دیکھنے کے سبب یہ بھی وہاں سے چلے۔ کھانا بھی چھوڑا اور جو وہاں جمع تھا اُسے بھی (عزیز و

اقارب فقراء وغیرہ کو یا کھانے کے ساز و سامان کو بھی) اور اپنے محلّے کی مسجد میں جا کر نماز پڑھنے لگے۔ اسی حالت میں ان کو غنودگی آگئی۔ ان کی خواب میں کوئی آیا اور اس نے ان سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کس سبب سے غمگین ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اس شخص نے کہا اسی اذان کے بارے میں (وہ غمگین ہیں) ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ بلال ؓ کو حکم فرمائیں کہ وہ اذان کہیں۔ پس اس شخص نے ان کو اذان سکھائی اس طرح اللہ اکبر اللہ اکبر ہر دو مرتبہ گویا کل چار مرتبہ پھر اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو بار۔ اشہد ان محمد رسول اللہ دو بار حی علے الصلوٰۃ دو بار حی علے الفلاح دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ۔ پھر ان کو اقامت

سکھائی اسی طرح جس کے آخر میں کہا قد قامت
الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ - اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ - (راوی کہتا ہے) جس طرح آجکل
لوگوں کی اذان و اقامت ہے - پھر یہ انصاری (یہ
انصاری دراصل عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں) مسجد سے
نکلے اور نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر جا
بیٹھے (اتنے میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے
انصاری نے ان سے کہا : ذرا میرے لیے اجازت
طلب فرمائیں - اور ابوبکرؓ بھی یہی خواب دیکھ چکے تھے -
پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کی پھر
انصاری کے لیے اجازت چاہی تو انصاری آئے اور انہوں
نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا، کہہ سنایا - اس پر نبیٔ
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکرؓ نے بھی ہم سے ایسی ہی

خواب بیان کی ہے۔ پھر آپؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اسی طرح اذان دیں۔

(مسند امام اعظم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۹۰۰)

و۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نماز اذان کے دو کلمے تھے اور تکبیر کا ایک ایک سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ (نماز کھڑی ہو گئی) کے، اسکو دو مرتبہ کہا جاتا تھا تو جب ہم تکبیر کو سنتے، وضو کرتے اور نماز کے لیے آتے۔

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۸۴)

و۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی (تعلیم کردہ) اذان اور اقامت دونوں میں دو دو بار کلمات

کہے جاتے ہیں۔

امام ابو عیسےٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زیدؓ کی اس حدیث کو (علے الترتیب) وکیع، اعمش، عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابو لیلےٰ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان کو سنا تھا۔ شعبہؓ نے بھی عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے حدیث روایت کی ہے کہ بعض اصحابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان خواب میں سُنی تھی۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ اذان اور اقامت دونوں میں دو دو بار کلمات کہے جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت سُفیان ثوریؒ۔ ابنِ مبارکؒ اور اہلِ کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ (جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۳۸۴/۵)

نماز کے لیے جگانے کا حکم

حضرت مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ صُبح کی نماز کو نکلا پس جو شخص راستے میں ملتا، آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم اسکو نماز کے لیے بلاتے یا (سوتا ہوتا تو) اپنے پاؤں سے اس کے پاؤں کو حرکت دیتے تھے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۳۹)

فجر کی اذان میں اضافہ

حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ عنہٗ نے حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم سے اذان کا طریقہ پوچھا تو آپ نے

انہیں اذان کے کلمات سکھائے نیز یہ بھی فرمایا کہ اگر صُبح کی اذان ہو تو اسکے بعد (یعنی حی علی الفلاح دو بار کہنے کے بعد) اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ دو بار کہہ۔

(بحوالہ سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ صفحہ ۲ / ۳۸۱)

اذان دینے کا سُنّت طریقہ

۹۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں مقامِ ابطح میں حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپؐ سُرخ رنگ کے قبہ میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اذان دیتے وقت دونوں طرف منہ کو پھرایا اور کانوں میں انگلیاں دے کر اذان کہی

(سُنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۹۱)

و۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ مؤذن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان دیتے وقت اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کریں اور فرمایا کہ یہ عمل تیری آواز کو بلند کرنے والا ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۹۱)

اذان کا منارہ پر کہنا اور اقامت مسجد میں کہنا

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اذان کا منارہ میں دینا اور اقامت مسجد میں کہنا سنّت ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا اس پر عمل تھا۔

(مصنف ابنِ ابی شیبہ / کتاب العمل بالسنۃ

جلد اوّل صفحہ ۳۹۱)

بلا وضو اذان دینے کی کراہیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر وضو کے اذان نہ کہو۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صہ ۳۸۹)

اذان اور تکبیر کا وقفہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ اور اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا وقفہ رکھ کہ کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت

کرنے والا رفعِ حاجت سے فارغ ہو جائے اور اس وقت تک نماز کے لیے کھڑے نہ ہو یہاں تک کہ تم مجھ کو دیکھ لو

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۸۸)

امام کے آنے پر نماز کے لیے کھڑے ہو

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم اس وقت تک نماز کے لیے کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ یہ روایت صحیح بخاری کی ہے اور مُسلم کی روایت میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ مجھے نکلتا ہوا دیکھ لو۔

(بخاری / مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۱۴۱)

جو اذان کہے، وہی تکبیر کہے

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں مجھے اذان کا حکم دیا۔ میں نے اذان دی۔ (جب نماز کھڑی ہونے لگی تو) بلال رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اقامت کہیں۔ پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے اور جو شخص اذان دے، وہی تکبیر کہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۸۸/۹)

اذان دینے کی فضیلت

و۔ حضرت طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں

وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ بن ابو سُفیان رضی اللہ عنہٗ کے پاس موجود تھا پس مؤذّن انہیں نماز کے لیے بُلانے کے لیے آیا تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے جناب رسُول اللہ صلےّ اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤذّن قیامت کے دن لمبی گردنوں والے (یعنی صاحب وقار) ہوں گے۔

(صیحح مُسلم / کتاب العمل لبسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۹۲)

و۔حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ ان سے حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہٗ نے کہا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو (تو میری ایک نصیحت یاد رکھو کہ) جب تم اپنی بکریوں (کے گلہ) یا اپنے جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو اذان دیتے وقت اپنی آواز

بلند کرو اس لیے کہ مؤذّن کی آواز کو جو کوئی جنّ یا انسان یا اور کوئی سُنے گا تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دے گا۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنی تھی۔

(صحیح بخاری، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳/۳۹۲)

اذان دینے سے شیطان بھاگتا ہے

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت دے کر بھاگتا ہے اور ہوتی ہے اس کے واسطے اسکی آواز گوز کی (یعنی گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے) تاکہ اذان

کی آواز اس کے کان میں نہ پہنچے۔ پس جب اذان
ختم ہو جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے۔ پھر جب تکبیر
کہی جاتی ہے تو پشت دے کر بھاگتا ہے اور تکبیر ختم
ہونے کے بعد واپس آجاتا ہے تاکہ انسان کے دل میں وسوسہ
ڈالے اور اسکو وہ چیز یاد دلائے جو اسکو یاد نہ تھی یہاں
تک کہ آدمی کو بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی۔

(بخاری۔ مسلم/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۹۳)

اذان اسلام کی علامت ھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت صبح
ظاہر ہوتی، حملہ کرتے۔ آپؐ اذان سننے کا ارادہ
کرتے۔ اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے اور حملہ نہ

کرتے وگرنہ حملہ کر دیتے (ایک روز جب آپؐ
حملہ کے لیے جارہے تھے تو) آپؐ نے سنا کہ ایک شخص
کہہ رہا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ آپؐ نے فرمایا یہ دینِ
فطرت پر ہے۔ پھر اُس نے کہا اشھد ان لا
الٰہ الا اللہ تو آپؐ نے فرمایا تو آگ سے نکل آیا۔
صحابہؓ نے دیکھا تو وہ ایک بکریاں چرانے والا تھا۔

(صحیح مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۰)

امام اور مؤذّن کے درجاتؑ

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ
جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا امام ضامن
ہے اور مؤذّن امانت دار۔ اے اللہ! تو اماموں کو
سیدھا راستہ دکھا اور مؤذّنوں کو بخشش عطا فرما ۔

(جامع ترمذی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۱)

۹۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص ثواب کا خیال کر کے سات سال تک اذان دے گا، اس کے لیے آگ (یعنی دوزخ) سے نجات لکھی جائے گی۔

(سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲-۴/۲۰۱)

مؤذّنوں کے لیے تاکید

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مؤذّنوں کی گردنوں میں مسلمانوں کی دو چیزیں لٹکی ہوئی ہیں (یعنی مؤذّن مسلمانوں کی ان دو چیزوں کے ذمہ دار ہیں) ان کی نماز اور ان کے روزے۔ (یعنی مسلمانوں کی نماز اور روزے ان کی اذان سے

وابستہ ہیں اس لیے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے فرض

کو احتیاط سے ادا کریں)

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۲۴)

اذان اور نماز کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

میں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سنا

کہ اللہ تعجّب کرتا ہے اس شخص پر جو بکریاں چراتا ہے

پہاڑ کی چوٹی کے کنارے پر۔ اذان دیتا ہے نماز کے

لیے اور نماز پڑھتا ہے تو پروردگار فرماتا ہے دیکھو میرے

اس بندے کو! اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے

میرے ڈر سے، میں نے اسکو بخش دیا اور اسے

جنّت میں داخل کر دیا۔

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۲)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مؤذّن کے لیے بخشا جاتا ہے جہاں تک اسکی آواز جاتی ہے اور اس کے لیے سب خشک و تر چیزیں گواہ ہو جاتی ہیں اور جو شخص نماز میں حاضر ہوتا ہے اس کے لیے پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز سے دوسری نماز تک اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(سنن ابو داود، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۰۳)

اذان کی فضیلت

و۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قیامت کے دن تین شخص مُشک کے ٹیلے پر ہوں گے ایک تو وہ

غُلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور پھر اپنے آقا کا حق بھی ادا کیا اور دوسرے وہ شخص جس نے قوم کی امامت کی اور وہ قوم اس سے راضی رہی تیسرے وہ شخص جو پانچوں نمازوں کیلیے ہر دن اور ہر رات اذان دیتا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۲)

و۔ حضرت زاذان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کو اذان کی فضیلت کا علم ہوتا تو وہ (اذان دینے کے لیے) ایک دوسرے سے تلوار سے جھگڑا کرتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۳)

اذان اور تکبیر کی فضیلت

و۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص

بارہ برس تک اذان دے اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے اور لکھی جاتی ہیں اس کے لیے اذان کے اجر میں روزانہ ساٹھ نیکیاں اور تکبیر کے عوض تیس نیکیاں۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۷/۴۰۶)

۹۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ جو شخص چٹیل میدان میں نماز پڑھتا ہے تو اسکے داہنی جانب ایک فرشتہ اور بائیں طرف ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے۔ اگر اس نے اذان دے کر تکبیر کہہ کر نماز پڑھی تو اسکے پیچھے بہت سے فرشتے نماز پڑھتے ہیں مثل پہاڑوں کے۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۷)

اذان کا جواب دینے کی فضیلت

و۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ آدمی نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا : یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! مؤذّنوں کو ہمارے اوپر برتری ہے تو آپؐ نے اُسے فرمایا تُو اسی طرح کہہ جس طرح وہ کہتے ہیں اور جب (اذان) ختم کر چکے تو دعا مانگ، تجھے عطا کیا جائیگا۔

(موارد الظمان / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۵/۶)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہٗ اُٹھے اور اذان دی۔ جب وہ خاموش ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اسکی مانند یقین رکھتے ہوئے کہا تو وہ جنّت میں داخل ہوگا۔

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۶)

و۔ حضرت حماد رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس شخص نے مؤذّن کے مانند ہی کلمات کہے اس کے لیے بھی مثل مؤذّن کے (ہی) اجر ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۲۰۳)

اذان اور تکبیر کے کلمات سننے والا کیا کہے

و۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہٗ کی بیان کردہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اذان سننے والا وہی الفاظ دہرائے جو مؤذّن کہتا ہے۔

(صحیح مسلم/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۹۴)

و۔ ایک اور روایت میں ہے کہ مؤذّن کے الفاظ سُن کر وہی الفاظ دہرائے جائیں البتہ جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو تم کہو:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

(نہ نیکی کرنے کی قوت ہے اور نہ ہی بدی سے
بچنے کی طاقت ہے مگر اللہ ہی کی توفیق سے)

صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۹۶ / رواہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

و۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح
سن کر کہو :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ ○

(اے اللہ ! ہمیں نجات پانے والا بنادے)

(عمل الیوم واللیلہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۹۸ عن معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ)

و۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہنے والے کے
الفاظ سن کر وہی فرمایا جس کا ذکر اوپر حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے (یعنی
آپؐ نے وہی الفاظ دہرائے جو تکبیر کہنے والے

نے کہی) البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے الفاظ سن کر

آپؐ نے فرمایا:

اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا ط

(اللہ نماز کو قائم و دائم رکھے)

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۰۴ عن ابو امامہؓ)

اذان کا جواب اور دعا و درود کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذّن کے الفاظ کو سُنو تو وہ الفاظ کہو جو وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے اس پر اللہ اس کے سبب دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ پھر طلب کرو میرے لیے اللہ سے وسیلہ

کہ وہ جنّت میں ایک مقام ہے اور نہیں لائق ہے
وہ جگہ مگر اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے
لیے اور اُمید رکھتا ہوں کہ وہ شخص مَیں ہوں پس
جو شخص میرے لیے وسیلہ کا اللہ سے سوال کرے
اس پر میری شفاعت حلال ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۳۹۴)

اذان کے بعد کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ
اے اللہ ! اس مکمل پکار (اذان) کے پروردگار اور
وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ
اور قائم رہنے والی نماز کے مالک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ
وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ
اور فضیلت عطا فرما اور مقامِ محمود میں بھیج جس کا تُو نے

اِنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ۝

ان سے وعدہ کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اذان سننے کے بعد یہ دُعا مانگی اللّٰھم ھذاہ ...... الخ اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(صحیح بخاری / کتاب اعمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۰۰)

دُعاء کی قبولیت

و۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو (وقت کی) دعائیں ردّ نہیں کی جاتیں یا

بہت کم رد کی جاتی ہیں ایک تو اذان کے وقت کی دُعا، اور دوسرے جہاد کے وقت کی دُعا، جبکہ گھمسان کا رن پڑا ہوا ہو۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں (یعنی جہاد کے وقت کی بجائے) بارش کے وقت کی دُعا۔

(سنن ابو داؤد/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۵)

و۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ دو وقت کھولے جاتے ہیں آسمان کے دروازے اور کم ہوتا ہے ایسا دُعا کرنے والا کہ اسکی دُعا قبول نہ ہو، ایک جس وقت اذان ہو، دوسرے جس وقت جہاد فی سبیل اللہ کی صف باندھی جائے

(موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ)

(کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۵)

و۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہمیں مغرب کی اذان کے وقت دُعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(مشکواۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۷)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:
اذان اور اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی (یعنی ضرور قبول کی جاتی ہے۔ دنیا میں یا آخرت میں اس کا ثواب ملتا ہے)

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۰۴)

مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان

مساجد اللہ کے نزدیک بہترین مقامات ہیں

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مقامات مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۵۱)

و۔ حضرت ابو امامہ کہتے ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے دریافت کیا کہ کون سے مقامات بہتر ہیں۔ آپ خاموش رہے اور دل میں ارادہ کر لیا کہ جب تک حضرت جبریل علیہ السّلام نہ آئیں گے خاموش رہوں گا چنانچہ حضرت جبریل علیہ السّلام تشریف

لائے اور آپؐ نے ان سے یہ سوال کیا حضرت جبریل علیہ السّلام نے کہا اس معاملہ میں میں آپؐ سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اپنے ربّ بزرگ و برتر سے دریافت کروں گا۔ اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السّلام نے کہا یا محمدؐ! (صلے اللہ علیہ وسلّم) میں آج اللہ کے اِس قدر قریب پہنچ گیا کہ اس سے پہلے اتنا قریب کبھی نہ ہوا تھا۔ آپؐ نے پوچھا جبریلؑ! کس طرح اور کس قدر قریب؟ حضرت جبریل علیہ السّلام نے کہا اِس قدر قریب کہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف ستّر ہزار پردے نُور کے باقی رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بدترین مقامات بازار ہیں اور بہترین مقامات مساجد ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العلم بالسنۃ جلد اول صد ۲۳۳)

مسجدیں جنّت کے باغ ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم بہشت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے پُوچھا گیا یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم! جنّت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ پُوچھا گیا اُن کا میوہ کیا ہے؟ فرمایا (کہو)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

(پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے)

(جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۲۹)

صُبح و شام مسجد میں جانے کا ثواب

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن کے اوّل یا آخر حصّہ میں مسجد کی طرف جائے، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرتا ہے۔ خواہ وہ صبح کو جائے، خواہ شام کو۔

(بخاری و مسلم کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۲۶)

اندھیرے میں مسجد جانے کا ثواب

و۔ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو خوشخبری پہنچاؤ جو اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں کہ قیامت کے دن اس کے سبب سے ان کو کامل روشنی نصیب ہوگی۔

(جامع ترمذی کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۲۶)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو لوگ اندھیری شب میں مسجد کو جاتے ہیں وہ اللہ کی رحمت میں غوطہ لگاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۲۶)

تین شخص اللہ کی ذمّہ داری میں ہیں

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی ذمّہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّے لی ہے (یعنی دنیا و آخرت میں اسکی بھلائی کی ذمّہ داری) ایک تو غازی جو اللہ کی راہ میں لڑنے کے لیے گھر سے نکلا ہو۔ وہ اللہ کی ذمّہ داری میں ہے۔ اگر وہ شہید ہو جائے تو جنّت

میں داخل کیا جائے گا اور زندہ رہے تو ثواب اور مالِ
غنیمت لے کر واپس آئے۔

دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف گیا، وہ بھی اللہ کی
نگہبانی میں ہے۔ اگر وہ فوت ہو جائے تو اُسے جنّت
میں داخل کیا جائے گا اور زندہ رہے تو ثواب اور مالِ
غنیمت لے کر آئے اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں
سلام کرتا ہوا داخل ہو، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذمّہ داری میں ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب اہل السنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۲۸)

نماز کے لیے مسجد میں جانے کا ثواب

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص وضو
کر کے اپنے گھر سے نکلے اور فرض نماز ادا کرنے کے

لئے مسجد کیطرف جائے، اسکو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ احرام باندھ کر چلنے والے کو ملتا ہے اور جو شخص کہ چاشت کی نماز کے لیے گھر سے نکلا اور خالص نماز چاشت کی نیّت سے مسجد کیطرف گیا اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ہے اور نماز کے بعد (دوسری نماز کا انتظار کر کے) نماز پڑھنا اور اس درمیانی وقت میں بیہودہ کلام نہ کرنا ایسا عمل ہے جو لکھا جاتا ہے علّیین میں۔

(سنن ابو داؤد/کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹/۴۲۸)

دُور سے مسجد میں آنے کا ثواب

۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سب سے زیادہ نماز کا ثواب اس شخص کو ملتا ہے جس کا گھر (مسجد سے)

سب سے دُور ہو باعتبار مسافت کے اور جو شخص انتظار کرے جماعت کی، اور امام کے ساتھ نماز پڑھ کر جائے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جس نے (تنہا) نماز پڑھی اور سو رہا۔

(بخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۱۶/۷)

و۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مسجد کے قریب کچھ مکانات خالی ہوئے تو قبیلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے چاہا کہ مسجد کے قریب منتقل ہو جائیں۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کو اطلاع ملی تو آپؐ نے ان سے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب اُٹھ آنے کا ارادہ رکھتے ہو! انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! ہم نے یہی ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں ہی میں رہو (یعنی موجودہ جگہ پر) کیونکہ (مسجد

کیطرف آنے میں) تمہارے نقشِ قدم (حساب میں) لکھے جاتے ہیں۔ اپنے مکانات ہی میں رہو، تمہارے نقشِ قدم لکھے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۷۸)

مسجد میں جس غرض سے جائیگا وہی اسکو ملے گی

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص مسجد میں آوے جس کام کے لیے، اسے ویسا ہی بدلہ ملے گا۔

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۹۸)

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص میری اس مسجد میں اس غرض سے آئیگا کہ نیکی کرے گا، نیکی

سیکھے گا تو اس کا مرتبہ اتنا ہوگا جتنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہوتا ہے اور جو اس غرض سے نہ آئے یعنی کسی بُری غرض سے آئے تو اُس شخص کی مانند ہوگا جو دوسرے کے مال کو حسرت سے تکتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲/۲۳۳)

مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک ہی نماز کے برابر ہے اور قبیلہ یا محلّہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے پانچ سو نمازوں کے برابر اور مسجد اقصیٰ بیت المقدس میں نماز ادا کرنا پچاس ہزار

نمازوں کے برابر اور مسجدِ حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۳۶)

گھر میں نماز پڑھنے کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی اپنی نمازوں میں سے کچھ پڑھا کرو اور انہیں قبریں نہ بناؤ۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۲۲)

نفل نماز گھر میں پڑھنے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے مگر فرض۔

(سنن ابوداؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۳۷)

گھر کی مسجد

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک امامت کرتے تھے اپنی قوم کی اور انکی بینائی میں ضعف تھا۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے کہا کبھی اندھیرا یا پانی یا بہاؤ ہوتا ہے اور میری بینائی میں فرق ہے تو آپ میرے گھر میں کسی مقام پر نماز پڑھ دیجئے تاکہ میں اس جگہ کو اپنا مصلّٰی بنالوں۔ پس حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور کہا کہ کس جگہ تم پسند کرتے ہو نماز میری ہو؟ انہوں

نے ایک جگہ بتا دی، آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے

نماز پڑھ دی۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ المعروف ترتیب شریف جلد اول ۴۳۸)

تین مسجدوں کی فضیلت

حضرت قزعہ (حضرت زیاد کے آزاد کردہ غلام) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی چار باتیں سُنیں اور وہ سب میری بہت پسندیدہ ہیں۔

۱۔ عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اِس حالت میں کہ اُسکے ہمراہ اس کا شوہر یا کوئی ذی محرم ہو۔

۲۔ دو دنوں میں روزہ جائز نہیں، عیدالفطر کے دن اور عیدالاضحیٰ کے دن۔

۳- دو نمازوں کے بعد نماز جائز نہیں، فجر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے اور عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

۴- کجاوے نہ باندھیں (ہرگز ہرگز سفر نہ کریں) مگر تین مسجدوں کی طرف۔ ایک مسجدِ حرام کی طرف دوسری مسجدِ اقصیٰ کی طرف اور تیسری میری اِس مسجد (نبویؐ) کی طرف۔

(بخاری / مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵/۴۱۴)

مسجدِ نبویؐ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں (یعنی مسجدِ نبویؐ میں) ایک نماز بہتر ہے دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے سوائے مسجدِ حرام کے۔

(بخاری۔ مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۱۴)

مسجدِ نبوی ﷺ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنّت کے باغوں میں سے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(بخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۵۱)

مسجدِ قبا کی فضیلت

و۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہر ہفتہ کے دن مسجدِ قبا میں پیدل یا سواری پر تشریف لایا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر عامل رہے۔

(بخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۵۱)

و۔ حضرت عبیداللہ نے حضرت نافع رضی اللہ عنہٗ کے حوالے سے مندرجہ بالا روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ آپؐ وہاں تشریف لاکر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۹۱)

مسجد بنانے کی فضیلت

و۔ حضرت عبیداللہ خولانیؒ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہٗ کی مسجدِ نبویؐ کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی چہ مہ گوئیاں سُنکر آپؓ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے متعلق نہ جانے کیا کیا کہہ رہے ہو لیکن میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو آدمی اللہ کی رضا مندی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کےلیے ویسا ہی مکان جنّت میں بناتا ہے۔ (راوی یحیٰی بن

سلیمان) کہتے ہیں کہ "اللہ کی رضامندی" کے الفاظ غالباً حضرت عاصم نے روایت کیے ہیں (جنہوں نے یہ حدیث حضرت عبید اللہ خولانی رضؓ سے سُنی تھی)

(بُخاری و مسلم، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۶۱)

۹۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسجد کی تعمیر میں پرندے کے گھونسلے جتنی جگہ کے برابر حصّہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت میں گھر تعمیر کرتے ہیں۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں۔ طبرانی نے صغیر میں اور ابنِ حبان نے اسی حدیث کو اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

(الترغیب و الترہیب، کتاب العمل بالسنۃ المعروف ترتیب شریف جلد اوّل ص ۲۲۸)

سات آدمیوں کو قیامت کے دن اللہ اپنے سایہ میں جگہ دے گا!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ سات آدمی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔

انصاف کرنے والا حاکم

اور وہ نوجوان جو عبادت میں جوان ہوا

اور وہ آدمی جس کا دل مسجدوں سے معلق ہے

اور وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبّت کریں۔ اکٹھے ہوں تو اُسی کے لیے اور جُدا ہوں تو اُسی کے لیے۔

اور وہ آدمی جسے صاحبِ مال و حسن و جمال عورت رغبت کرے اور وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

اور وہ آدمی جو پوشیدہ خیرات کرے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو کہ اس کا دایاں ہاتھ خیرات کرتا ہے۔

اور وہ آدمی جو علیحدگی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۱۴۷)

مسجد کو آباد کرنے کا ثواب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد سے متعلق دیکھو (یعنی دیکھو کہ وہ مسجد کا بڑا خیال رکھتا ہے) تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

(التوبہ : ۱۸) (اللہ کی مسجدوں کو وہی تعمیر کرتے ہیں جن کا اللہ پر

اور قیامت کے دن پر ایمان ہو)

(سُنن الکبریٰ - جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۴)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین والوں پر کوئی مصیبت نازل فرماتے ہیں تو وہ مساجد کے آباد کرنے والوں سے پھیر دی جاتی ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۴)

محلّوں میں مسجدیں بنانے کا حکم

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلّوں میں مسجدیں بنائیں اور انہیں پاک صاف رکھا جائے اور خوشبو لگائی جائے۔

(سُنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۵)

بحالتِ نماز کعبہ کی طرف رُخ کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگ قبا میں صُبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ہمارے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم پر قرآن کریم کی آیت نازل ہوئی اور آپؐ کو حکم کیا گیا کہ آپؐ کعبہ کی طرف منہ کریں تو لوگوں نے اسی طرف منہ کر لیا اور لوگوں کا منہ شام کی طرف تھا تو گھوم کر کعبہ کی طرف کر لیا۔

(سُنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل ص۳۷ ۱؎)

کعبۃُ اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (فتح مکّہ کے روز) جب جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں آپ صلے اللہ

علیہ وسلم نے دعا کی لیکن نماز نہیں پڑھی اور باہر تشریف لے آئے۔ پھر باہر آکر کعبہ کے سامنے آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۳۱)

خانہ کعبہ کے اندر جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، بلال، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے۔ حضرت بلالؓ یا حضرت عثمانؓ نے اندر داخل ہو کر دروازہ کو بند کر لیا اور تھوڑی دیر قیام کر کے باہر نکل آئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کعبہ سے باہر آئے

تو میں نے پوچھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے ایک سُتون کو بائیں جانب رکھا اور ایک ستون کو اپنے دائیں جانب اور تین ستونوں کو پیچھے اور اُن ایّام میں خانہ کعبہ کے اندر چھ سُتون تھے (آجکل تین ہیں) اور پھر آپؐ نے ان کے درمیان نماز پڑھی۔ ہم سے حضرت اسماعیلؓ نے بیان کیا کہ ان سے امام مالکؒ نے یہ روایت اس طرح بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ستونوں کو اپنی داہنی طرف رکھا۔

(بخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صلے / ۱۳۱۴)

باغوں کے اندر نماز پڑھنا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باغات میں نماز پڑھنے کو اچھا سمجھتے تھے۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بلسنتہ جلد اول صفحہ ۳۶۱)

مقبرہ اور حمام کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقبرہ اور حمام کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن عمر، ابوہریرہ، جابر، ابنِ عباس، حذیفہ، انس، ابوامامہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے روایات مذکور ہیں یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں کہ حضورِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام روئے زمین میرے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۴۳۱)

سات جگہ نماز نہ پڑھو!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ ۱۔ جہاں گوبر اور کوڑا کرکٹ وغیرہ پھینکتے ہیں۔ ۲۔ جہاں اونٹ، گائے وغیرہ جانور ذبح کیے جاتے ہیں ۳۔ قبرستان میں ۴۔ راستہ کے درمیان ۵۔ حمام میں ۶۔ اونٹ باندھنے کی جگہ میں۔ ۷۔ کعبہ کی چھت پر۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۴۳۱/۲)

بکریوں کے باڑہ میں نماز نہ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بکریوں کی جگہ میں تو نماز پڑھ لو مگر اُونٹوں کی جگہ میں نہ پڑھو۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۲۴)

قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ

و۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا وقت قریب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر اپنے مُنہ مبارک پر ڈالنے لگے۔ پھر جب اس سے گرمی محسوس ہوتی تو اسے اپنے چہرے سے ہٹا دیتے۔ پھر اسی حالت

ہیں آپؐ نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنالیا ہے۔ آپؐ ان کے افعال سے ڈراتے تھے (کہ کہیں اپنے لوگ بھی ایسا نہ کریں)

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۲۴)

و۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اپنی اس بیماری میں فرمایا جس سے اُٹھے نہیں تھے (یعنی مرض الموت میں) کہ اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا

(متفق علیہ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۱۰۳)

مسجدوں کو آراستہ نہ کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مجھ کو مسجدوں کے بلند کرنے اور آراستہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ البتہ تم زینت کروگے مساجد کی جس طرح کہ زینت کرتے ہیں یہود و نصاریٰ اپنے عبادت خانوں کی۔

(سُنن ابوداؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۵۸)

مسجد میں فخر نہ کرو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں کے بارے میں فخر کریں۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۵۸)

مسجد میں صفائی کرنا کارِ ثواب ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میری اُمّت کے ثواب میرے رُوبرُو پیش کیے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا اور خاک نکالنے اور صفائی کرنے کا ثواب بھی۔ اور پیش کیے گئے میرے سامنے میری اُمّت کے گناہ۔ ان گناہوں میں مجھ کو اس سے بڑا کوئی گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت یاد ہو پھر اُس نے اسکو بھلا دیا ہو۔

(جامع ترمذی/کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۲۲۵/۶م)

مسجد میں داخل ہونے کی دُعاء

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ ط

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ کہے اللھم افتح .... الخ اور جس وقت نکلے پس چاہیئے کہ کہے اللھم انی... الخ

(مشکواۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۱۵۷)

مسجد میں مَردوں کا سونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ جناب رُسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے تھے حالانکہ وہ جوان تھے، شادی شدہ نہ تھے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۱۹ام)

مسجد میں چت لیٹنا

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید (رضی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں چت لیٹے ہوئے تھے، آپ (ص) کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر تھا۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۴۷)

مسجد میں تجارت کی ممانعت

۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا اور اس میں اشعار پڑھنے سے بھی اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳۳۰/۳۲۹)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ مسجد میں کچھ بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب تم کسی کو دیکھو کہ مسجد میں گم شدہ چیز ڈھونڈتا ہے تو کہو اللہ کرے کہ وہ چیز تجھے نہ ملے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۰۱)

و۔ حضرت امام مالکؒ کو یہ بات پہنچی کہ عطاءؒ بن یسارؓ جب کسی ایسے شخص کو دیکھتے جو مسجد میں سودا بیچتا ہے تو اُسے بلاتے اور پوچھتے کہ تیرے پاس کیا ہے اور تُو کیا چاہتا ہے؟ اگر وہ بولتا کہ میں بیچنا چاہتا ہوں تو کہتے کہ تُو دُنیا کے بازار میں چلا جا، یہ تو آخرت کا بازار ہے۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۱۲)

مسجد میں شعر پڑھنا

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب رہے تھے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتاؤ) کہ آپ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا کہ آپؐ (مجھ سے) فرماتے تھے کہ اے حسّان! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے اے اللہ! حسّان کی روحُ القدس سے تائید کر۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا ہاں (میں نے سُنا ہے)

(صحیح بخاری/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۰ ام/۱۹ام)

مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس

صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مسجد میں قصاص لینے، اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابو داؤد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

مسجد میں باتیں کرنے کی ممانعت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ ایک شخص نے میرے ایک کنکری ماری۔ میں نے دیکھا کہ وہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ ان دونوں آدمیوں کو بُلا لاؤ (جو مسجد میں بلند آواز سے باتیں کر رہے تھے) میں انکو بُلا لایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے پُوچھا تم کون ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا اگر تم اِس شہر (مدینہ منوّرہ) کے رہنے والے ہوتے (یعنی اجنبی مسافر نہ ہوتے) تو میں تمہیں سزا دیتا۔ تم حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی مسجد میں زور زور سے باتیں کرتے ہو!۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۲۲)

و۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہٗ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ دنیا کی باتیں مسجدوں کے اندر کریں گے پس اُس وقت تم اُن لوگوں میں نہ بیٹھنا۔ اللہ تعالےٰ کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔

(مشکواۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۴۳۴)

❀

مسجد سے باہر جاکر باتیں کرو

امام مالک رح کو یہ روایت پہنچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک طرف ایک جگہ بنادی تھی جس کا نام بُطَیحا تھا اور کہہ دیا تھا کہ جو کوئی فضول بات کرنا چاہے، یا اشعار پڑھنا چاہے یا پکارنا چاہے تو اس جگہ چلا جائے۔

موطا امام مالک / کتاب العمل لِسنتہ جلد اوّل صفحہ ۴۳۴

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص کسی کو سُنے کہ کوئی گمشدہ چیز مسجد میں تلاش کر رہا ہے تو چاہیئے کہ کہے لا ردّھا اللہ علیک (اللہ اس کو تجھ پر نہ لوٹائے)

کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

(مسلم / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۱۵۲)

لہسن پیاز کھا کر مسجد میں نہ آؤ

و۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے غزوۂ خیبر میں فرمایا جو شخص اس درخت یعنی لہسن سے کچھ کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۰۴)

و۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع فرمایا مگر ہمیں انکی ضرورت پیش آئی تو ہم نے انہیں کھالیا اِس پر جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص اس بدبُو دار درخت میں سے کچھ کھائے

(یعنی لہسن و پیاز میں سے) تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اس لیے کہ فرشتے بھی ایذا پاتے ہیں اس چیز سے جس سے انسان اذیّت پاتے ہیں۔

(صحیح مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۰۴)

و۔ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہٗ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ان دو درختوں سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو کھائے وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے اور فرمایا کہ اگر ان کا کھانا ضروری ہو تو ان کو پکا کر کھاؤ۔ (یعنی لہسن اور پیاز)

(سنن ابو داؤد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۳۰)

مسجد میں تھوکنا

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مسجد میں تھُوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسکو دفن کر دیا جائے

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۲۰)

و۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میرے سامنے میری اُمّت کے نیک و بد اعمال پیش کیے گئے۔ میں نے ان کے نیک اعمال میں تو راستہ سے اذیّت دینے والی چیز کو دُور کر دینا پایا اور بد اعمال میں وہ تھُوک اور ریزش دیکھی جو مسجد کے اندر ہو اور دفن نہ کی جائے۔

(صیح مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۲۰/۲۱)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے مسجد کے قبلہ رُو دیوار پر تھُوک لگا ہوا دیکھا۔ اسکو دیکھ کر غصّہ کی وجہ

سے آپؐ کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اتنے میں ایک انصاری عورت آگے بڑھی اور اس نے اس تھوک کو دور کر کے اس مقام پر خوشبو لگا دی۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم بے حد خوش ہوئے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا ہے۔

(سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۴۳۵)

مسجد میں اور قبلہ کی جانب تھوکنا گناہ ہے

حضرت ابوسہلہ سائب رضی اللہ عنہ (جن کے بارے میں احمد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ صحابی ہیں) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کچھ افراد کی امامت کی اور اس نے نماز کی حالت میں قبلہ کی جانب تھوکا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اسکو دیکھ لیا اور جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپؐ نے لوگوں سے

فرمایا آئندہ یہ شخص نماز نہ پڑھائے۔ اس کے بعد جب اس شخص نے انہیں نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کر دیا اور اُسے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے قول سے آگاہ کیا۔ وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے اس بات کی تصدیق فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؐ نے غالباً یہ الفاظ بھی فرمائے کہ تُو نے اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلّم کو اذیّت پہنچائی۔

(سنن ابو داؤد/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۳۵)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے قبلہ کی جانب تھوک کو پڑا ہوا دیکھا تو آپؐ کو بہت ناگوار ہوا۔ یہاں تک

کہ چہرہ پر ناگواری کا اثر نظر آیا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور (کوئی چیز لے کر) اپنے ہاتھ سے اسکو کھرچ ڈالا۔ پھر فرمایا جب تم نماز پڑھتے ہو تو اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتے ہو اور اس وقت تمہارا پروردگار تمہارے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے ایسی حالت میں کوئی قبلہ کی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک دے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنی چادر کے کونے میں تھوکا اور اس کو مَل دیا اور فرمایا اِس طرح۔

(صحیح بخاری)

(کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۲۳ـ/۲۲۲)

ستر ڈھانکنے کا بیان

مومن کا پَردہ

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مومن (مرد) کا پردہ (جس کا ڈھانپنا ضرُوری ہے) اسکی ناف سے گھُٹنوں تک ہے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صہ۲۴۹)

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کو چٹائی پر نماز پڑھتے

دیکھا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم چٹائی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو ایک کپڑے میں جو آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کے جسمِ مبارک پر لپٹا ہوا تھا، نماز پڑھتے دیکھا۔

(مُسلم کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۱۴۱)

و۔ محمد بن منکدر رضؓ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ایسے تہ بند میں جس کو انہوں نے اپنی پُشت کی طرف باندھا تھا، نماز پڑھی باوجودیکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا تم صرف تہبند میں نماز پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے یہ اِس واسطے کیا کہ تیرے جیسا احمق مجھے دیکھے اور (تُو اتنا بھی نہیں جانتا کہ) رسول اللہ

صلّے اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں کسی کے پاس دو کپڑے نہ تھے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۴۴ / ۲۴۴)

و۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم! میں شکاری ہوں ایک کُرتہ میں نماز پڑھ لیا کروں ؟ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہاں لیکن اس کو باندھ لے اگرچہ کانٹے سے ہو (تاکہ ستر نہ کھل جائے)

(سنن ابی داؤد، سنن النسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد ا صـ۲۴۴)

و۔ حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محمد بن عمرو بن حزمؓ نماز پڑھتے تھے صرف کُرتہ پہن کر۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۴۴)

و- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سُنّت ہے جس کو ہم جنابِ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے اس پر ہم کو کوئی عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ یہ اُس وقت ہوتا تھا جب کہ کپڑے بہت کم ہوتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے وُسعت بخشی تو دو کپڑوں میں نماز بہتر مانی گئی۔

(مسند احمد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۲۸/ ۹۴۴)

ایک کپڑے میں نماز کسطرح پڑھی جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے کہ اس وقت

تک تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے سے نماز نہ پڑھے، جب تک اس کپڑے کا ایک حصّہ اس کے مونڈھوں پر نہ ہو۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۳۹/۴)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے داہنے کنارے کو بائیں کندھے پر ڈال لیوے اور بائیں کو داہنے پر۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۴۳)

و۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے میں نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے اس کپڑے

کو لپیٹ لیا تھا (اس طرح پر کہ بایاں کنارہ اس کا بائیں بغل کے نیچے میں سے لے جاکر بائیں کندھے پر ڈال لیا تھا۔ اسی کو اشتمال کہتے ہیں اور توشیح بھی کہتے ہیں۔ دونوں کناروں پر ملاکر سینے پر گرہ دے لیتے ہیں)

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۴۳)

سدل کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے سدل سے اور مُنہ ڈھانکنے سے نماز کے اندر۔ (سدل کہتے ہیں کپڑا اس طرح اوڑھنے کو کہ اس کے دونوں کنارے شانوں پر لٹکتے ہوں) (سنن ابی داؤد)

(کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۴۵/۲۴۶)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ سے (حضرت نافع رضی اللہ عنہٗ کو یقین ہے کہ ان دونوں میں سے ایک ہیں اور میرا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے متعلق خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا) کہ تم میں سے کوئی نماز میں یہود جیسا اشتمال نہ کرے۔ جس کے دو کپڑے ہوں ایک کا ازار بنالے اور دوسرا چادر کی طرح اوڑھے۔ اور جس کے دو کپڑے نہ ہوں تو وہ تہبند باندھ لے اور نماز پڑھ لے۔

(مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۱۶)

ازار لٹکا کر نماز پڑھنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا ازار لٹکائے ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے، جا اور وضو کر۔ وہ چلا گیا اور وضو کیا۔ پھر حاضر ہوا، آپؐ نے فرمایا جا اور وضو کر۔ وہ چلا گیا۔ پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ آپؐ نے مجھے کس لیے وضو کرنے کا حکم فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا جو شخص ازار لٹکائے نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ اسکی نماز قبول نہیں کرتے۔

(سُنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۴۴)

نماز میں ناک پر کپڑا ڈالنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ ناک پر کپڑا ہو کیونکہ یہ شیطان کا

حصّہ ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صہ۲۹)

تصویر کے سامنے نماز نہ پڑھو

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش تھے تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی نظر اس کے نقوش کی طرف پڑی (تو جب آپؐ فارغ ہوئے تو) فرمایا میری اس چادر کو ابی جہیم (تاجر) کے پاس لے جاؤ اور مجھے ابوجہیم کی انبجانیہ کی چادر لادو۔ اس چادر نے مجھ کو نماز سے باز رکھا۔

(مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صہ۲۲)

و۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں نماز کے اندر اس کے نقش و نگار کو دیکھتا رہا اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ نماز کہیں خراب ہو جائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا اسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک گوشے میں ڈال لیا تھا، تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے یہ پردہ ہٹا دو اس لیے کہ اس کی تصاویر نماز میں برابر میرے سامنے آتی رہیں۔

(بخاری، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۴۲)

ریشمی کپڑا پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب

رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں ایک ریشمی قبا ہدیہ کے طور پر پیش کی گئی۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اور پھر واپس آکر اُتار ڈالا نہایت سختی کے ساتھ،

گویا آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم اس سے نفرت کرتے ہیں اور فرمایا کہ پرہیزگاروں کے لیے یہ کپڑا زیبا نہیں ہے۔

(بخاری و مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۲۱)

عورت کا نماز میں خود کو ڈھانکنا

حضرت محمّد بن زید بن قنفذ رضی اللہ عنہٗ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (ماں نے) حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلّے اللہ علیہ وسلّم سے سوال کیا کہ عورت کس قدر کپڑوں میں نماز پڑھ

سکتی ہے تو جواب دیا کہ خمار (اوڑھنی) اور کُرتہ ہیں، مگر وہ کُرتہ ایسا لمبا ہو کہ اس کے پاؤں ڈھک جائیں۔

(موطا امام مالک، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صد ۲۴۵)

عورت دوپٹہ سر پر ڈال کر نماز پڑھے

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ حائضہ (یعنی عورت بالغہ) کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کی جاتی۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدّیقہ رضؓ کی حدیث حسن ہے۔ اہلِ علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے وہ نماز پڑھے اور اس کے بالوں کا

کچھ حصّہ کھُلا رہے تو اس کی نماز جائز نہیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر اس کے قدموں کا اوپر کا حصّہ ننگا رہ جائے تو نماز جائز ہے (یعنی ٹخنے کھُلے رہ جائیں)

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۴۴)

عورت بغیر سر ڈھانکے نہ رہے

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا گئیں حضرت صفیہ اُمِّ طلحہ کے پاس۔ انکی لڑکیوں کو دیکھا تو کہا رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم میرے حُجرے میں تشریف لائے۔ میرے پاس ایک لڑکی تھی۔ آپؐ نے اپنی لُنگی مجھے دی اور کہا اسے پھاڑ کر دو ٹکڑے کر ایک ٹکڑا اس لڑکی کو دے اور ایک اس لڑکی کو جو اُمِّ سلمہؓ کے پاس

ہے کیونکہ میں اسکو یا ان دونوں کو جوان سمجھتا ہوں۔

ابو داؤد نے کہا اسی طرح کی روایت ہشام نے محمدؒ بن سیرین سے کی ہے۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۵۴ / ۴۴۳)

جُوتا پہنے ہوئے نماز پڑھنا

حضرت آدم بن ابی ایاس روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اپنی جوتیوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۴۲)

۹۔ حضرت شداد بن اوس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ مخالفت کرو یہود

کی نماز میں یعنی وہ جوتوں کو اور موزوں کو پہنے پہنے نماز نہیں پڑھتے۔ (تم جوتوں اور موزوں میں نماز پڑھو۔)

(سنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۶۴)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، ننگے پاؤں اور جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(مسندِ احمد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۴۸)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے آپؓ نے کہا کہ میں تمہیں جُمعہ کے دن روزہ رکھنے سے اپنی طرف سے منع نہیں کرتا ہوں بلکہ میں نے جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تم جُمعہ دن روزہ مت رکھو۔ ہاں اس سے

پہلے رکھ لو اور میں جوتوں میں نماز نہ پڑھتا لیکن میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (اس لیے میں بھی جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہوں)

(مسند احمد/ کتاب العمل بالسنتہ جلد اول ص۲۴۸)

نماز پڑھتے وقت جوتا کہاں رکھے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنی جوتیوں کو دائیں بائیں نہ رکھے۔ اس لیے کہ بائیں جانب رکھنا دوسرے کے دائیں جانب ہوگا۔ بلکہ جوتیوں کو پاؤں کے درمیان رکھ لے۔ البتہ اگر بائیں جانب کوئی نہ ہو تو

اُسی طرف رکھ لے۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۴۶ـ)

۹۔ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلےّ اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا نماز پڑھتے تھے جس دن مکّہ فتح ہوا، اور جوتی ان کی بائیں طرف رکھی تھی۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلداوّل صفحہ ۲۴۷)

سُترہ کا بیان

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کا نیزہ کھڑا کرکے نماز پڑھنا

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم عیدگاہ کی طرف دن کے اوّل حصّہ میں جاتے۔ آپؐ کے آگے نیزہ بردار ہوتا اور عیدگاہ میں ان کے سامنے نصب کیا جاتا۔ پھر آپؐ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۱۵۰)

و۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہٗ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسُول اللہ علّے اللہ علیہ وسلّم کو چمڑے کے ایک سُرخ خیمہ میں دیکھا۔ میں نے حضرت بلال

رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے لیے وضو کا پانی مہیّا کیا اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس وضو کے پانی کو ہاتھوں ہاتھ لینے لگے۔ چنانچہ جس کو اس میں سے کچھ مِل جاتا تو وہ اسے (اپنے چہرے پر) مَل لیتا اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا وہ اپنے ساتھ والے کے ہاتھ سے تری حاصل کرتا۔ پھر میں نے حضرت بلال رضؓ کو دیکھا کہ انہوں نے آپؐ کے لیے ایک جھنڈا گاڑ دیا اور نبی پاکؐ ایک سُرخ پوشاک، جس کے اندر دھاریاں تھیں، میں تشریف لائے اور نیزہ کی طرف لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ مَیں نے لوگوں اور جانوروں کو دیکھا کہ نیزہ کے اس طرف سے گزر رہے تھے اور حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم بدستور نماز ادا فرماتے رہے تھے۔

(بخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۵۰/۲۵۱)

ستون کو سُترہ بنانا

حضرت مکی بن ابراہیم رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہٗ کے ہمراہ (مسجد نبوی) آیا کرتا تھا۔ وہ اس ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے قریب تھا۔ میں نے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ تم اِس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہو۔ انہوں نے کہا یہ اس لیے کہ میں نے نبی اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو اس کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کرتے دیکھا ہے۔ (بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنة جلد اوّل صـ۱۵۱)

دیوار کا سُترہ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے

روایت کرتے ہیں کہ ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذاخر کی گھاٹی سے اُترے۔ (مدینے کے درمیان ایک مقام کا نام ہے) نماز کا وقت آگیا۔ آپؐ نے ایک دیوار کی طرف نماز پڑھی اور ہم آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ ایک چارپایہ آیا سامنے سے جانے کو۔ آپؐ اس کو روکتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے اپنا پیٹ دیوار سے لگا دیا تاکہ وہ سامنے سے نہ جاسکے آخر وہ آپؐ کے پیچھے سے چلا گیا۔

(مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۸)

سواری کو سترہ بنانا

حضرت معتمر بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ جناب حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم اپنی سواری کو
عرضاً بٹھا لیتے اور اسکی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھ
لیتے تھے (نافع کہتے ہیں) مَیں نے کہا کیا آپ نے
دیکھا ہے جب کہ سواریاں چرنے چلی جائیں تو
آپؐ کیا کرتے تھے؟ بولے: آپؐ کجاوے کو
لے لیتے تھے۔ پھر کجاوے کے پچھلے حصہ کی طرف
(یا یہ کہا کہ) اس کے مؤخر کی طرف نماز پڑھ لیتے تھے۔
ابنِ عمرؓ بھی یہی کیا کرتے تھے۔

(بُخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۵۲۴)

لکڑی گاڑ کر نماز پڑھنے کی اجازت

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جب تم

میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے مانند اور لکڑی رکھ لے تو اس کی طرف نماز پڑھ لے اور سامنے سے گزرنے والوں کی پروا نہ کرے۔

(مسلم، کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۴۵۲)

ٹوپی کا سُترہ

حضرت سُفیان بن عینیہؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت شریک کو دیکھا انہوں نے ہمارے سامنے ایک جنازے میں عصر کی نماز پڑھی تو اپنی ٹوپی سامنے رکھ لی یعنی حاضر فرض میں۔

(سُنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۵۹)

تیر کا سُترہ

حضرت عبدالملک بن ربیع بن سبرہ اپنے والد کے

حوالہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جنابِ رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی نماز کے لیے سترہ رکھے اگرچہ تیر کے ساتھ ہو۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۱۶۱)

سُترہ نمازی کا محافظ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے توڑتا ہے (باطل کرتا ہے) نماز کو گزرنا نمازی کے سامنے سے عورت کا، گدھے کا، اور کتّے کا اور روکتا ہے اس کو کھڑا کرنا لکڑی کا مانند لکڑی کجاوہ کی پچھلی۔

(مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۴۵۴/۴۵۵)

سُترہ کا حکم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے مُنہ کے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کچھ (موجود نہ ہو) نہ پائے تو ایک لکڑی کھڑی کر لے۔ اگر عصا بھی نہ ہو تو ایک خط کھینچ لے پھر جو چیز سامنے سے جائے گی اس کو نُقصان نہ پہنچائے گی۔ (سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۸ تا ۵۹)

سُترہ کی تاکید

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی طاقت رکھے کہ نماز پڑھتے ہوئے اس کے آگے سے کوئی نہ گُزرے تو اُسے ایسا

کرنا چاہیئے کیونکہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا گزارنے والے (نمازی) سے کم گناہ گار ہوتا ہے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۲۶۲)

نمازی کے سامنے سے گزرنا نماز کو نہیں توڑتا

حضرت ابی سعیدؒ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی جہاں تک ہوسکے کسی چیز کو گزرنے سے روکو۔ کیونکہ گزرنے والا شیطان ہے۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۲۶۱)

و۔ حضرت امام مالکؒ کو پہنچا حضرت علیؓ سے۔ کہتے تھے نمازی کے سامنے سے کوئی چیز بھی گزر جائے مگر نماز اس کی نہیں ٹوٹتی۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۲۶۲)

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے کہ نماز سوائے کلام اور بے وضو ہو جانے کے نہیں ٹوٹتی۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۳ ء)

کتنی دُوری پر نمازی کے سامنے سے گزرنا چاہیئے!

حضرت ابنِ عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بغیر سُترہ کے نماز پڑھے گا اس کی نماز اس کے سامنے سے کتّے، گدھے خنزیر، یہودی، مجوسی اور عورت کے گزر جانے سے ٹوٹ جائے گی اور اگر گزرنے والا ایک پتھر پھینکنے کی مسافت کے بقدر دُور ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۶ / ۱۶۱ ء)

امام کا سُترہ مقتدیوں کا سُترہ ہے

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ امام کا سُترہ امام کے پیچھے والوں کا سُترہ ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۲/۳ م)

و۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی گدھی پر سوار آیا اور اس وقت میں قریبُ البلوغ تھا حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم منیٰ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور سامنے دیوار کے علاوہ کسی دوسری چیز کی آڑ نہ تھی۔ میں صف کے کچھ حصّہ کے سامنے سے گزر گیا اور پھر اُتر کر گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور اور میں خود (نماز کی) صف میں شامل ہو گیا۔ لیکن (میرے اس فعل کو دیکھ کر) کسی نے مجھ کو منع نہیں کیا (اس لیے

کہ آپؐ کے سامنے آڑ تھی اور امام کا سُترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہوتا ہے)

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۴۵۶/۴۵۷)

نمازی اور سُترہ کا درمیانی فاصلہ

حضرت نافعؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (ابن عمر) رضی اللہ عنہٗ جب کعبہ میں جاتے تو داخل ہوتے وقت سیدھے چلے جاتے۔ جب اندر پہنچ جاتے اور دروازہ کو اپنی پُشت کی طرف کر لیتے تو اور چلتے یہاں تک کہ جب ان کے اور اس دیوار کے درمیان میں جو ان کے مُنہ کے سامنے ہوتی تھی، تین گز (کا فاصلہ) رہ جاتا تھا تو نماز پڑھتے۔ وہ اسی مقام (میں نماز پڑھنے) کی کوشش کرتے تھے جس کی نسبت حضرت بلالؓ نے

انہیں خبر دی تھی کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے وہاں نماز پڑھی ہے۔ حضرت ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی پر کچھ تنگی نہیں کعبہ کی جس طرف چاہے نماز پڑھ لے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۷)

و۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے نکل جانے کے بقدر فاصلہ ہوتا۔ (موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۷)

سُترہ کو قریب رکھنے کا حکم

حضرت سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں

سے کوئی شخص سُترے کی آڑ میں نماز پڑھے تو سُترے کے نزدیک ہوجائے تاکہ شیطان اس کی نماز نہ توڑے۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۵۹)

سُترہ رکھنے کا طریقہ

حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم جب نماز پڑھتے لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف تو اس کو اپنے داہنے ابرو یا بائیں ابرو کے مقابل کرتے اور اسکو اپنی دونوں آنکھوں کے بیچ میں نہ کرتے۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۵۹)

ایک واقعہ

حضرت فضل بن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت جنگل میں تھے۔ آپ صلعم کے ساتھ حضرت عباسؓ بھی تھے۔ آپ صلعم نے جنگل میں نماز پڑھی۔ آپ کے سامنے سُترہ نہ تھا اور ہمارا ایک گدھا اور ایک کُتیا تھی وہ دونوں آپ صلعم کے سامنے کھیل رہے تھے۔ آپ صلعم نے اس کچھ پروا نہ کی۔

(سُنن نسائی ، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۶۰)

نمازی کے آگے گزرنے کا گناہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو کوئی نماز پڑھتے

آدمی کے سامنے سے گزرے جان بوجھ کر تو وہ قیامت کے دن خواہش کرے گا کہ وہ خشک درخت ہوتا (اور آگے سے نہ گزرتا)

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص۶۲)

حضرت کعب بن احبارؓ سے روایت ہے کہ جو شخص گزرتا ہے نمازی کے سامنے سے اگر اس کو اس فعل کا عذاب معلوم ہو تو وہ نمازی کے سامنے گزرنے سے زمین میں دھنس جانا بہتر خیال کرے۔

(موطا امام مالک / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص۶۱)

و۔ حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لیتا کہ (ایسا کرنے سے) اس پر کس قدر گناہ ہے تو اس کو نمازی

کے سامنے سے نکلنے سے چالیس سال کھڑا رہنا زیادہ

پسند ہوتا۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۴۵۲/۴۵۳)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے

کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم

میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی

کے سامنے سے گزرنا جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر

گناہ رکھتا ہے تو وہ سو برس تک کھڑا رہنا

نمازی کے سامنے سے گزرنے سے بہتر خیال کریگا۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۴۵۳)

نماز میں آگے گزرنے والے کو روکنا

حضرت نافع رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ

بن عمرؓ نماز میں کسی کے سامنے سے نہیں گزرتے تھے
اور نہ ہی اپنے سامنے سے کسی کو گزرنے دیتے تھے۔

(موطا امام مالکؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۱۶۱)

و۔ حضرت ابو صالح سلمانؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ کو جمعہ کے دن دیکھا کہ وہ کسی چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے پس ایک نوجوان نے جو (قبیلہ) بنی ابن معیط سے تھا یہ چاہا کہ ان کے آگے سے نکل جائے تو آپؓ نے اس کے سینے میں دھکا دیا لیکن اس نوجوان کے لیے کوئی راستہ نکلنے کا سوائے ان کے آگے کے نہ دیکھا تو پھر چاہا کہ نکل جائے۔ آپؓ نے پہلے سے زیادہ سخت دھکا اسے دیا۔ اس پر اس نے آپ کی بے حرمتی کی۔ اس کے بعد وہ مروان کے پاس

گیا (جو حاکمِ مدینہ تھا) اور آپ سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی شکایت کی اسی کے پیچھے (پیچھے) آپ رضؓ بھی (مروان کے پاس) گئے تو مروان نے کہا اے ابو سعید رضؓ تمہارے اور تمہارے بھتیجے کے درمیان کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابو سعید خُدری رضؓ نے کہا مَیں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں سے کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے اور کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ اسے ہٹا دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے اس لیے کہ وہ شیطان ہی ہے۔

(بخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صہ ۵۳/۴۵۴)

نمازی کے سامنے عورت کے سونے کا بیان

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کیا تُم نے ہمیں کُتّے اور گدھے کے برابر کر دیا۔ مَیں نے تو یہ دیکھا کہ حضور نبیٔ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم تشریف لاتے تھے تو تخت کے بیچ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے (چونکہ تخت پر سامنے مَیں لیٹی ہوتی) تو مَیں اس بات کو بُرا جانتی تھی کہ نماز میں آپؐ کے سامنے رہوں لہٰذا مَیں تخت کے پایوں کی طرف نکل کر اپنے لحاف سے باہر ہو جاتی تھی۔ (بخاری/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۵)

و۔ حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھتے تھے اور مَیں آپؐ کے فرش پر عرضاً سوئی ہوتی تھی۔ پھر جب آپؐ چاہتے کہ وتر پڑھیں تو مجھے جگا لیتے اور مَیں (بھی) وِتر پڑھ لیتی تھی۔ (بخاری/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۵/۵۶)

نماز کے اوصاف اور ارکان کا بیان

نماز پڑھنے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لے گئے اسی وقت ایک شخص مسجد میں آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور پھر حضورؐ کو سلام کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور اُس سے فرمایا جا نماز پڑھ، کیونکہ تُو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ لوٹ گیا اور اس نے اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی۔ پھر آیا اور حضورؐ کی خدمت میں سلام عرض کیا آپؐ نے فرمایا: جا نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی (اس طرح) تین مرتبہ (ہوا) تب وہ بولا اُس ذات کی قَسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مَیں اِس سے بہتر طور پر نماز ادا نہیں کر سکتا، لہذا

مجھے تعلیم دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ اس کے بعد جتنا قرآن تمہیں یاد ہو اس کو پڑھو پھر رکوع کرو۔ یہاں تک اطمینان سے رکوع میں ہو جاؤ۔ پھر سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان سے ہو جاؤ۔ پھر سر اُٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ اور اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

(بخاری و مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۶ـ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نماز کو تکبیر کے ساتھ اور قرأت کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے شروع فرماتے اور جب رکوع کرتے تو سر کو نہ اونچا رکھتے اور نہ

ینچا۔ لیکن اس کے درمیان رکھتے اور رکوع سے جس وقت سر اٹھاتے تو تاوقتیکہ سیدھے نہ کھڑے ہوجائیں، سجدہ نہ فرماتے اور سجدہ سے جب سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ فرماتے تاوقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کے بعد التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا کر داہنا پاؤں کھڑا کرتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور اس بات سے منع فرماتے کہ آدمی اپنے دونوں بازو زمین پر درندہ کی طرح بچھائے اور نماز کو سلام کے ساتھ ختم فرماتے

(مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۶۵)

نمازِ مسنون کی بابت ایک اور روایت

حضرت ابو حمید ساعدی رضؓ سے روایت ہے وہ دس

صحابیوںؓ میں بیٹھے ہوئے تھے، ان میں ابو قتادہؓ بھی تھے
حضرت ابو حمیدؓ نے کہا میں تم میں سب سے زیادہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی نماز کو جانتا ہوں۔
ان لوگوں نے کہا کیونکر، قسم اللہ کی تم ہم سے زیادہ پیروی
نہیں کرتے تھے جناب رسول اللہ کی، نہ ہم سے پہلے
آپؐ کی صحبت میں آئے تھے۔ حضرت ابو حمیدؓ نے
کہا ہاں یہ ٹھیک ہے۔ ان لوگوں نے کہا اچھا بیان
کرو حضرت ابو حمیدؓ نے کہا جناب رسول اللہؐ جب
نماز کو کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے اپنے
مونڈھوں تک پھر تکبیر کہتے۔ جب ہر ایک ہڈی
اپنے مقام پر آجاتی اعتدال سے، تو آپؐ قرآت
شروع کرتے۔ پھر تکبیر کہتے اور ہاتھ مونڈھوں تک
اُٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اور دونوں ہتھیلیاں اپنے

اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور پیٹھ سیدھی کرتے (اور سر کو پیٹھ کے برابر کرتے) نہ جھکاتے نہ اونچا کرتے۔ پھر سر اُٹھاتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے۔ سیدھے کھڑے ہوکر پھر اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے تو دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جُدا رکھتے پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھاتے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے اور سجدہ کے وقت اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے پھر دوسرا سجدہ کرتے اللہ اکبر کہتے ہوئے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔ اتنی دیر تک کہ ہر ایک ہڈی اپنے ٹھکانے پر آجاتی (بعد اس کے کھڑے ہوتے) اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ پھر جب دو رکعتوں سے

فارغ ہو کر کھڑے ہوتے، اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے جیسا کہ شروع نماز میں اُٹھاتے تھے۔ پھر باقی نماز میں ایسا ہی کرتے۔ یہاں تک کہ جب آخری سجدہ سے فارغ ہوتے جس کے بعد سلام ہوتا ہے اپنا بایاں پاؤں نکالتے اور بائیں کُولہے پر بیٹھتے۔ ان صحابہ کرامؓ نے یہ سن کر کہا آپ نے سچ کہا۔ اسی طرح جناب رسولؐ اللہ نماز پڑھتے تھے۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۴۷/۱۷۴)

سجدے سے سر اُٹھا کر بیٹھنے کا بیان

حضرت محمد بن صباحؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ آپؐ جس وقت طاق رکعت (پہلی یا

تیسری) کے سجدہ سے سر اُٹھاتے تو کھڑے ہونے سے

پہلے بیٹھتے تھے اور پھر اُٹھتے تھے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۶۸)

تکبیرِ تحریمہ کا بیان

حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب متوجّہ ہوتے، دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۷۹)

و۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب اللہ اکبر کہتے تو انگلیاں کھول دیتے تھے

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۷۱)

حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھائے اور انگوٹھے کانوں کے برابر کیے (کانوں کی لَو تک) پھر تکبیر کہی۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۲)

حضرت ابن جریجؒ سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا کہ عورت بھی مرد کی طرح تکبیر کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرے؟ کہا کہ وہ مرد کی طرح ہاتھ نہ اُٹھائے۔ انہوں نے اشارہ کر کے بتلایا اور اشارہ کے وقت ہاتھ بہت نیچے رکھے اور بغل کے ساتھ ملا کر رکھے اور کہا کہ عورت اور مرد کی ہیئت برابر نہیں اور اگر وہ ہاتھ اٹھانا چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۲)

تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہر چیز کے لیے ایک خالص جزو ہے۔ ایمان کا خالص جزو نماز ہے اور نماز کا خالص جزو تکبیرِ اُولیٰ ہے۔

(کنز العمال / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص۱۷۹)

حضرت ابوالدرداؓ نے کہا حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر چیز کا اعلیٰ حصّہ ہے اور نماز میں اعلےٰ حصّہ تکبیرِ اُولیٰ ہے۔ پس اسکی محافظت کرو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص۱۷۹)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جنابِ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ وہ اُٹھتے، جھکتے قیام کرتے اور قعدہ کرتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔

(سنن الدارمی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص۱۷۵)

رفع یدین کا بیان

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کے لیئے تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی اسی طرح دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۶۷)

و۔ اور صحیح بخاری میں حضرت نافعؓ کی بیان کردہ روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت ابن عمرؓ جب دونوں رکعتیں پوری کر کے اُٹھتے تب بھی ہاتھ اُٹھاتے

اور اس روایت کو حضرت ابنِ عمرؓ نے جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم تک مرفوع کیا ہے۔

و۔ حضرت مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ایسا ہی کرتے۔

حضرت قتادہ سے اسی سند کے ساتھ منقول ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ آپؐ نے تکبیرِ تحریمہ کے وقت کانوں کی لَو تک ہاتھوں کو اٹھایا۔

(مسلم / کتاب العمل بالسنتہ جلد اوّل ص ۲۶۷/۲۶۸)

حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اپنے ہاتھ اُٹھائے اور تکبیر کہی راوی حدیث نے ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا بیان کیا۔ پھر کپڑا لپیٹ لیا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ جب رکوع کرتے لگے تو ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا۔ پھر ان کو اٹھایا اور تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو ہاتھوں کو اُٹھایا اور جب سجدہ کیا تو آپؐ نے دونوں ہاتھوں کے درمیان کیا۔

(مسلم رکتاب العلم بالسنۃ جلد اول صـ۴۶۸)

صرف ایک مرتبہ رفع یدین کا بیان

حضرت علقمہ رحؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا کیا میں تم کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی سی نماز نہ پڑھاؤں ؟ چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی ہی مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔ (تکبیرِ تحریمہ کے ساتھ)

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۷۷)

و۔ حضرت براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو آپ نے ہاتھ اُٹھائے جب نماز شروع کی۔ پھر نہیں اٹھائے ہاتھ نماز سے فارغ ہونے تک۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۱۷۷)

و۔ حضرت اسودؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضؓ

کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے سوائے شروع نماز
کے کسی اور جگہ ہاتھ نہیں اُٹھائے۔

حضرت کلیبؓ سے روایت ہے کہ حضرت
علی المرتضےٰؓ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ
اُٹھاتے، پھر ایسا نہ کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۸۱)

ہاتھ باندھنے کا بیان

حضرت قبیصہ بن ہلبؓ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم
ہمارے امام ہوئے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں
ہاتھ سے پکڑتے۔

ابو عیسےٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیثِ ہلبؓ حسن ہے

اسی پر صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کا عمل ہے۔ فرماتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے (لیکن) بعض حضرات کا خیال ہے کہ ناف کے نیچے رکھے اور بعض فرماتے ہیں کہ اوپر رکھے اور سب کے نزدیک دونوں جگہ باندھنے میں گنجائش ہے (یہ امام ترمذیؒ کی رائے ہے)

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۳/۲/۷۲)

و حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولُ اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا میں نبیوں کے گروہ سے ہوں۔ ہمیں تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ افطاری میں جلدی کرنا، سحری دیر سے کھانا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا۔

(سُنن الکبریٰ للبیہقی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۳۷)

و۔ حضرت وائل بن حجرؓ نے بیان کیا کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں گا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ پس میں نے دیکھا کہ آپؐ کھڑے ہوئے، تکبیر کہی، کانوں کی لوؤں کے برابر ہاتھ اُٹھائے۔ پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہتھیلی کی پُشت پر رکھا اور کلائی کو پہنچے سے پکڑا۔

(سنن الکبریٰ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۷۴)

ناف کے نیچے ہتھیلی کو ہتھیلی پر باندھنا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(سنن الکبریٰ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۷۴)

قیام کا بیان

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔ (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے:

"جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا گیا کہ افضل نماز کون سی ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس میں طویل قیام ہو۔"

(مسلم، ترمذی/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۹ /۷۰)

بہت چھوٹی نماز کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ایک شخص سے۔ تم ایسے زمانے میں ہو کہ عالم اس میں بہت ہیں صرف لفظ پڑھنے والے کم ہیں۔ عمل کیا جاتا ہے

قرآن کے حکموں پر اور لفظوں کا ایسا خیال نہیں کیا جاتا۔ پوچھنے والے کم ہیں جواب دینے والے بہت ہیں۔ (یا بھیک مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت) لمبا کرتے ہیں نماز کو اور چھوٹا کرتے ہیں خطبہ کو۔ نیک عمل پہلے کرتے ہیں اور نفس کی خواہش کو مقدّم نہیں کرتے اور قریب ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کم ہوں گے عالم اُس وقت میں، الفاظ پڑھنے والے بہت ہوں گے۔ یاد کیے جائیں گے الفاظ قرآن کے، اور اس کے حکموں پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ پوچھنے والے (اور مانگنے والے) بہت ہوں گے جواب دینے والے (اور دینے والے) بہت کم ہوں گے۔ لمبا کریں گے خطبہ کو اور چھوٹا کریں گے نماز کو۔ اپنی خواہشِ نفس پر چلیں گے اور نیک عمل نہ کریں گے۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۸)

نماز اِطمینان سے ادا کرو

حضرت رفاعہ بن رافع رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے۔ ہم بھی آپؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اِتنے میں ایک آدمی آیا جو بدوی کی مانند تھا۔ اُس نے نماز پڑھی اور ہلکی نماز پڑھی۔ پھر پلٹا اور جناب رسُولؐ اللہ کو سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا وَعَلَیْکَ (اور فرمایا) واپس جا اور نماز پڑھ کیوں کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ لوٹا اور دوبارہ نماز پڑھی۔ پھر حاضر ہوا اور سلام کیا آپؐ نے فرمایا وَعَلَیْکَ لوٹ جا اور نماز پڑھ کیوں کہ تُو نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ اس نے ایسا کیا۔ ہر مرتبہ حضُورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپکو

سلام کرتا اور آپ یہی فرماتے وَعَلَیْکَ لوٹ جا
اور نماز پڑھ کیونکہ تُو نے نماز نہیں پڑھی۔

لوگوں کو یہ بات شاق گزُری کہ جو نماز کو ہلکا اور مختصر (پُورے ارکان کی ادائیگی کے ساتھ) پڑھے اُسکی نماز ہی نہ ہو۔ اس دیہاتی نے اخیر میں عرض کیا مجھ کو بتلایئے اور سکھلایئے۔ میں تو ایک انسان ہوں غلطی بھی کرتا ہوں، صواب بھی۔ جناب رسُولُ اللہؐ نے ارشاد فرمایا ضرور۔ جب تُو نماز کا ارادہ کرے تو وضو کر جیسا کہ تجھ کو حکم دیا گیا ہے۔ پھر اذان دے اور اقامت کہہ۔ اگر تجھے قرآن یاد ہو تو قرآن پڑھ ورنہ خدا کی حمد، اس کی تکبیر اور تہلیل بیان کر۔ پھر رکوع کر اور اطمینان سے کر، پھر سیدھا کھڑا ہو جا۔ پھر سجدہ کر اور پُورے طور سے کر۔ پھر بیٹھ اور

اطمینان سے بیٹھ - پھر کھڑا ہو - جب تُو نے ایسا کر لیا تو تیری نماز کامل ہو گئی - اگر تُو نے اس میں کوئی کمی کی تو تیری نماز میں کمی رہی (رفاعہؓ فرماتے ہیں) صحابہؓ کو یہ بات آسان معلوم ہوئی کہ اگر نماز میں کمی رہ جائے تو پُوری نماز نہ جائے گی بلکہ ادھوری رہے گی -

(سُنن النسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۷۴/۲۷۵)

نماز میں جائز اور ناجائز امور کا بیان

نماز میں کلام کرنے کی ممانعت

حضرت ابو عمر شیبانی رضؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبیٔ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز میں گفتگو کرتے تھے اور ہم میں سے ایک شخص دوسرے سے اپنی حاجتیں بیان کرتا تھا یہانتک کہ یہ آیت اُتری حافظوا علی الصلوٰت ...... الخ (کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) وسطی نماز کی۔ اور اللہ کے لیے چُپ چاپ کھڑے ہو) تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

(بُخاری ر کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صد ۴۸۳)

نماز میں سلام کا جواب دینے کی ممانعت

حضرت عبداللہ رضؓ (بن مسعود) سے روایت ہے

کہ پہلے ہم نماز میں سلام کیا کرتے تھے اور اپنے
کام کاج کی باتیں کر لیتے تھے۔ میں (حبشہ سے)
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا
تھا۔ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ مَیں نے سلام کیا
آپؐ نے جواب نہ دیا۔ مجھے پرانی اور نئی باتوں
کی فکر پیدا ہوئی (کہ مَیں نے کیا قصور کیا جو آپؐ نے
جواب نہ دیا) جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے
فرمایا اللہ اپنے جس حکم کو چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے
اور اب اللہ سبحانہٗ نے یہ حکم ظاہر کیا ہے کہ نماز میں
بات چیت نہ کیا کرو پھر آپؐ نے میرے سلام
کا جواب دیا۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول

صـــ ۴۸۹ / ۴۹۰)

نماز میں سلام کا جواب دینے کا طریقہ

حضرت ابنِ عمرؓ نے حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں ہوتے اور لوگ انہیں سلام کہتے تو وہ کیسے جواب دیتے تھے انہوں نے جواب دیا کہ ہاتھ سے اشارہ فرماتے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۳۹/۱۹۱)

و۔ حضرت ابن سیرینؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہؓ حبشہ سے آتے تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے اور آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے سلام عرض کیا تو حضورؐ نے سر کے اشارہ سے جواب دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ / کتاب العمل بالسنۃ

جلد اول صفحہ ۱۹۱)

نماز میں کوئی واقعہ پیش آنے پر مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں

حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ قباء بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ آپؐ ان کے درمیان صلح کرانے چند صحابہؓ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ چنانچہ جناب رسول اللہؐ کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت آگیا تو بلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ابوبکرؓ! جناب رسول اللہؐ کو تو رک جانا پڑا اور نماز کا وقت آچکا ہے تو کیا آپ لوگوں کی امامت کر سکتے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ہاں، اگر تمہاری خواہش ہے۔ چنانچہ بلالؓ نے تکبیر کہی اور ابوبکرؓ آگے بڑھے اور

تکبیرِ تحریمہ کہی اور جناب رسولؐ اللہ تشریف لائے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ یہاں تک کہ پہلی صف کے پاس پہنچے لوگوں نے تصفیح کرنا شروع کر دیا۔ سہلؓ کہتے ہیں کہ تصفیح سے مُراد تالی بجانا ہے۔ اور ابو بکرؓ نماز میں کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے جب لوگوں نے بہت زیادہ تالی بجانا شروع کیا تو مڑ کر دیکھا تو جناب رسولؐ اللہ کو دیکھا آپؐ نے حکم دیتے ہوئے اشارہ کیا کہ نماز پڑھائیں ابو بکرؓ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور اللہ کی تعریف بیان کی پھر اُلٹے پاؤں پیچھے کی طرف واپس ہو گئے یہاں تک کہ صف میں مل کر کھڑے ہو گئے اور جناب رسولؐ اللہ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے لوگو تمہیں کیا ہو گیا ہے

کہ جب تمہیں نماز میں کوئی بات پیش آتی ہے تو تالی بجانا شروع کر دیتے ہو۔ تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔ جس شخص کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔ پھر ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابوبکرؓ! تمہیں کس چیز نے نماز پڑھانے سے روکا ہے جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کے لیے کسی طرح یہ مناسب نہ تھا کہ جناب رسول اللہ کی موجودگی میں نماز پڑھائے۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۸۸/۲۸۹)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۸۹)

نماز میں وضو ٹوٹ جانے کا بیان

حضرت علی بن طلق رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کی، نماز کے اندر، بغیر آواز کے ہوا خارج ہو تو اسے چاہیئے کہ جا کر وضو کرے اور دوبارہ نماز پڑھے ۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنی ناک پکڑ لے (تا کہ لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے ۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صنہ ۵)

و۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کی ہوا خارج ہو جب کہ وہ نماز کے آخری قعدہ میں ہو اور سلام نہ پھیرا ہو تو اسکی نماز

پوری ہو گئی۔

بعض علماء کے خیال میں اگر نمازی کا مدّتِ تشہّد کے برابر بیٹھنے پر سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو اسکی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

بعض علمائے کے خیال میں اگر نمازی کا تشہّد یا سلام سے پہلے وضو ٹوٹ جائے تو نماز دوبارہ پڑھنی چاہیئے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں اگر تشہّد نہ پڑھے اور سلام پھیر لے تو نماز ہو جاتی ہے کیونکہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے کہ نماز کو حلال کرنے والا سلام ہے اور تشہّد اتنا ضروری نہیں۔ ایک بار آپؐ دو رکعتوں کے بعد بغیر تشہّد پڑھے کھڑے ہو گئے تھے۔ اسحاق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں اگر کسی نے تشہّد پڑھ لیا اور ابھی سلام نہ

پھیرا تھا، اسکی نماز ہوگئی۔ یہ ابنِ مسعودؓ کی حدیث کو حجت سمجھتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد سکھایا تب بھی فرمایا کہ اگر اس سے فارغ ہو گیا تو گویا اپنے فرائض کو ادا کردیا۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلداوّل صہ ۵۰۱/۵۰۰)

نماز میں چھینک آنا

حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اچانک ان لوگوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی۔ میں نے کہا یرحمک اللہ (یہ سُن کر) لوگوں نے مجھے گھورا (کیونکہ میں نماز میں تھا) میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں گم کرے میری طرف کیوں (گھور گھور کر) دیکھتے ہو! لوگوں

نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کیا۔ (تاکہ میں خاموش ہو جاؤں) جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو مجھے غصّہ آیا مگر میں خاموش رہا۔ جب آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھ چکے، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، میں نے آپؐ سے پہلے اور بعد کسی کو ایسا شفیق سِکھانے والا نہیں پایا، اللہ کی قسم! آپؐ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ مارا نہ بُرا کہا بلکہ فرمایا: یہ نماز ہے، اس میں کوئی ایسی بات نہ کرنی چاہیئے جو لوگوں کے ساتھ کی جاتی ہے۔ نماز تو نام ہے تسبیح، تکبیر اور قرآن پڑھنے کا، یا اسی کی مانند کچھ اور فرمایا.....

(طویل حدیث ہے)

(مُسلم، کتاب العلم بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۳/۸۲م)

نماز میں چھینک کی دعاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا

تعریف اللہ کے لیے ہے وہ تعریف جو بہت زیادہ ہے پاک

مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا

ہے برکت ہے اس میں برکت ہے اس پر (تعریف) جیسا کہ

يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى ٥

پسند فرماتا ہے ہمارا رب اور راضی ہوتا ہے۔

حضرت رفاعہؓ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے چھینک آئی اور میں نے کہا الحمد للہ ..... الخ پس آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا۔ نماز میں بات کرنے والا کون تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ آپؐ نے پھر دریافت فرمایا۔ پھر بھی

سب خاموش رہے۔ تیسری بار دریافت فرمایا تب
رفاعہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم!
مَیں ہوں۔ آپؐ نے پوچھا تم نے کیسے کہا تھا؟
رفاعہؓ بولے میں نے کہا الحمدللّٰہ ...... الخ تو آپؐ نے
(یہ سن کر) فرمایا اللہ کی قسم! جس کے قبضے میں میری
جان ہے، تیس سے کچھ اُوپر فرشتوں نے اس دعا
کو عرش پر پہنچانے کے لیے جلدی کی کہ ان میں سے
کون پہلے پہنچ جائے۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک یہ حُکم نفلی نمازوں
کے لیے ہے کیونکہ متعدد تابعین کا خیال ہے کہ
فرض نماز میں چھینک آجانے پر صرف دل میں
حمدِ الٰہی کا تصوّر ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ کی ان
لوگوں نے اجازت نہیں دی۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۹۱/۲)

شیطانی افعال کا بیان

حضرت عدی بن ثابت رضؓ اپنے والد اور وہ اپنے والد سے مرفوعًا بیان کرتے ہیں کہ چھینکنا، اونگھنا اور جمائی لینا، نماز میں حیض کا جاری ہونا، قے آنا اور نکسیر پھوٹنا یہ سب شیطان کی جانب سے ہے

(ترمذی)

اور سنن ابنِ ماجہ کی حدیث میں ہے کہ تھوکنا، ناک کی ریزش، نماز میں حیض کا شروع ہونا اور کھانسی آجانا شیطانی حرکت ہے۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۹۶ـ)

نماز میں جمائی نہ لو

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو وہ امکان بھر اس کو روکے۔ اس لیے کہ جمائی کے وقت شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔

(مسلمؒ / کتاب اہل بالسنۃ جلد اوّل صـ۹۶ـــ)

جمائی شیطان کیطرف سے ہے

حضرت ابو ہریرہؓ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو اس کو سنے، واجب ہے کہ اس کا جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہے) اور جمائی شیطان کی طرف

سے ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اسکو روکے جب کوئی شخص "ھا" کی آواز نکالتا ہے تو اس سے شیطان ہنستا ہے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۴۸۷)

جب جمائی آنے لگے، دل میں خیال کرو کہ حضرت نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی جمائی نہیں آئی تھی، وہیں رک جائے گی، کبھی نہیں آئے گی۔۔۔۔ ماشاء اللہ!

(مؤلف کتاب العمل بالسنۃ المعروف ترتیب شریف)

نماز میں کس جگہ نظر رہے

حضرت انس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اے انسؓ! اپنی نگاہوں کو وہاں رکھ جہاں تو سجدہ کرتا ہے (ساری نماز میں)

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۲)

نماز میں نظر قدموں میں رکھو

امّ المومنین حضرت اُمّ سلمٰیؓ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی حیاتِ طیّبہ میں نماز پڑھنے والے کی نگاہ قدموں سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔ لیکن حضورِ اقدسؐ کے بعد (عہدِ ابو بکرؓ میں) نماز پڑھنے والوں کی نگاہ پیشانی (سجدہ کے مقام) تک جانے لگی۔ اس سے آگے نہیں جاتی تھی۔ مگر حضرت عمرؓ کے وقت میں نماز پڑھتے

وقت لوگوں کی نگاہیں قبلہ کی جانب جاتی تھیں اس سے آگے نہیں بڑھ سکیں اور جب حضرت عثمان رض کا آزمائشوں اور فتنوں سے بھرا ہوا دور آیا تو لوگوں نے (نماز پڑھتے ہوئے) دائیں بائیں دیکھنا بھی شروع کر دیا۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۹۱)

نماز میں آنکھیں بند کرنے کی ممانعت

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنی آنکھیں نہ بند کرے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۹۵)

نماز میں آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھانے کی ممانعت !

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ باز رہیں لوگ نماز میں دُعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھانے سے یا آپؐ نے یہ فرمایا کہ اُچک لی جائیں گی آنکھیں ان کی (جو آسمان کی طرف نگاہ اُٹھاتے ہیں نماز میں)۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۸۵)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے بیٹے ! نماز میں

اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچا، کیونکہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ہلاکت کا سبب ہے اگر دیکھنا بہت ہی ضروری ہو تو نفل نماز میں کوئی مضائقہ نہیں مگر فرض نماز میں ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۹۵ـ)

و۔ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلےّ اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہٗ بندہ کی طرف متوجّہ رہتا ہے جب تک کہ نماز پڑھنے والا اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۹۳ـ)

و۔ حضرت عائشہ صدّیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلےّ اللہ علیہ وسلّم سے نماز

ہیں اِدھر اُدھر دیکھنے کی بابت پوچھا تو آپؐ نے فرمایا یہ ایک قسم کی چوری ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔

(بخاری / کتاب العمل بالصلوٰۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۴۸۵)

نماز میں کمر یا پہلو پر ہاتھ نہ رکھو

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت فرمائی۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اہلِ علم کے ایک گروہ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے (یعنی اختصار کو مکروہ بتلایا ہے) اور اختصار یہ ہے کہ نماز میں اپنا ہاتھ کولہے پر رکھے۔ اور بعض نے کمر پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ بتلایا ہے۔ روایت ہے کہ

شیطان کمر پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔ (بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد ۱ ص ۹/۱۹۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کی راحت کی صورت ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۱۹۸)

مسجد کو جاتے وقت انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کی ممانعت

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے (یعنی اس کے فرائض اور آداب سُنن کو ملحوظ رکھ کر) پھر مسجد کو نکلے تو وہ انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہے۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۹۳)

نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے آدمی کو نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۵)

نماز میں بال باندھنے کی ممانعت

حضرت ابو رافع رضؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے آدمی کو سر کے بال جمع کر کے باندھ لینے کی حالت میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(یعنی بال جمع کر کے نہ باندھے جائیں)

(المصنّف للحافظ عبدالرزاق الصنعانی۔ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۰۳)

نماز میں بالوں کو ہٹانے کی ممانعت

حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کو ہاتھ سے زمین کو بچاتا تھا تو آپؐ نے دعا کی یا اللہ اِس کے بالوں کو ختم فرمادے تو اس کے بال گر گئے۔

(المصنف للحافظ عبدالرزاق الصنعانی / کتاب اھل السنۃ جلد ۱ ص ۵۰۳)

نماز میں کنکریاں ہٹانے کا بیان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کنکریاں ہٹائیں اس نے لغو کام کیا۔

و۔ حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ

صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو ہاتھ سے کنکریوں کو نہ ہٹائے اس لیے کہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۹۷/۴۹۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم سے کنکریوں کو دُور کرنے کے بارے میں پُوچھا تو آپؐ نے فرمایا (ضرورت ہو تو صرف) ایک مرتبہ۔ اور اگر ایک مرتبہ بھی نہ کرو تو تمہارے لیے اُن سَو اُونٹوں سے بہتر ہے جو تمام کے تمام سیاہ ہوں۔ (مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۴۹۷)

سجدہ کرتے ہوئے سجدہ کی جگہ سے مٹی صاف کرنا

حضرت معیقیب رضی جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ

علیہ وسلّم نے اس شخص کی نسبت جو سجدہ کے وقت مٹی کو صاف کیا کرتا تھا، فرمایا اگر ایسا کرنا ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ (کرلیا کرو)

(مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۸)

حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ہمارے ایک غلام کو دیکھا جس کا نام افلحؓ تھا۔ وہ جب سجدہ میں جاتا تو پھونک مارتا (تاکہ مٹی اس کی پیشانی وغیرہ کو نہ لگے) آپؐ نے (یہ دیکھ کر) فرمایا اے افلحؓ! خاک آلودہ کر اپنے مُنہ کو۔

احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ عباد نے نماز میں پھونک مارنے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا اگر کسی نے ایسا کیا تو نماز نہیں ٹوٹی۔ یہی ہمارا (احمد) کا خیال ہے۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۹۸)

نماز میں سجدہ کی جگہ گرمی سے بچنے کا طریقہ

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ ہم گرمی کی شدت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب ہم میں کوئی اس کی قدرت نہ رکھتا کہ زمین پر اپنا چہرہ رکھ سکے تو اپنا کپڑا اس پر پھیلاتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۸۴)

۹۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھتا تھا ظہر کی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ اور ایک مٹھی بھر کنکریاں اُٹھا لیتا۔ ٹھنڈی ہو جاتیں میری مٹھی میں۔ جب سجدہ کرتا تو ان کو پیشانی کے تلے رکھ لیتا۔ ان پر سجدہ کرتا بے حد گرمی گرمی کی وجہ سے۔

(سنن النسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۰۱)

دو خاص واقعات

و۔ حضرت عائشہ صدّیقہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ بند تھا۔ میں آئی دروازہ کھولنے کو کہا۔ آپؐ نے چل کر دروازہ کھولا پھر اپنے مصلّے میں آکر نماز پڑھنے لگے اور انہوں نے بیان کیا کہ دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۹۹ / ۵۰۰)

و۔ حضرت ابو قتادہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کو امامت کرتے ہوئے دیکھا اور آپؐ کی نواسی امامہؓ بنت ابو عاصؓ آپؐ کے کندھے پر تھیں۔ جب آپؐ رکوع کرتے تو ان کو بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو پھر ان کو کاندھے پر بٹھا لیتے۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۸۶)

حالتِ نماز میں اگر کسی کا جانور بھاگ جائے

حضرت ارزق بن قیس رضؓ سے روایت ہے کہ ہم اہواز میں تھے۔ خارجیوں سے جنگ کر رہے تھے ہم لوگ ایک نہر کے کنارے پر تھے کہ ایک مرد کو دیکھا نماز پڑھ رہا تھا اور اس کی سواری کی لگام اس کے ہاتھ میں تھی اور سواری اس سے جھگڑ رہی تھی (یعنی بدکتی تھی) اور یہ اس کے پیچھے جاتا تھا۔ شعبہ نے بیان کیا کہ وہ شخص ابو برزہ اسلمی تھے۔ خارجیوں میں سے ایک شخص کہنے لگا۔ اے اللہ اس بڈھے کا بُرا ہو۔ جب وہ ضعیف شخص نماز سے فارغ ہوئے تو کہا میں نے تمہاری بات سُنی اور میں نے جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ غزوات میں شرکت کی ہے اور میں نے اپنی سہولت پسندی کو دیکھا میں اپنے جانور

کے ساتھ واپس ہوتا تو یہ بہتر تھا اِس سے کہ مَیں اسکو چھوڑ دیتا اور وہ اپنے اصطبل کو لوٹ جاتا اور میرے لیے واپسی دشوار ہوتی۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۸۷ / ۴۸۸)

نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز میں دو موذیوں کے مارنے کا حکم دیا۔ (یعنی) سانپ اور بچھو کے مارنے کا۔ (ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۹۹)

نماز میں مسکرانے کی اجازت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، نماز میں مسکرانا نہیں توڑتا۔ لیکن

قہقہہ اُسے توڑ دیتا ہے....

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صٓ ۵۰۳)

نماز میں رونے کا بیان

حضرت مطرفؓ اپنے والد (عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، اور آپؐ کے اندر سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسی کہ دیگ کے جوش کرنے کی آواز آتی ہے یعنی رو رہے تھے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صٓ ۴۹۲/۴۹۷)

جماعت اور اسکی فضیلت کا بیان

نماز باجماعت کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلّم نے کہ آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا اس کے اپنے گھر میں اور بازار میں (تنہا) نماز پڑھنے سے پچیس درجے (بروایتِ ابنِ عمرؓ ستائیس درجے ثواب میں) زیادہ ہے کہ جب وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر مسجد کی طرف چلے، محض نماز کی خاطر، تو اس کے ہر قدم کے سبب سے اس کا ایک درجہ بلند کیا جائیگا اور ایک گناہ معاف ہو گا پھر جب وہ نماز پڑھے گا تو برابر فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہیں گے جبتک وہ اپنے مصلّے پر رہے گا کہ یا اللّٰہ! اِس پر رحمت نازل فرما، یا اللّٰہ! اِس پر

مہربانی فرما۔ اور تم میں سے ہر ایک نماز میں ہے جب تک کہ نماز کا انتظار کرتا ہے۔

بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۰۴

و۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کے آخری خطبے میں سُنا فرماتے تھے جو شخص اِن پانچوں فرض نمازوں کی باجماعت حفاظت کرے، وہ سب سے پہلے پُل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا اور اس کو اللہ تعالٰے تابعداروں کی پہلی جماعت میں اکٹھا کرے گا اور اس کے لیے دن و رات کا ثواب ہزار شہید جیسا ہوگا جو اس کے راستے میں قتل کیے گئے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۰۵)

عِشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت،

حضرت عثمان بن عفان رضؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز رات کے قیام کے برابر ہے اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ رات کے قیام کے برابر ہے۔

(المعجم الصغیر للطبرانی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صہ ۵۰۶)

حضرت ابی بن کعب رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز پڑھائی جب آپ صؐ نے سلام پھیرا تو پوچھا کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا نہیں۔ پھر پوچھا کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا

نہیں۔ فرمایا یہ دو نمازیں (یعنی عشاء اور فجر) منافقوں پر تمام نمازوں سے بھاری ہیں اگر ان لوگوں کو ان دونوں نمازوں کا اجر معلوم ہو جائے تو وہ دوڑ کر اور گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور نماز کی پہلی صف فرشتوں کی پہلی صف کی مانند ہے اگر تمہیں پہلی صف کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم جلد پہنچنے کی کوشش کرو اور کسی شخص کی دوسرے کے ساتھ نماز تنہا پڑھنے سے بہتر ہے اور زیادہ افراد کے ساتھ نماز ایک فرد کے ساتھ پڑھنے سے بہتر ہے اور جس قدر آدمی زیادہ ہوں اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

(سنن نسائی / کتاب العل جلد اوّل ص ۵۱۰/۱۱)

نمازِ باجماعت کی تاکید

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے

کہ نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا مگر وہ شخص جو منافق ہوتا تھا اور اس کا نفاق ظاہر ہوتا یا بیمار اور وہ بیمار بھی مسجد میں آجاتا تھا جو آدمیوں کے سہارے چل کر آسکتا۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ہدایت کے طریقے سکھائے اور ان طریقوں میں سے ایک نماز ہے جو اس مسجد میں جماعت سے ادا کی جائے، جس میں اذان دی جاتی ہو۔

(اور ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں)

اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جیسا کہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والا پڑھتا ہے تو (اس طرح) تم اپنے نبیٔ اکرمؐ کے طریقے کو چھوڑ دو گے اور اگر تم نے حضورِ اقدسؐ کی سنّت کو ترک کر دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے اور تم میں سے جو شخص پاکی حاصل کرے یعنی اچھی طرح

طہارت کرے۔ پھر کسی مسجد میں (نماز کے لیے) جانے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر جو وہ رکھتا ہے، ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک بدی مٹاتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جماعت سے غیر حاضر نہیں ہوتا تھا مگر وہی جو کھلم کھلا منافق ہوتا اور اس زمانے میں بھی ایسے آدمی تھے جن کو (بوجہ کمزوری یا بیماری) دو آدمی پکڑ کر مسجد میں لاتے تھے اور انہیں صف میں کھڑا کیا جاتا تھا۔

(مسلم رح / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صے ۵۰۷ / ۵۰۸)

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں نے قصد کیا کہ حکم دوں لکڑیاں توڑ کر جلانے کا پھر حکم

کروں میں نماز کا اور اذان ہو۔ پھر حکم کروں ایک شخص کو امامت کا اور وہ امامت کرے۔ پھر جاؤں میں پیچھے سے ان لوگوں کے پاس جو جماعت میں نہیں آئے اور جلا دوں ان کے گھروں کو۔ قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو یہ خبر ملے کہ مسجد میں چکنی اور فربہ ہڈی یا بکری یا گائے کے دو کھُر مِل جائیں گے تو وہ عشاء کی نماز میں ضرور آجائیں۔

اور مسند احمد میں ہے کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز کو قائم کرتا اور اپنے خادموں کو حکم دیتا کہ وہ جماعت میں نہ آنے والوں کے گھروں کو آگ لگا دیں۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۰۶/۵۰۷)

حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا

یارسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم مدینے میں کیڑے اور درندے بہت ہیں تو مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیجئے آپؐ نے فرمایا تُو حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کی آواز سنتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں سنتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا پھر حاضر ہو اور اُنہیں جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں دی۔

(سنن ابی داؤد/کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ۵۰۸)

حضرت ابنِ شہابؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے صُبح کی نماز میں حضرت سلیمانؓ بن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ حضرت عمرؓ بازار میں گئے۔ حضرت سلیمانؓ کا گھر بازار اور مسجد کے بیچ میں تھا۔ سو ان کو حضرت سلیمانؓ کی والدہ شفاء ملیں تو آپؓ نے پوچھا میں نے سلیمانؓ کو صبح کی نماز میں نہیں دیکھا! وہ بولیں

کہ وہ رات کو نماز پڑھتے رہے اس لیے ان کی آنکھیں لگ گیئں حضرت عمرؓ نے فرمایا البتہ مجھے صُبح کی نماز (با جماعت) میں حاضر ہونا رات کی (نفل) عبادت سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔

(موطا امام مالک / کتاب العلل بالسنۃ جلد اول صـ۵۰۸)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس نے اذان کو سُنا اور اس کا جواب نہیں دیا اور مسجد میں جماعت میں حاضر نہیں ہوا تو اس کی نماز نہیں ہے یعنی کامل نماز۔ مگر کسی عُذر سے ایسا کیا تو مضائقہ نہیں۔

(سُنن الدار قطنی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۲۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص سُنے

اذان مؤذّن کی، پس اس کو نہ روکے مؤذّن کے اِتباع سے کوئی عُذر۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے پوچھا عُذر کیا؟ فرمایا خوف یا بیماری۔ نہیں قبول کی جاتی وہ نماز جو بغیر جماعت کے پڑھے یعنی مسجد میں۔

(سنن ابی داؤد/ کتاب العلل بالسنتہ جلد اول ص۵۰۸)

اذان سن کر مسجد سے باہر نہ جائے

حضرت ابو شعثاءؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضرت ابوہریرہؓ کی خدمت میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں مؤذّن نے اذان دی۔ ایک شخص اذان ختم ہونے کے بعد اُٹھ کر چلا۔ حضرت ابوہریرہؓ اس کو دیکھنے لگے، جب وہ مسجد سے باہر چلا تو فرمانے لگے اس شخص نے ابوالقاسم (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم)

کے حکم کے خلاف کیا (کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ بعد اذان بغیر نماز پڑھے ہوئے باہر نہ جانا چاہیئے اور سُنن ابنِ ماجہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ ایسا شخص اگر بلا ضرورت باہر گیا اور واپس آنے کا ارادہ بھی نہیں رکھتا تو وہ منافق ہے) (مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۵۲۱)

دو اور زائد افراد جماعت سے نماز پڑھیں

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے تھے جو تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں پھر جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو شیطان اُن پر مسلّط ہو جاتا ہے۔ لازم سمجھ جماعت کو کیونکہ بھیڑیا اُسی بکری کو کھاتا ہے

جو ریوڑ سے دور ہو۔ (سنن ابنِ ماجہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے یہ ارشادِ نبویؐ بیان ہوا ہے کہ دو اور دو سے زیادہ میں جماعت ہے)

(سنن ابی داؤد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صد ۵۰۹)

جماعت سے چالیس دن نماز پڑھنے کا ثواب

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جس شخص نے چالیس دن اللہ سبحانہ، کے لیے جماعت سے نماز پڑھی اس طرح کہ اُس کی تکبیرِ اُولیٰ فوت نہیں ہوئی، اس کے لیے دو نجاتیں لکھی گئی ہیں۔ ایک دوزخ سے نجات، اور ایک نفاق سے۔

(ترمذی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صد ۵۰۹ / ۵۱۰)

نمازِ با جماعت کی نیت سے نکلنے والا اگر جماعت نہ پاسکے!

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد کو چلے، جب وہاں پہنچے تو معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی ہے، اللہ جل جلالہٗ اس کو اتنا ثواب دے گا جتنا اُسے جو جماعت سے پڑھ چکا ہو۔ اور جو جماعت سے نماز پڑھ چکے ہیں، ان کے ثواب سے کچھ کم نہیں ہوگا۔

(سُنن ابی داؤد/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۱)

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور نماز نہیں

حضرت ابوہریرہؓ، حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم سے

روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو پھر سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز (پڑھنا جائز) نہیں۔

(مسلم" / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صہ ۵۱۵)

جس جگہ فرض پڑھے، نفل وہاں سے ہٹ کر پڑھے،

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تمُ میں سے کوئی اِس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں طرف یا بائیں طرف چلا جائے نفل نماز پڑھنے کے لیے ؟ (یعنی جہاں فرض پڑھے ہیں، نفل وہاں سے ہٹ کر پڑھے)

(سنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صہ ۵۲۳)

جماعت سے نماز پڑھنے کی ترغیب

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کو دیکھا کہ تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو فرمایا کیا کوئی شخص نہیں ہے جو اس کو خیرات دے یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھے ۔

احمدؒ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ پس ایک شخص اُٹھا، اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے فرمایا (اب) یہ جماعت ہیں۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۲۵)

نماز کے لیے باوقار اور سکون سے آنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تکبیر ہو تو نہ دوڑتے

ہوئے آؤ تم بلکہ آؤ اطمینان اور سہولت سے تو جتنی نماز تم کو ملے پڑھ لو اور جو نہ ملے اس کو پورا کر لو۔ کیونکہ جب کوئی تم میں سے قصد کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۲۳)

سخت سردی اور بارش میں گھر میں نماز پڑھنے کا حکم

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک نہایت سرد رات میں نماز کی اذان دی ہوا بھی سرد چل رہی تھی۔ پھر اذان دینے کے بعد لوگوں سے کہا خبر دار، اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جبکہ سخت سردی اور بارش ہوتی تھی، مؤذن کو یہ حکم دے دیتے

تھے کہ وہ اذان میں یہ بھی کہہ دے کہ آگاہ رہو اپنے اپنے گھروں میں پڑھ لو۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۱۳)

کھانا سامنے آجائے تو کھا کر نماز پڑھو

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا کھانا (سامنے) رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت بھی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالے۔ اور جلدی نہ کرے جب تک کہ اس سے فارغ نہ ہو۔

حضرت ابن عمرؓ کی یہ عادت تھی کہ جب ان کے سامنے کھانا رکھ دیا جاتا اور جماعت بھی کھڑی ہو جاتی تو جب تک کھانے سے فارغ نہ ہو لیتے

نماز میں نہ آتے حالانکہ وہ یقیناً امام کی قرأت سنتے تھے۔

(بخاریؒ و مسلمؒ، کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صہ ۵۱۲/۵۱۴)

پہلے رفعِ حاجت کرے، پھر نماز پڑھے

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تین باتیں کسی آدمی کو کرنا درست نہیں۔

اوّل : جب امام ہو تو خاص اپنے واسطے دُعا کرنا، دوسروں کے لیے نہ کرنا۔ اگر ایسا کرے گا تو ان کی خیانت کی۔

دوم : کسی کے گھر میں اسکی اجازت کے بغیر جھانکنا اگر ایسا کیا تو گویا وہ اس کے گھر میں بغیر اجازت کے گھس گیا۔

سوم : پاخانہ یا پیشاب روکے ہوتے نماز پڑھنا جب تک ان سے فارغ ہو کر ہلکا نہ ہو جائے۔

(سنن ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث میں تیسری بات گھر میں بغیر اجازت جھانکنے کی بجائے یہ مذکور ہے کہ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لائے اسے جائز نہیں کہ وہ کسی قوم کی امامت کرے اُن کے اِذن یعنی رضا مندی کے بغیر۔)

(ترمذی/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۲)

نماز میں تاخیر کی ممانعت

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کھانے یا اور کسی کام کے سبب نماز میں تاخیر نہ کرو۔

(مشکوٰۃ المصابیح/ کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۲)

عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت

حضرت بلالؓ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب عورتیں تم سے اجازت مانگیں تو انہیں مساجد میں جانے سے نہ روکو تاکہ وہ بھی مساجد سے اپنا حصّہ (خیر و برکت) حاصل کرلیں۔ بلالؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی، ہم ان کو روکیں گے (مسلم کی روایت میں ہے کہ اِس پر انہوں نے بلالؓ کو ایسا بُرا بھلا کہا جیسا کبھی ان سے نہ سُنا گیا تھا) ابن عمرؓ بولے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے اس کی اجازت دی ہے اور تم کہتے ہو کہ ہم انہیں کیوں نہ روکیں (مسند احمد میں مجاہدؒ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے اِس پر مرنے دم تک اپنے بیٹے بلالؓ سے کبھی بات نہ

کی ابن عمرؓ ہی سے سنن ابو داؤد کی ایک روایت میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مذکور ہے کہ اپنی عورتوں کو مسجد میں جانے سے نہ روکو۔ البتہ انکے لیے (نماز کی خاطر) ان کے گھر (بہرحال) بہتر ہیں اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ عورتوں کے لیے نماز گھر کے اندر بہتر ہے صحن سے اور کوٹھڑی میں بہتر ہے کھلے مکان سے۔)

(مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۱۶ / ۵۱۵)

عورتیں مَردوں سے پہلے سر نہ اُٹھائیں

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے جب کہ وہ اپنے تہ بند چھوٹا ہونے کی وجہ سے

گردنوں پہ باندھے ہوئے ہوتے تھے تو عورتوں کو فرمایا گیا کہ تم اپنے سر نہ اٹھاؤ جبکہ مرد پوری طرح نہ بیٹھ جائیں۔

(بخاری ؒ/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۱)

عورت خوشبو لگا کر مسجد میں یا گھر سے باہر نہ نکلے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہیں ایک عورت ملی جس نے خوشبو لگائی اور اس کے بدن سے خوشبو آرہی تھی اور اس کے کپڑے ہوا سے اُڑ رہے تھے۔ انہوں نے کہا اے جبّار (یعنی اللہ عزوجل کا قہر بہت سخت ہے) کی لونڈی! تو مسجد سے آئی ہے؟ تو بولی ہاں۔ انہوں نے کہا تو نے خوشبو لگائی؟ بولی ہاں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے جو میرے محبوب تھے، آپؐ فرماتے تھے جو عورت خوشبو لگاکر مسجد میں آئے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک اپنے گھر کو نہ لوٹے اور وہاں جاکر (خوشبو دُور کرنے کے لیے) غسل نہ کرے، ایسا غسل کرنا جیساکہ ناپاکی کے لیے کیا جاتا ہے۔

(مسند احمدؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۱۸)

حضرت ابو موسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (جب کہ وہ شہوت سے غیر عورت کی طرف دیکھے) اور جو عورت خوشبو لگائے اور مردوں کی مجلس سے گزرے وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۱۹/۵۲۰)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں مزینہ (قبلیہ) کی ایک عورت سنگھار کیے ہوئے مسجد میں بڑے انداز سے داخل ہوئی۔ آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں ناز کے ساتھ آنے سے روکو۔ کیوں کہ بنی اسرائیل پر اللہ کی لعنت اُس وقت آئی تھی جب ان کی عورتوں نے مسجدوں میں جانا شروع کیا تھا بن سنور کر۔ (سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد ۱ ص ۵۱۹)

عورتوں کو مسجد میں (جماعت کے لیے) نہ جانا چاہیئے

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ اگر جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس حالت کو معلوم کرتے جو عورتوں نے نکالی ہے تو بے شک انہیں مسجد جانے سے منع کر دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ (بخاری رحؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۱۸/۵۱۹)

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

دو آدمیوں کی جماعت میں مقتدی دائیں طرف ہو!

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آپؐ کے بائیں طرف آکھڑا ہوا۔ آپؐ نے میرے پیچھے سے میرا سر پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد ص۵۲۶)

جماعت میں عورت سب سے پیچھے رہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھی

حضرت انسؓ، اُن کی والدہ (اُمِّ سلیمؓ) یا خالہ کے ساتھ۔
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب
کھڑا کیا اور عورت کو ہمارے پیچھے۔

صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۲۷

تین آدمیوں کی جماعت کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جنابِ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نماز کے ارادے سے
کھڑے ہوئے۔ میں آیا اور آپؐ کے بائیں جانب
کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو گھما
کر دائیں جانب لے گئے۔ پھر جبار بن صخرؓ آ گئے
اور وہ آپؐ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے
پس آپؐ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے اور

پیچھے کر دیا یہاں تک کہ ہم آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے ۔ مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۵۲۸

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھ جائے (یعنی امام بن جائے)

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۵۲۹)

عورتیں مِل کر کیسے نماز پڑھیں

حضرت ریطہ حنفیہ رحؒ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرض نماز میں ہماری امامت کرائی اور صف کے اندر ہمارے درمیان کھڑی ہو گئیں (سنن دار قطنی) حضرت ام حسن رضؓ نے

اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے عورتوں کی صف میں کھڑے ہو کر جماعت کرائی۔

(مصنف ابنِ ابی شیبہ / کتاب العلل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۵۳)

امام حجرے میں ہے اور مقتدی حجرے کے باہر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھی اور لوگ حجرہ کے باہر آپؐ کی اقتداء کر رہے تھے۔ سنن ابی داؤد / کتاب العلل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۵۳

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا

حضرت سہل بن سعدؓ نے منبرِ نبویؐ کے بارے میں

لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ وہ غابہ کے جھاؤ کا تھا اور فلاں عورت کے فلاں غلام نے بنایا تھا۔ آپؐ اس پر کھڑے ہوئے۔ قبلہ رُو ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے قرأت کی اور رکوع کیا۔ لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ آپؐ سر اُٹھا کر پیچھے ہٹے۔ یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ قرأت کی، رکوع کیا، سر اٹھایا، پھر پیچھے ہٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا پس یہ تھا آپؐ کا طریقہ (دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا مَیں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز سیکھ لو) یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر امام لوگوں سے اوپر ہو۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۱۳۵)

و۔ حضرتِ عمار بن یاسرؓ نے مدائن میں چبوترے پر چڑھ کر امامت کی اور لوگ نیچے تھے۔ حضرت حذیفہؓ نے بڑھ کر انکے دونوں ہاتھ پکڑے وہ پیچھے ہٹنے لگے یہاں تک کہ حضرت حذیفہؓ نے انہیں چبوترے سے اُتار دیا اور نماز سے فارغ ہو کر پُوچھا۔ کیا تُم نے جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ جب کوئی کسی گروہ کی امامت کرے تو ان سے بلند مقام پر کھڑا نہ ہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا۔ حضرت عمارؓ نے کہا جب تم نے میرے ہاتھ پکڑے تو مَیں اِسی لیے پیچھے گیا۔ (سنن ابو داؤد، کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل ص۲۱۳/۵)

وہ اُمور جن سے اِقتدا، جائز نہیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی

جو امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو جب اُن دونوں کے درمیان دریا یا سڑک یا دیوار ہو تو اقتداء نہ کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ تیمّم کرنے والا طہارت کرنے والوں کا امام نہ بنے اور نہ مقیّد (بیڑیوں میں جکڑا ہوا) آزاد لوگوں کا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۵۹)

امامت کا بیان

امامت کا مستحق کون ہے

حضرت ابو مسعود انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ قوم کی امامت وہ کرے جو اُن میں قرآن سب سے اچھا پڑھتا ہو۔ سبھی اچھا پڑھتے ہوں تو احکامِ دین زیادہ جاننے

والا امامت کرے۔ سبھی ایسے ہوں تو وہ امامت
کرے جس نے ہجرت پہلے کی ہو۔ ہجرت میں برابر ہونے
پر وہ امامت کرے جو اسلام پہلے لایا ہو اور بغیر اجازت
کوئی شخص کسی کے دارالحکومت میں (ایک روایت
کے مطابق گھر میں) امامت نہ کرے، نہ ہی کسی
کے گھر میں بِلا اجازت مُسند پر بیٹھے۔ الشیخ رح نے
اسلام کی بجائے عمر کا ذکر کیا یعنی جو عمر میں بڑا ہو وہ ہی
امامت کرے (جبکہ مجمع الزوائد میں حضرت ابوہریرہ رض
سے مروی حدیث میں ہے کہ زیادہ قرآن جاننے والا
امامت کرے خواہ وہ عمر میں چھوٹا ہو۔ اور امام امیر ہے
یعنی اس کی اِتباع کرو)

صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ ۵۳۲

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب

رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کا امام بنے اور اس سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا موجود ہو تو وہ امام ہمیشہ قیامت تک ذِلّت میں رہے گا۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اول ۲۵۵)

امام کی ذِمّہ داری

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی گروہ کی امامت کرے تو اسے چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے اور جان لے کہ وہ ایک ایسا ذمّہ دار ہے جس سے اسکی ذِمّہ داری کی بابت باز پُرس کی جائے گی۔ اگر وہ بہتر ثابت ہوا تو اس کے مقتدیوں کا ثواب بھی اس کے ثواب میں شامل ہوگا۔ جبکہ مقتدیوں

کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اور اگر امام میں کوئی نقص ثابت ہوا تو اس کا وبال صرف امام پر ہوگا۔ (طبرانی)

(اور عُقبہ بن نافعؓ سے سنن ابو داؤد میں مروی حدیث میں ہے کہ اگر امام نماز میں تاخیر کرے تو اس کا گناہ امام پر ہوگا نہ کہ مقتدیوں پر)

(الترغیب والترہیب / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص۲۳۵)

اندھے کو امام بنانا جائز ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے خلیفہ (جانشین) مقرر کیا عبداللہ بن مکتومؓ کو (مدینے میں جب آپؐ جنگِ تبوک میں جانے لگے) وہ لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے

حالانکہ وہ اندھے تھے۔

(سُنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۵۳۸/۹)

کسی قوم کی ملاقات کو جانے والا امامت نہ کرے

حضرت ابو عطیہؓ کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن حویرثؓ ہماری مسجد میں آتے اور احادیث سنایا کرتے۔ ایک دن نماز کا وقت آگیا۔ ہم نے عرض کیا کہ امامت کرائیں۔ بولے تمہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے میں تمہیں حدیث سناتا ہوں کہ میں نے امامت کیوں نہیں کی۔ میں نے آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سُنا ہے کہ جب کوئی شخص کسی گروہ سے مِلنے جائے تو خود امامت نہ کرے بلکہ انہی میں سے کسی کو امامت کرنے دے۔

بقول ترمذیؒ اکثر صحابہؓ کا اسی پر عمل ہے کہ زائر کی نسبت صاحبِ خانہ کا امامت کرانا زیادہ موزوں ہے ہاں اجازت سے زائر کے امامت کرانے میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ امام اسحاقؒ اجازت کے باوجود زائر کے امامت کرانے کے حق میں نہیں۔

(جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۴)

جس امام سے اس کے مقتدی خوش ہوں

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تین شخص قیامت کے دن کستوری کے ٹیلے پر ہوں گے۔ وہ آدمی جو کسی قوم کی امامت کرے اور لوگ اس پر راضی ہوں اور وہ شخص جو دن رات پانچ نمازوں کے لیے اذان دے

اور وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے غلاموں کا حق ادا کرے۔

(مسند احمد، کتاب العلم بالسنۃ جلد اول ص ۲۴۵)

ایسا امام جسے لوگ پسند نہ کرتے ہوں

و۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تین اشخاص کی کی نماز ان کے کانوں سے بلند نہیں ہوتی (قبول نہیں کی جاتی) ایک وہ غلام جو مالک کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس نہ آجائے۔ دوسرے وہ عورت جس نے رات اس حال میں گزاری ہو کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو۔ تیسرے وہ امام جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں (اور ناخوش ہوں) البتہ سنن ابنِ ماجہ میں حضرت

ابنِ عباسؓ کی روایت میں غلام کی بجائے یہ ہے کہ وہ دو بھائی جو آپس میں ناراض ہوں (انکی نماز قبول نہیں کی جاتی) (ترمذی/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۱۲/۵۴۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں کرتا ایک وہ جو امامت کرے اور لوگ اسکو پسند نہ کرتے ہوں۔ دوسرے وہ شخص جو نماز کے لیے آئے، وقت قضا ہونے کے بعد۔ تیسرے وہ شخص جو لونڈی بنالے آزاد عورت کو یا غلام بنالے آزاد مرد کو۔

(سنن ابو داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۱۲/۵)

امامتؒ سے گریز قیامت کی نشانی ہے

حضرت سلامہ بنت حُر رضی اللہ عنہا (خرشہ بن حُر کی بہن)

روایت کرتی ہیں کہ مَیں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ امامت سے گریز کریں گے اور انہیں کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ملے گا۔ (سنن ابو داؤد کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صلا ۵)

ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ تُم پر جہاد واجب ہے ہر امیر (حاکم) کے ساتھ خواہ نیک ہو یا بد۔ اور نماز واجب ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ اس سے گناہ کبیرہ سرزد ہوا ہو اور نماز (جنازہ) واجب ہے ہر مسلمان پر خواہ وہ نیک ہو یا بد

اور اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔

(سُنن ابو داؤد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۴۲)

نماز کو بھاری نہ بناؤ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے کبھی کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح ہلکی اور کامل ہو۔ اور آپ کی عادت تھی کہ جب نماز میں ہوتے اور کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے اور اس اندیشے سے کہ کہیں (نماز میں موجود) اس کی ماں پریشان نہ ہو، نماز کو ہلکا کر دیتے۔

(بخاری / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۲۶)

جماعت میں ہلکی نماز پڑھاؤ
اکیلے میں جتنی چاہے طویل کرو

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب کسی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرنا چاہیئے کیونکہ مقتدیوں میں کمزور بیمار اور بوڑھے سبھی ہوتے ہیں اور جب تم میں کوئی اپنی (تنہا) نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طویل کرے۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۷۶)

و۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے آکر کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! میری صُبح کی نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے کیونکہ فلاں شخص نماز کو طول دیتا ہے پس آپؐ غضبناک ہوئے کہ میں

نے آپکو اُس دن سے زیادہ غُصّہ آتے ہوئے کسی پند و نصیحت کے وقت نہیں دیکھا۔ ازاں بعد فرمایا لوگو! تم میں سے کچھ لوگ (لوگوں کو) عبادت سے متنفر کرتے ہیں تو جو شخص لوگوں کا امام بنے اسکو تخفیف کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحبِ حاجت سبھی ہوتے ہیں۔

(بخاری و مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۷۵)

امام کی اقتداء اور مسبُوق کے احکام کا بیان

امام کی اِقتدا کرو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم (ایک مرتبہ) گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر گئے تو آپؐ

کے جسم مُبارک کا داہنا پہلو کچھ زخمی ہو گیا اس وجہ سے آپؐ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھی۔ جب آپؐ فارغ ہوئے تو فرمایا امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے ۔اگر وہ کھڑا ہو کر پڑھے، تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سر اُٹھائے تم بھی سر اُٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہٗ کہے تم ربنا و لک الحمد کہو جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بیٹھ کر پڑھو۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ حمیدی نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کا یہ قول" کہ جب امام بیٹھ کر پڑھے تم بھی بیٹھ کر پڑھو" آپ صلے اللہ علیہ وسلّم کی پہلی بیماری میں تھا۔ اس کے بعد آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نے مرضِ موت کے موقع پر بیٹھ کر نماز پڑھی مگر لوگ آپؐ کے

پیچھے کھڑے تھے ۔ اور آپؐ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں فرمایا اور یہ امر طے شدہ ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے ۔

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی لمبی حدیث میں ہے کہ وصال سے قبل آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے حکم سے حضرت ابو بکرؓ نماز (ظہر) پڑھا رہے تھے کہ آپؐ سہارا لے کر مسجد میں آئے ۔ آہٹ محسوس کر کے وہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپؐ نے اشارہ سے منع فرما دیا اور حضرت ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے جبکہ حضرت ابوبکرؓ اور دیگر نمازی کھڑے تھے ۔ حضرت ابوبکرؓ آپؐ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی ۔

(بُخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صد ۵۵۲)

امام سے پہلے کوئی رُکن ادا نہ کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی جب آپؐ نماز سے فارغ ہو چکے تو ہماری طرف منہ کرکے فرمایا لوگو! میں تمہارا امام ہوں پس تم رکوع میں اور سجدہ میں، کھڑے ہونے میں اور پھرنے میں (فارغ ہونے میں) مجھ سے سبقت نہ کرو (کوئی کام مجھ سے پہلے نہ کرو) میں جس طرح آگے دیکھتا ہوں، اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلّم) کی جان ہے اگر تم وہی دیکھو جو میں دیکھتا ہوں تو تھوڑا ہنسو زیادہ روؤ۔ صحابہ نے پوچھا آپؐ نے کیا دیکھا تو فرمایا میں نے دوزخ اور جنّت کو دیکھا۔

ابراء بن عازبؓ سے بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ

رکوع کے بعد ہم میں سے کوئی شخص پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپؐ سجدہ میں نہ چلے جاتے، ہم آپؐ کے بعد سجدہ میں جاتے)

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۵۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص، جو سجدہ سے امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ جل جلالہٗ اس کا سر گدھے کا سر کر دے یا اسکی صورت گدھے کی صورت بنا دے

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۵۲)

امام سجدہ میں ہو تو سجدہ میں شامل ہو جاؤ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب

رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کو آئے اور امام ایک حال پر ہو تو جو امام کرے، وہی اسکو کرنا چاہیئے۔

اہلِ علم اس پر عمل کرتے ہیں کہ جب تم امام کی حالتِ سجدہ میں داخلِ مسجد ہو تو سجدہ کرو مگر وہ رکعت شمار نہ کی جائے گی کیونکہ رکوع فوت ہو چکا ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ نے امام کے ساتھ سجدہ کرنے کو پسند کیا ہے فرماتے ہیں ہو سکتا ہے کہ آدمی کے اِس سجدے سے سر اُٹھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲/۵۵۳)

جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن

جبل رضؓ عشا کی نماز آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے پھر اپنے لوگوں میں آکر وہی نماز پڑھاتے (یہ نماز ان کے لیے نفل ہوتی، ترمذی کی روایت میں نمازِ مغرب کا ذکر ہے)

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۶)

حضرت یزید بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں شامل ہوا اور آپؐ کے ہمراہ نمازِ فجر مسجد خیف میں پڑھی جب نماز کے بعد آپؐ واپس ہوئے تو لوگوں کے آخر میں دو آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے آپؐ کے ہمراہ نماز نہ پڑھی تھی۔ فرمایا انہیں بلا لاؤ۔ انہیں بلایا گیا تو خوف سے انکے مونڈھے کانپ رہے تھے۔ آپؐ نے پوچھا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ بولے

یارسولؐ اللہ! ہم اپنی قیامگاہ میں نماز پڑھ چکے تھے۔ فرمایا۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ جب تم گھر میں نماز پڑھ لو اور اس مسجد میں آؤ جہاں نماز ہو رہی ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو، یہ تمہارے لیے نفل ہو گی۔

امام سُفیان ثوریؒ۔ شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ سبھی یہی کہتے ہیں کہ اکیلے نماز پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے تو نماز دوبارہ پڑھ لو۔ مغرب ہو تب بھی شامل ہو جاؤ۔ تنہا پڑھی گئی نماز فرض شمار ہو گی۔ (مصنف ابن ابوشیبہ میں ہے ابو مجلزؓ کہتے ہیں تمام نمازیں دہرائی جا سکتی ہیں ماسوائے مغرب کے کیونکہ اسکی رکعتیں طاق ہیں۔ انہیں جفت نہ بناؤ۔ موطا میں ابن عمرؓ کا قول ہے جو مغرب یا فجر تنہا پڑھ لے، پھر جماعت پائے تو انہیں دوبارہ نہ پڑھے اور بخاری و مسلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ

سے مروی حدیث میں ہے کہ نمازِ فجر کے بعد کوئی نماز جائز نہیں یہاںتک کہ آفتاب بلند ہو اور نہ عصر کے بعد یہاںتک کہ آفتاب غروب ہو جائے۔

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صہ ۵۶۱)

۹۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہٗ جب شام سے لوٹ کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا میرے خلیل جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا۔ اوّل یہ کہ سُن اور اطاعت کر اگرچہ حاکم کٹے اعضاء والا غلام ہی کیوں نہ ہو۔ دوم جب تو شوربا بنائے تو اس میں پانی زیادہ ڈال پھر اپنے ہمسایوں کی طرف دیکھ اور انہیں دستور کے موافق کچھ دے سوم یہ کہ نماز وقت پر پڑھ۔ اگر تو نے ایسے امام کو دیکھا جو نماز پڑھ چکا تو (چونکہ تُو وقت پر نماز پڑھ

چکا ہے اس لیے) تُو نے اسکی حفاظت کی بصورت دیگر (امام کے ساتھ پڑھ لے) یہ نفل ہو جائے گی۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲/۵۶۱)

اللہ تعالیٰ دوبارہ پڑھ لینے کو ضائع نہیں کرتا

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پُوچھا کہ مَیں گھر میں نماز پڑھ لیتا ہوں پھر مسجد میں نماز با جماعت پاتا ہوں تو کیا اُن کے ساتھ پھر پڑھ لوں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا ایسی صورت میں کس کو اپنی (فرض) نماز قرار دوں؟ ابنِ عمرؓ نے کہا یہ تیرا کام نہیں۔ یہ اللہ کے سپرد ہے، وہ جس کو چاہے فرض نماز قرار دے۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۶۳)

صفوں کو برابر کرنے کا بیان

صفوں کو سیدھا کرنے کی تاکید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کرو اپنی صفوں کو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے

(صحیح مسلم / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صـ ۵۶۸)

و حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ ہم نماز میں کھڑے ہوتے تو آپ ہماری صفوں کو برابر کرتے۔ جب صفیں برابر ہو جاتیں تو تکبیر کہی جاتی۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں ہم زمانۂ نبوی میں تکبیر سے پہلے دیر تک صفوں میں کھڑے رہتے۔

(سنن ابو داؤد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صـ ۵۷۱ ،

صـ ۲ / ۵۷۳)

صف بندی کا طریقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو درست کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا اپنے پاس والے کے کندھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۶۷)

و۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفوں میں خوب مِل کر کھڑے ہو اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو اور گردنوں کو بھی برابر رکھو۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری

جان ہے ، میں دیکھتا ہوں شیطان کو صف کے اندر جو خالی جگہ ہوتی ہے ، وہاں سے گھس آتا ہے گویا وہ کالی بکری کا بچہ ہے - دوسری روایت میں ہے کہ پہلے صف اوّل کو پورا کر لو - پھر اس کے قریب والی کو - پھر اگر کچھ کمی رہے تو آخری صف میں رہے -

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۷)

۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا - امام کو درمیان میں رکھو (امام کے دونوں طرف صف برابر رکھو) اور (صفوں کی) خالی جگہیں پُر کرو -

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۷)

صفوں کی خالی جگہ پُر کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو لوگ صفوں کو درست رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے انکے واسطے اللہ سے رحمت طلب کرتے ہیں اور جو شخص صف کی خالی جگہ کو بھر دیتا ہے اللہ سبحانہٗ اس کے لیے جنّت میں ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔

(سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۷۳ ۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قائم کرو صفوں کو اور برابر کرو مونڈھوں کو اور بند کرو خالی جگہوں کو اور نرم ہو جاؤ اپنے بھائیوں کے سامنے

(یعنی ان سے نرمی اختیار کرو) اس حدیث کے ایک راوی علیؒ نے "اپنے بھائیوں کے سامنے" والے الفاظ کی بجائے یوں بیان کیا کہ شیطان کے لیے صفوں کے بیچ میں جگہ نہ چھوڑو اور جو شخص صف ملائے گا اللہ بھی اسے ملا دے گا اپنی رحمت سے اور جو صف کو توڑے گا اللہ سبحانہ، اسکو اپنی رحمت سے دُور رکھے گا۔

سنن ابی داؤد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۰۷/۲

صفِ اوّل کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے کہ صفوں کو سیدھا کرو تاکہ تمہارے دل مختلف نہ

ہوں۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ بیشک اللہ سبحانہٗ اور اس کے فرشتے پہلی صف یا پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۶۹)

۹۔ حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اصحابؓ کو صفِ اوّل سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا آگے آؤ اور میری پیروی کرو اور تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں وہ تمہاری پیروی کریں گے اور بعض لوگ ہمیشہ پیچھے رہا کریں گے، اللہ سبحانہٗ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا۔

(سنن ابو داود / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۵۶۹)

دوسرے کی تکلیف کے خیال سے پہلی صف چھوڑ دینا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص کسی دوسرے کو تکلیف نہ دینے کے خیال سے پہلی صف چھوڑ دے (اور پچھلی صف میں نماز پڑھ لے) تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف سے دوگنا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۷)

صف کی دائیں جانب کھڑے ہونا

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بیشک اللہ سبحانہ، اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں صفوں کی دائیں جانب والے لوگوں پر۔

سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶/۵۷۵

صاحبِ عقل و فراست امام کے قریب تر کھڑے ہوں۔

۹۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نماز میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے مت کھڑے ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور میرے نزدیک وہ لوگ کھڑے ہوں جو سمجھدار اور عقلمند ہوں (یعنی عاقل بالغ) پھر جو اُن سے قریب ہوں، پھر جو اُن سے قریب ہوں۔ ابو مسعودؓ کہتے ہیں آج تم میں شدید پھوٹ پڑ چکی ہے (آجکل تم اُس حکمِ نبویؐ کے خلاف کام کر رہے ہو)

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل ص۵۶۸)

مردوں اور لڑکوں کی صف بندی کیسے کی جائے

حضرت ابو مالک اشعریؓ نے لوگوں سے کہا کیا میں تمہیں

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت سے آگاہ کروں ؟ انہوں نے بتایا کہ آپؐ نے نماز کو قائم کیا۔ مَردوں کی صف بنائی پھر اس کے پیچھے لڑکوں کو کھڑا کیا پھر نماز پڑھائی۔ یہ ذکر کرکے ابو مالک اشعریؓ بولے : یہ تھی حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز۔

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۷۶)

صف سے الگ رکوع مت کرو نہ پیچھے تنہا کھڑے ہوں

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب اس حالت میں پہنچے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے تو انہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع

کر دیا۔ اس کا ذکر آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو
فرمایا اللہ تمہارا شوق زیادہ کرے مگر اب ایسا نہ ہو۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۸/ ۵۲۷)

۹۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی
تم میں سے صف کے پاس پہنچے اور وہ صف
پوری ہو چکی ہو تو اسے چاہیئے کہ ایک آدمی کو
کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لے۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۵۷۹)

قیام و قرأت

تکبیرِ تحریمہ کے بعد پڑھو

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ

اے اللہ تو پاک ہے　　اور تیری تعریف بجا ہے

تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ

اور تیرا نام بابرکت ہے　　اور تیری شان بلند ہے اور

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝

تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو فرماتے سبحٰنک اللھم..... الخ

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۵۸۶)

دو سکتوں کا بیان

حضرت سمرہؓ اور عمران بن حصینؓ میں گفتگو ہوئی تو حضرت سمرہؓ نے کہا کہ مَیں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم سے دو سکتے یاد کیے ہیں۔ ایک سکتہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد، دوسرا ولا الضالین کے بعد۔ عمرانؓ نے اسکو نہ مانا۔ دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہٗ کو لکھا، انہوں نے جواب دیا کہ سمرہؓ نے ٹھیک یاد رکھا۔

(سنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۹)

نماز میں بسم اللہ پڑھنے کا بیان

حضرت ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نماز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع فرماتے

(بعض صحابہ مثلاً ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ اور ابن زبیرؓ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا جائز سمجھتے ہیں مگر مسند احمد میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی ہے، وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔)

(جامع ترمذی / کتاب العل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۹۷)

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنا

۱۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ نماز کی ابتدار الحمد للہ رب العالمین سے کرتے تھے (بخاری) ابوداؤدؒ، احمدؒ اور ترمذیؒ کی روایات میں حضرت عثمانؓ کا بھی ذکر ہے۔

(بخاری / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اول ص ۹۲/۵)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت مگر آخری دو میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں اور پڑھتے تھے اور آخر کی دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے اور ہمیں بھی کوئی کوئی آیت کبھی کبھی سنا دیتے اور پہلی رکعت کو طول دیتے اور دوسری کو نہیں۔ اور اسی طرح

عصر اور فجر میں (عمل فرماتے تھے)

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۵۹۵)

سورۃ الحمد کے سوا امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھو

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے قرائت کی لیکن آپؐ پر قرآن کا پڑھنا شاق ہوا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ ایسا ہی ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! فرمایا مت پڑھا کرو سوائے سورۃ فاتحہ کے کیونکہ بغیر سورۃ فاتحہ کے نمازِ نہیں ہوتی۔

(سنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۶۰۲)

امام کے پیچھے قرآت نہ کرنے کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس کا کوئی امام ہو (یعنی با جماعت نماز پڑھ رہا ہو) تو امام کی قرآت اسکی قرأت ہے۔

مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۰۳

• حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اسکی اِقتدا کی جائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ پڑھے تو تم چپ رہو۔ جب وہ کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، تم کہو آمین۔ جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو اللھم ربنا لک الحمد جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر

نماز پڑھو (یہ حکم ابتداء میں تھا۔ آپؐ کے آخری مرض میں آپؐ نے خود بیٹھ کر نماز پڑھائی اور لوگوں نے کھڑے ہو کر پڑھی اور آپؐ نے انہیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا)

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۰۳)

آمین کہنے کا بیان

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو اس لیے کہ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہو جائے گی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ ابنِ شہاب کہتے ہیں کہ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم آمین کہا کرتے تھے۔

(بخاری و مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۵۹۳)

آمین بلند آواز سے کہنا

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو غیر المغضوب علیہم ولاالضالین کے بعد آمین بلند آواز سے کہتے سُنا ہے ۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے ۔ (امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ اسی کے قائل ہیں)

(جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶/ ۵۹۹)

و۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے آمین (بالجہر) کو چھوڑ دیا ہے لیکن حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم جب ولا الضالین فرما کر آمین کہتے تو پہلی صف کے لوگ آپؐ کی آواز سنتے اور (مقتدیوں کی آواز سے) مسجد گونج جاتی ۔

(سُنن ابنِ ماجہ/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کہ یہود جتنا حسد تمہارے آمین کہنے پر کرتے ہیں اتنا کسی اور چیز پر نہیں کرتے پس قولِ آمین کی کثرت کیا کرو۔

(سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۰۶)

آہستہ آمین کا بیان

و۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب امام غیر المغضوبِ علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم خاموش رہو (یعنی آہستہ آمین کہو)۔

(سنن دار قطنی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۰۸)

و۔ حضرت حجر ابو عنبس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے علقمہؓ کو وائل رضؓ

سے حدیث بیان کرتے سُنا یا اسے حجرؓ نے وائلؓ سے

سنا فرمایا ہمیں جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز

پڑھائی۔ پھر آپؐ نے جب غیر المغضوب علیہم ولا

الضالین پڑھا تو کہا آمین اور آواز کو پست کیا اور اپنا

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پہ رکھا اور (آخر میں) دائیں بائیں

سلام پھیرا۔ (مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۲۶)

دوسری رکعت کی قرأت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ

جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت

پڑھ کر کھڑے ہوتے تو قرأت الحمد للہ رب العلمین

سے شروع کرتے اور خاموش نہ رہتے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۵۹۱)

قرأت کا بدل

سُبحَانَ اللہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلآ

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور

اِلٰہَ اِلّا اللہُ وَاللہُ اَکبَرُ۔ وَلاَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نیکی

حَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلّا بِاللہِ ٥ اَللّٰھُمَّ

کرنے کی اور برائی سے بچنے کی طاقت نہیں مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔ اے اللہ

ارحَمنِیْ وَارزُقنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھدِنِیْ ٥

مجھ پر رحم کر اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت دے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں قرآن یاد نہیں کر سکتا مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جو میرے لیے کافی ہو۔

آپؐ نے فرمایا سبحان .... وہ بولا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! یہ تو اللہ کی تعریف ہوئی، میرے فائدے کے لیے بھی بتلائیے۔ فرمایا اللّٰھو ...... الخ جب وہ اُٹھا تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا (یعنی میں نے بڑی دولت پائی) آپؐ نے اشارہ فرمایا (اسکو یاد رکھنا) پھر فرمایا اس شخص نے اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا۔

(سنن ابی داؤد / کتاب اہل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۵۶)

قیام کی مقدار

حضرت ابو سعید خُدری کہتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر میں حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کے قیام کا اندازہ کرتے تھے تو معلوم ہوا کہ آپؐ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنی دیر میں سورۃ الٓمٓ تنزیل السجدہ

پڑھی جائے اور پچھلی دو میں اس کا آدھا۔ اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اور عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس کا نصف اور ابو بکرؒ نے اپنی روایت میں الم تنزیل کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ کہا کہ تیس آیتوں (کی تلاوت) کے برابر۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اول ص ۵۹۶)

دوسری اور چوتھی رکعت کے قیام کے لیئے اُٹھتے وقت

حضرت مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ جب نماز کے طاق میں ہوتے (یعنی پہلی یا تیسری رکعت پڑھ چکتے) تو نہ اُٹھتے

جب تک سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جاتے۔

(نسائی - بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۱۹)

نماز بے دھیانی سے نہ پڑھو

حضرت بیاضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلّم لوگوں میں تشریف لائے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انکی آوازیں قرأت کے ساتھ بلند ہو رہی تھیں تو آپؐ نے فرمایا کہ نماز پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے مُناجات (سرگوشی) کرتا ہے پس چاہیئے کہ جو مناجات وہ کرتا ہے اس میں غور کرے اور نہ بلند آواز سے پڑھے ایک دوسرے پر کوئی قرآن کو!

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۰۲)

رکوع وسجود کا بیان

جس نے رکوع پالیا، اُس نے رکعت پالی

• حضرت ابوہریرہؓ فرماتے تھے جس نے رکوع پالیا اس نے سجدہ پالیا (یعنی رکعت)۔ اور جسے سورۃ فاتحہ پڑھنا نہ ملا، اس کی بہت خیر جاتی رہی (یعنی فاتحہ اور آمین کا ثواب۔)

• حضرت ابنِ عمرؓ کہا کرتے تھے کہ تیرا رکوع قضا ہو جائے تو تیرا سجدہ قضا ہوگیا (یعنی امام کے ساتھ رکوع نہ ملا تو وہ رکعت قضا ہوگئی خواہ سجدہ میں جماعت میں شامل ہو بھی جائے)

موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۸/۶۲۷

سجدہ کی فضیلت

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ کہتے ہیں کہ میں رات

کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا اور آپ کے لیے وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت ہوتی (مسواک وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ نے فرمایا: مانگ جو چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جنّت میں آپ کی ہمراہی چاہتا ہوں۔ فرمایا اِس کے سوا اور جو چاہتا ہے (وہ بھی مانگ لے)۔ مَیں نے عرض کیا بس یہی۔ فرمایا تُو میری مدد کر اپنی ذات کے لیے زیادہ سجدے کر کے۔ (صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۲۹/۳)

و۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ سجدہ میں اپنے پروردگار سے بہت نزدیک ہوتا ہے اس لیے تم سجدہ میں بہت زیادہ دعا کرو۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صا۶۳)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا قیامت کے دن میری امّت کے لوگوں کے چہرے وضو سے نورانی ہوں گے اور سجدوں کی وجہ سے ان کے ہاتھ، منہ اور پیشانیاں چمکتی ہوں گی ۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۳۴)

۹۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دوزخ کی آگ انسان کے تمام جسم کو کھا جائے گی فقط سجدہ کا مقام بچ رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو آگ پر حرام کر دیا ہے ۔

(سنن ابنِ ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۳۴)

سجدہ سات اعضاء پر کرو

حضرت ابن عباسؓ نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو یہ

فرماتے سُنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ (بدن کے) سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں (یعنی) چہرہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گُھٹنے اور دونوں قدم (جامع ترمذی) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹنے کا (اعضاء یہ ہیں) پیشانی اور ناک (دونوں ایک عضو کے حکم میں ہیں) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں قدم۔

(جامع ترمذی / صحیح مسلم - کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ ۶۲۶، ۶۲۸)

سجدہ کا طریقہ

حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں ہوتے اس وقت اگر بکری کا بچہ

نکلنا چاہتا تو نکل جاتا (ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ ان کے تلے سے بکری کا بچہ نکل جاتا۔ یہ مسلم کی روایت ہے اور بخاری و مسلم کتاب میں ہے کہ آپؐ کی بغلوں کی سُفیدی ظاہر ہوتی۔)

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۳۱/۱۳۰)

و۔ حضرتِ ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ مَیں جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پاس آیا (آپؐ سجدہ میں تھے) مَیں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپؐ دونوں بازوؤں کو جدا کیے ہوئے تھے اور پیٹ کو زمین سے اُٹھائے ہوئے تھے۔

(سنن ابوداؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۳۳)

و۔ حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ اللہ جب سجدے میں جاتے تو آپؐ

اپنے بازو بغلوں سے جدا رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۳۲)

۔ حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سجدہ میں اعتدال کرو (اطمینان سے سجدہ کرو) اور تم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ کو کتّے کی طرح نہ پھیلائے (یعنی ہتھیلیاں زمین پہ رکھو اور کہنیاں زمین سے اُٹھالو)

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۲۸)

۔ حضرت ابو اسحاق رضؓ کہتے ہیں میں نے حضرت براء رضؓ بن عازب سے پوچھا کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم جب سجدہ کرتے تھے تو سر کہاں رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۳۲)

حضرت وائل بن حجر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ جب آپؐ سجدہ کرتے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے (زمین پر) رکھتے اور جب اُٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(البتہ سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے اور چاہیئے کہ سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھے)

(جامع ترمذی / کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۳۳ـ۶)

و۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے (سجدہ کرے) اسے چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو بھی اس جگہ پر رکھے جس پر پیشانی رکھی

ہوئی ہے۔ پھر سجدہ سے اُٹھے تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھائے
اس لیے کہ ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں جس طرح
چہرہ سجدہ کرتا ہے۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۳۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبلی انصاریؓ کہتے ہیں کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے (نماز میں)
درندے کی طرح زمین پر ہاتھ بچھانے سے اور کوّے
کی سی ٹھونگیں مارنے سے اور اس بات سے کہ (آدمی)
(مسجد میں) جگہ مقرر کرے جیسے اونٹ جگہ مقرر کرتا ہے۔

(سنن دارمی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۳۶)

نماز میں پیشانی سے مٹی صاف نہ کرو

حضرت ابو سعید خُدریؓ کہتے ہیں میں نے آپ صلے اللہ

علیہ وسلّم کو پانی اور مٹی (کیچڑ) میں سجدہ کرتے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا دھبہ بھی میں نے آپؐ کی پیشانی پر دیکھا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۲۹)

کپڑے پر سجدہ کرنا

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ ہم گرمی کی شدت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب ہم میں سے کوئی شخص اس کی قدرت نہ رکھتا کہ اپنا چہرہ زمین پر رکھ سکے تو وہ اپنا کپڑا پھیلاتا اور اس پر سجدہ کرتا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۲۹)

مریض بیٹھ کر رکوع و سجدہ کرلے

حضرت مختارؓ نے حضرت انسؓ سے مریض کی نماز

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ بیٹھ کر
رکوع و سجود کر کے فرض نماز پڑھ لے۔

(مسند احمد/ کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صد ۵/۴/۴۳۶)

رکوع اور سجدہ میں پیٹھ سیدھی رکھو

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ آدمی کی
نماز درست نہیں ہوتی جب تک اپنی پشت سیدھی
نہ کرے، رکوع اور سجود میں۔

(سنن الدارمی/ کتاب العلل جلد اوّل صفحہ ۶۱۱)

و۔ حضرت علی بن شیبان رض سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اُس آدمی
کی طرف (اور ایک روایت ہے کہ اُس کی نماز کی طرف)

نظر نہیں فرماتے جو رکوع و سجود کے درمیان اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۶۳۶ / ۶۳۵)

و۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب رکوع کرتے تو اگر آپؐ کی پیٹھ پر پانی سے بھرا ہوا برتن رکھا جاتا تو نہ گرتا۔ (مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۶۳۴)

رکوع اور سجدہ کو اچھی طرح ادا کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرو۔ اللہ کی قسم! مَیں تم کو پیچھے سے دیکھتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو۔

متفق علیہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۰۹

و۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنا رکوع اور سجدہ مکمل نہ کرتا تھا۔ جب وہ اپنی نماز ختم کر چکا تو اسے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہٗ نے کہا تُو نے نماز نہیں پڑھی (راوی کا بیان ہے کہ) میرے خیال میں اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ (اس حال میں) اگر تُو مر جائے گا تو جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے طریقہ پر نہ مرے گا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۰۹)

و۔ حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رُسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بندہ جب وضو کرتا ہے اور اچھا وضو کرتا ہے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اس کا رکوع وسجدہ اور قرأت ٹھیک پوری کرتا ہے تو نماز کہتی ہے

جس طرح تُو نے میری حفاظت کی ہے ، اللہ تعالیٰ
تیری حفاظت کرے ۔ پھر اس نماز کو آسمان پر اٹھا لیا
جاتا ہے اور نماز کی روشنی اور چمک ہوتی ہے اس کیلئے
آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جب آدمی
اچھا وضو نہیں کرتا اور نہ ہی رکوع و سجدہ و قرائت
پوری طرح کرتا ہے تو نماز کہتی ہے جس طرح تو نے
مجھے برباد کیا اللہ تعالیٰ تجھے تباہ کرے ۔ پھر وہ نماز
آسمان کی طرف اُٹھائی جاتی ہے اور اس پر اندھیرا
ہوتا ہے اور آسمان کے دروازے اس پر بند ہو جاتے
ہیں پھر وہ نماز پُرانے کپڑے کی مانند لپیٹ کر نمازی
کے مُنہ پر ماری جاتی ہے۔

(طبرانی / کتاب العلل بالسنتہ جلد اول ص ۶۲۷)

و۔ حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضؓ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا سب لوگوں میں سے زیادہ چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیسے چوری کرتا ہے؟ فرمایا اس کا رکوع و سجدہ پورا نہیں کرتا یا فرمایا رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔

(مسند احمد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۲۵)

و۔ حضرت نعمان بن مرّہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے اُس شخص کے بارے میں جو شراب پیئے، چوری کرے اور زنا کرے؟ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب شرعی حدود نازل نہیں ہوئی تھیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ گناہ کبیرہ ہیں اور ان کی سزا ہے اور بدترین چوری وہ

چوری ہے جو انسان اپنی نماز میں کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز میں سے آدمی کیونکر چراتا ہے؟ فرمایا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۶۳۵)

رکوع و سجود کی مقدار کا بیان

و۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع اور سجدے اور سجدوں کے درمیان کی نشست اور (وہ حالت) جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تھے تقریباً برابر ہوتے تھے البتہ قیام اور قعود (کہ یہ طویل ہوتے تھے)

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۶۱۰)

و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی

کے پیچھے اتنی مختصر نماز نہیں پڑھی جتنی مختصر اور پوری جناب

رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے پڑھی آپ صلّے اللہ

علیہ وسلّم کی نماز قریب قریب ہوتی (یعنی ہر ایک رکن

جیسے قیام و رکوع اور سجود یہ سب ایک دوسرے

کے برابر ہوتے) اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہٗ کی نماز بھی ایسی ہی

تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے

فجر کی نماز کو لمبا کر دیا۔ اور جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم

جب سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ

ہم لوگ کہنے لگتے کہ شاید آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم بھُول گئے

پھر سجدے میں جاتے اور دونوں سجدوں کے بیچ میں اتنی

دیر تک بیٹھتے کہ ہم کہتے کہ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم بھُول

گئے۔ (صیحح مسلم)

(کتاب العمل بالسُنّۃ جلد اوّل صفحہ ۶۱۰)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے بعد میں نے سوائے اِس نوجوان (یعنی عمر بن عبدالعزیزؒ) کے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز آپؐ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو۔ راویؓ کا بیان ہے کہ ہم نے ان کے رکوع کا اندازہ کیا یہ دس مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر تھا۔ اور سجدہ بھی اسی قدر۔

(سنن ابی داؤد، کتاب العلل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۲۵)

رکوع و سجود کی دُعاؑ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے (مرض الموت میں) دروازے کا پردہ اٹھایا اور لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ کے پیچھے صف باندھے کھڑے ہوئے تھے آپ صلے اللہ علیہ وسلّم

نے فرمایا لوگو! اب نبوّت کی خوشخبری دینے والوں میں سے
کچھ نہیں رہا (کیونکہ مُجھ پر نبوّت کا خاتمہ ہوگیا۔) مگر نیک خواب
جس کو مسلمان دیکھے یا اُس کے لیے کوئی اور دیکھے اور تم کو
معلوم رہے کہ مجھے رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے
منع کیا گیا ہے۔ رکوع میں تو اپنے رب کی بڑائی بیان کرو
(سُبحان ربّی العظیم کہو) اور سجدہ کے اندر دُعا میں کوشش کرو
تو تمہاری دُعا قبول ہوگی۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل صفحہ ۱۱/۶۱۰)

رکوع اور سجدہ کی تسبیح

جب رکوع کرو تو کہو :-

سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ۝ ثلٰث مرات (۳ بار)

پاک ہے میرا رب عظمت والا (۳ بار)

جب سجدہ کرو تو کہو :-

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ۝ ثلث مرات

پاک ہے میرا ربّ جو سب سے برتر ہے (۳ بار)

و- حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں سبحان ربّی العظیم تین بار کہے۔

پس اس کا رکوع پورا ہوا اور تین مرتبہ کہنا ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے تو سجدے کے اندر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین مرتبہ کہے تو اس کا سجدہ اس سے پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

(جامع ترمذی کتاب العمل بالسنتہ جلد اوّل صفحہ ۶۱۱/۶۱۲)

و۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں داخل کرلو۔ (رکوع میں پڑھا کرو) اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ نازل ہوئی تو فرمایا اسے اپنے سجدوں میں شامل کرلو۔

(سنن ابنِ ماجہ صفحہ ۶۳/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۱۲)

و۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ پڑھتے اور جب کبھی آیتِ رحمت پڑھتے تو ٹھہر کر دعا مانگتے اور عذاب کی آیت میں ٹھہر کر اللہ سے پناہ مانگتے

جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۱۲/ ۶۱۳

جب رکوع سے سر اٹھائے تو کہے

جب امام کہے :

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ٥

اللہ نے سن لی جس نے اس کی تعریف کی

تو کہو :

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ٥

اے اللہ اے ہمارے پروردگار تیری ہی تعریف ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا لک الحمد پڑھو کیونکہ جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو جائے گا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے ۔ بخاریؒ ۔ مسلمؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۴۱۷

رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ ٥

اے ہمارے رب اور تیری ہی سب تعریف ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو اور جو شخص فرشتوں کے ساتھ یہ جملے ادا کریگا اسکے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

جامع ترمذی/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۱۷

جب دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھے تو کہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر

وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت سے رکھ

وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ ٥

اور مجھے رزق دے اور میری بگڑی بنا دے اور مجھے بلند فرما۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ پڑھا کرتے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی (سنن ابی داؤد) اور مستدرک کی روایت میں ہے ..... اللھم اغفرلی وارحمنی واجبرنی وارفعنی واھدنی وارزقنی۔

(سنن ابی داؤد/ المستدرک للحاکم/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ٦٣٨)

۹۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں

کے درمیان

یَارَبِّ اغْفِرْلِیْ (اے ربّ مجھے بخش دے)

کہتے تھے۔ بروایتِ نسائی دو بار کہتے تھے۔ حضرت

عبداللہ رضؓ سے پوچھا گیا کیا آپ یہ پڑھتے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کبھی پڑھ لیتا ہوں کبھی خاموش

رہتا ہوں۔ (سنن دارمی)

۹۔ حضرت عطاء سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلّم دونوں سجدوں کے درمیان

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ (میں اللہ سے بخشش

مانگتا ہوں، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں) کہتے تھے

(مصنف ابن ابی شیبہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۹ / ۶۳۸)

تشہد (التحیّات) کا بیان

ہر دو رکعت پر تشہد ہے

حضرت فضل بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر تشہد ہے۔ اور (نماز) خشوع دعاجزی ہے۔ اور دونوں ہاتھ اپنے ربّ کی بارگاہ میں بلند کرنا ہے اِس طرح کہ اندرونی حصّہ ہاتھوں کا تیرے منہ کی طرف ہو۔ اور پکارنا ہے یاربّ یاربّ۔ اور جو ایسا نہیں کرتا وہ ایسا ہے، اور ایسا ہے (یعنی ناپسندیدہ ہے)

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صــ۲۷/۶۲۶)

قعدہ (یعنی التحیّات میں بیٹھنے) کا طریقہ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں سُنّت یہ ہے کہ قعدہ میں

بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے

قعدہ میں۔ (سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۵)

اور حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم جب تشہّد کے

لیے بیٹھتے تو بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور

دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر۔ اور اپنا ہاتھ عدد ترپن

(۵۳) کی مثل بند کرتے اور شہادت کی انگلی سے

اشارہ کرتے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۲۱۶)

تشہّد میں انگلی کا اشارہ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ

جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب تشہّد

میں بیٹھتے تو بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے اور

(دائیں ہاتھ کی) انگلی سے اشارہ کرتے اور وہیں اپنی نگاہ رکھتے۔ (سنن ابو داؤد کی روایت ہے کہ انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے)

(سُنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۴۸)

و۔ حضرت نافعؓ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور انگلی سے اشارہ کرتے اور نظر کو انگلی پر رکھتے پھر انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ انگلی شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔

(مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۵۱)

و۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم جب دُعا کے لیے (تشہد میں) بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور بایاں ہاتھ

بائیں ران پر رکھتے اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھتے اور بائیں ہاتھ سے گھٹنا پکڑتے۔

(مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۱۴۱/۶)

تشہّد میں کیا پڑھے؟

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَ

تمام قولی فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے

الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ

ہیں ۔ اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ پر سلام ہو اور

رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔ سلام ہم پر اور اللہ

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ○

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو تشہد میں یہ کہتے تھے اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَّفُلَانٍ (ایک روز) آپؐ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا (اللہ پر سلام نہ کہو اس لیے کہ) اللہ (خود) سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے بیٹھے تو یہ کہے :

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ...... الصّٰلِحِیْن۔ جب تم یہ کہو گے تو تمہارا سلام اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے

گا۔ خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ پھر آپؐ نے

اِن الفاظ پر ارشاد ختم فرمایا اشھد ان ...... الخ۔

(بخاری۔ مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۴)

تشہّد آہستہ پڑھنا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ

تشہد کا آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۵)

قعدۂ اُولیٰ میں تخفیف کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم پہلے قعدہ میں اِس

قدر بیٹھتے گویا گرم پتھر پر بیٹھے ہیں اور کھڑے ہو جاتے

یعنی زیادہ دیر نہ بیٹھتے۔

(سُنن ابو داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۵)

حضورِ اقدسؐ پر درود و سلام کی فضیلت

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

و۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا، دس گناہ معاف کریگا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (سنن نسائی عن انس بن مالکؓ)

و۔ قیامت کے دن میرے سب سے نزدیک وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔

(جامع ترمذی عن عبداللہ بن مسعودؓ)

و۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ سبحانہ، اور اس کے فرشتے اس پر ستّر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔

(مسند احمد عن عبداللہ بن عمروؓ)

و۔ اپنے گھروں کو قبروں کی مانند نہ بناؤ اور میری قبر پر عید (میلہ) نہ کرو۔ ہاں مجھ پر درود بھیجو اس لیے

کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔

(سنن ابی داؤد عن ابو ہریرہؓ)

و۔ بیشک اللہ کے فرشتے زمین میں پھرا کرتے ہیں اور میری اُمّت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔ (سنن نسائی عن عبد اللہؓ)

و۔ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجتا ہے، مَیں اسکو خود سُنتا ہوں اور جو شخص دُور سے مجھ پر درود بھیجے، وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے۔ (بیہقی عن ابو ہریرہؓ)

و۔ تُم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو مجھ پر سلام بھیجے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری رُوح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے، یہاں تک کہ مَیں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(سنن ابی داؤد عن ابو ہریرہؓ)

(برائے حوالہ جات: کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۵۳ تا ۶۵۶)

درود شریف کی ترغیب

و۔ حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم آئے آپؐ کا چہرہ مبارک خوش تھا۔ ہم نے عرض کیا کیا وجہ ہے ہم آپکے چہرے کو خوش پاتے ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا۔ بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور بولا۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلّم ! اللہ جلّ جلالہٗ فرماتا ہے کیا تم خوش نہیں ہو کہ جو تُم پر ایک بار درود بھیجے گا، مَیں اُس پر دس بار رحمت بھیجوں گا اور جو تُم پر (ایک بار) سلام بھیجے گا، مَیں اُس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۵۷)

و۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجنا گناہوں کو ایسے مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو اور آپ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور آپ کے ساتھ محبت کرنا جانوں کے آزاد کرنے سے افضل ہے یا فرمایا اللہ کے رستے میں تلوار چلانے سے افضل ہے

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صے ٦ / ٦٥٥)

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

فرمایا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے

و۔ بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی عن علی ابن ابی طالب رضؓ)

و۔ جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا، وہ جنّت کے راستے سے ہٹ گیا۔

(سُنن ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

و۔ اُس شخص کی ناک گرد آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر آئے لیکن وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اُس شخص کی ناک گرد آلود ہو جسکی زندگی میں رمضان آئے پھر اِس سے پہلے کہ اُسے بخشا جائے، رمضان ختم ہو جائے اور اُس شخص کی ناک گرد آلود ہو جس کے سامنے اُس کے والدین پر بڑھاپا آیا لیکن اُن دونوں نے اسکو بہشت میں داخل نہ کیا (راوی کا خیال ہے کہ فرمایا اُن دونوں میں سے ایک کو بڑھاپا آیا) بعض اہلِ علم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک مجلس میں جب ایک مرتبہ آپؐ پر درود پڑھ لیا تو جب تک وہ اُس مجلس میں رہے وہ ایک بار ہی پڑھنا اس کے لیے کافی ہے۔

(جامع ترمذی عن ابوہریرہ)

(برائے حوالہ جات۔ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۵۶ تا صفحہ ۶۶)

سو مرتبہ درود شریف پڑھنے

کی فضیلت

د۔ حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ اس پہ دس دفعہ رحمت بھیجے گا اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر سو دفعہ رحمت بھیجے گا اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اسکی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نفاق اور آگ (دوزخ) سے نجات لکھ دے گا اور قیامت کے روز اس شخص کو شہیدوں کے ساتھ ٹھکانہ دے گا۔

(طبرانی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۶۶۱)

دن میں ہزار بار درود شریف پڑھنے کی فضیلت

۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پہ دن میں ہزار بار درود بھیجا اُسے اُس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

(الترغیب والترہیب / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۷۹)

دُرُود شریف کے لیے کتنا وقت مقرر کیا جائے

حضرت ابی بن کعب رضؓ روایت کرتے ہیں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی عادت مُبارک تھی کہ جب دو تہائی رات گزرتی تو نمازِ شب کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے

اور فرمایا کرتے لوگو ! اللہ کا ذکر کرو۔ اللہ کو یاد کرو۔
تھر تھرا دینے والی ساعت آگئی اور اس کے بعد ہی
رونگٹے کھڑے کر دینے والی دوسری ساعت ہے
موت اپنا سامان لے کر آگئی۔ موت اپنا سامان لے کر
آگئی (موت کے ساتھ ہی قبر کی سختیوں اور قیامت کی
ہولناکیوں کی ابتداء ہو گی) - ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم! میں کثرت سے آپ پر درود پڑھتا ہوں
بتلایئے میں درود کے لیے (اپنے اعمال و اوراد سے)
کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جس قدر تُو چاہے۔ میں نے
عرض کیا ایک چوتھائی (مقرر کر لوں)؟ فرمایا جس قدر تُو
چاہے۔ اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہو گا۔
میں نے عرض کیا تو نصف ؟ فرمایا جس قدر تُو چاہے۔
اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہو گا۔ میں نے

عرض کیا۔ دو تہائی (مقرر کرلوں) ؟ فرمایا جس قدر تو چاہے۔
اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہو گا۔ میں نے عرض
کیا اپنی دُعا کا سارا وقت مقرر کرلوں ؟ فرمایا یہ کفایت
کرے گا اور تیرے دین و دنیا کے مقاصد پورے گا۔
اور تیرے گناہ دُور کیے جائیں گے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۵)

۹۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ سے روایت ہے کہ جناب
رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص مجھ پر
درود بھیجتا ہے جو کچھ وہ دُرود میں کہتا ہے، وہی فرشتے
اس پر بھیجتے ہیں۔ اب یہ انسان کو اختیار ہے کہ مجھ
پر دُرود کم پڑھے یا زیادہ۔

(سُنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۶۶)

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے اللہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمت

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیمؑ

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ

پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو ہی تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

برکت نازل فرما حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر جس طرح

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

علیہ السلام پر۔ بیشک تو ہی تعریف کا مستحق بزرگی والا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلےؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہؓ ملے تو کہنے لگے کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جسے میں نے جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے سُنا؟ میں نے کہا ضرور دیجئے۔ وہ بولے ہم نے جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا یارسُولؐ اللہ! آپ پر یعنی اہلِ بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تو بتا دیا ہے کہ آپؐ پر سلام کیسے پڑھیں اب اہلِ بیت پر درود کا طریقہ آپؐ تعلیم فرمادیں تو آپؐ نے فرمایا۔ اس طرح کہو اللھم صل علیٰ ...... الخ

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۶۲)

نماز میں درود شریف پڑھنے کی اہمیت

۹۔ حضرت سہل ساعدیؓ سے روایت ہے کہ حضورِ

اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم فرمایا کرتے تھے جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ اُس کا وضو نہیں جس نے وضو کرتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اُس کی نماز نہیں جس نے اپنی نماز میں اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلّم) پر درود نہیں بھیجا۔

(مستدرک حاکم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۶)

و۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اے بریدہؓ! جب تو نماز میں بیٹھے تو تشہد اور مجھ پر درود بھیجنا ہرگز مت چھوڑنا کیونکہ یہ نماز کی زکواۃ ہے اور اللہ کے تمام نبیوّں اور رسولوں اور اس کے نیک بندوں پر سلام بھی پڑھا کرو۔

(سنن دار قطنی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۶۶)

دُعا سے پہلے حمد و ثنا کرو اور درود شریف پڑھو

۹۔حضرت فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم ہمارے پاس تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی اور کہا اللّٰھم اغفرلی وارحمنی (اے اللہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم کر) آپؐ نے فرمایا: اے نمازی تو نے عجلت سے کام لیا۔ جب تمام پڑھ چکو تو بیٹھ کر پہلے اللہ کی حمد کرو۔ پھر مجھ پر درود بھیجو پھر دُعا مانگو۔ راویؓ کہتے ہیں اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی۔ اس نے اللہ کی حمد کی۔ پھر نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آپؐ نے فرمایا اے نمازی دُعا کر۔ تیری دُعا قبول ہو گی۔

(جامع ترمذی / کتاب اہل بالسنۃ جلد اوّل ص ۹/۶۵۸)

و۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم اپنے نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلّم پر درود نہ بھیجو گے تب تک تمہاری دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلّق رہے گی۔ ذرا بھی اوپر نہ چڑھے گی۔(مقبول نہ ہو گی) (جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صد ۶۵۲)

نماز میں سلام پھیرنے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور (نماز کے خاتمہ پر) سلام پھیرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے۔

(مجمع الزوائد دمنبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۶۹۰)

سلام ایک نعمت ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی ہماری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا تین چیزوں کے بارے میں کرتے ہیں (وہ یہ ہیں) ۱۔ تسلیم ۲۔ آمین

۳۔ اللّٰھم ربنا ولک الحمد

(کنزالعمال/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۹۱)

سَلام کو مختصر کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کا مختصر کرنا سُنّت ہے۔

(سنن ابو داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ۹۰/۶۸۹)

نماز کے بعد دائیں طرف پھر کر بیٹھنا

و۔ حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم (نماز سے فارغ ہو کر) دائیں جانب پھرا کرتے تھے۔

(مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۹۲)

نماز سے فارغ ہو کر بائیں طرف پھرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے (یعنی اس امر کو لازم خیال نہ کرے) کہ (نماز کے بعد) دائیں جانب سے پھرے اس لیے کہ مَیں نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کو اکثر دیکھا ہے بائیں جانب سے پھرتے ہوئے (عبداللہ بن مسعود رضؓ کہتے ہیں آپ صلے اللہ علیہ وسلّم نماز کے بعد اکثر بائیں

جانب اپنے حجرہ کی طرف پھر جاتے تھے)

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۹۱)

سلام کے وقت دائیں بائیں دونوں جانب چہرہ گھمانا

حضرت عبداللہ رضی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تھے دائیں اور بائیں جانب یہاں تک کہ آپ صلعم کے رخساروں کی سفیدی نظر آتی تھی (اور کہتے) السلام علیکم و رحمۃ اللہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ ۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۹۲/۳)

۹۔ حضرت ابو موسیٰ رضی کہتے ہیں کہ جنگِ جمل کے روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہمیں

حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی نماز یاد آگئی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں وہ طریقہ معلوم نہ تھا یا ہم بھول گئے تھے کیونکہ حضرت علیؓ نے دائیں اور بائیں دونوں جانب سلام پھیرا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۶۹۳)

نماز کے آخر میں سلام کہتے وقت رفعِ یدین کی ممانعت

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ ہم حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ پھر ہم میں سے کوئی سلام پھیرتا تو دائیں اور بائیں والے شخص کو اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا۔ جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم میں سے ایک ہاتھوں سے اشارہ کرتا ہے گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ تمہارے لیے اس طرح پر اشارہ کرنا

کافی ہے اور (یہ کہہ کر) آپؐ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ سلام کرے اپنے دائیں طرف والے بھائی کو اور بائیں طرف والے کو۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۹۵)

سلام کے وقت کیا خیال کرنا چاہیئے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ سلام پھیرنے میں ہم امام کے سلام کے جواب کی نیت کریں، آپس میں محبت رکھیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۶۹۵/۹۶)

سلام پھیر کر مقتدیوں کی طرف رُخ کرنا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم

حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم چاہتے کہ آپؐ کے دائیں جانب ہوں۔ آپؐ (نماز پڑھ چکتے تو) ہماری طرف مُنہ کرتے (اور پُشت قبلہ کی جانب ہوتی)

(سُنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۹۷)

اِمام سے پہلے سلام نہ پھیرو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم صحابہؓ کو نماز کا شوق دلاتے تھے اور اِس سے منع فرماتے تھے کہ وہ نماز کے بعد آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے پھرنے سے پہلے پھریں۔

(سنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل ص۱۹۵)

بوقتِ ضرورت مقتدی سلام کے بعد امام کے پھرنے کا انتظار نہ کرے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب امام سلام پھیر دے اور کسی کو کوئی کام ہو تو وہ امام کا انتظار نہ کرے کہ وہ کب انکی طرف متوجہ ہوتا ہے کیونکہ نماز کا خاتمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے کیا جاتا ہے اور خود حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب سلام پھیرتے تھے تو جلد کھڑے ہو جاتے یا جگہ بدل لیتے تھے یا انکی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۶۹)

سجدہ سہو کا بیان

نماز میں بھولنے پر سجدہ سہو کرنا

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب

رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تم میں سے
کوئی کھڑا ہوجاتا ہے نماز کے لیے تو شیطان آتا ہے
اور اُسے شبہ میں ڈالتا ہے یہانتک کہ اُسے
یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں۔ پس تم میں سے
کسی کو یہ حالت پیش آئے تو وہ بیٹھے ہوئے دو
سجدے کرلے۔ (یعنی سجدۃ السہو)

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صفحہ ۶۹۸)

۹۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان
کہی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک
کہ اذان نہ سنے۔ جب اذان ختم ہوجاتی ہے
تو واپس آجاتا ہے۔ پھر جب تکبیر کہی جاتی ہے
تو واپس بھاگتا ہے اور جب تکبیر ختم ہوجاتی ہے تو

واپس آجاتا ہے یہاں تک کہ انسان کے دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے اور کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر جو یاد نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ آدمی ایسا ہو جاتا ہے کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی اس لیے جب تم میں سے کسی کو یاد نہ رہے کہ کتنی نماز پڑھی تین رکعت یا چار، تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔ (بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۹/۶۹۸)

شک کی بناء پر دو سجدے کیے جائیں

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز کے اندر یہ شک پیدا ہو کہ کس قدر نماز پڑھی ہے، تین رکعت یا چار رکعت تو شک

دُور کرے اور ایک خاص تعداد کا تعیّن کر لے اور
پھر اِس یقین کی بنا پر نماز پوری کرکے) سلام سے
پہلے دو سجدے کرلے اور اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھی
ہوں گی تو یہ دو سجدے ان کو چھ بنا دیں گے اور
اگر پوری چار پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے شیطان کی
ذِلّت کا باعث ہوں گے۔

(صحیح مُسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۶۹۹)

سَجدۂ سَہو کا طریقہ

حضرت عبداللہ اسدیؓ سے روایت ہے کہ حُضور
اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم ظہر کی نماز میں بیٹھنے کی بجائے
کھڑے ہو گئے پس جب آپؐ نے نماز پوری کی تو
سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے تکبیر کے ساتھ کیے

اور لوگوں نے بھی (اسی طرح کیا)۔ یہ سجدے اُس بیٹھنے کے عِوض تھے جو آپؐ بھُول گئے تھے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۰۷)

۹۔ حضرتِ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب امام دو رکعت پڑھ کر کھڑا ہو جائے پھر اسکو یاد آوے سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے تو بیٹھ جائے اور اگر سیدھا ہو جانے کے بعد یاد آئے تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرلے۔

۹۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھائی (جس میں) بھُول گئے تو دو سجدے کیے (سجودِ سہو) ان کے بعد تشہّد پڑھا پھر سلام پھیرا۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۰۳)

تلاوتِ قرآنِ کریم کے سجدوں کا بیان

۹۔ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف چلا جاتا ہے اور کہتا ہے خرابی ہو اسکی۔ اور ابی کریب کی روایت میں ہے خرابی ہو میری، آدمی کو سجدہ کا حکم ہوا، اس نے سجدہ کیا، اب اسکو جنّت ملے گی اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں نے نافرمانی کی، میرے لیے جہنّم ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب اھل بالسنۃ جلد اوّل صد ۱۳۱)

سجدۂ تلاوت سُننے والا بھی سجدہ کرے

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلّم آیتِ سجدہ پڑھتے، ہم آپؐ کے پاس موجود ہوتے۔ آپؐ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپؐ کے ہمراہ سجدہ کرتے اور اتنا ازدحام ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض سجدہ کرنے کو جگہ نہ پاتے۔

(بخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۰۷)

۹۔ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے سورۃ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ آپؐ کے پاس جتنے لوگ تھے، ان سب نے سجدہ کیا مگر ہمارے بوڑھے (اُمیّہ بن خلف) نے ایک مُٹھی بھر مٹی یا کنکر ہاتھ میں لے کر پیشانی سے لگایا اور کہا مجھکو یہی کافی ہے۔ عبداللہؓ کہتے ہیں میں نے اسکو دیکھا، وہ بوڑھا کفر کی حالت میں مرا۔

(بُخاری ومسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۰۷)

سجدۂ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم ہم کو قرآن سنایا کرتے تھے۔ جب سجدے کی آیت پڑھتے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کرتے۔

(سُنن ابی داؤد / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۲۷)

سجدۂ تلاوت چلتا پھرتا ہوا کر سکتا ہے

حضرت عطاء بن سائبؒ کا بیان ہے کہ ہم ابو عبدالرحمٰنؒ سلمی کو چلتے پھرتے قرآن سنایا کرتے تھے اور جب ہم سجدہ (کی آیات) پر آتے تو وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر جاتے اور ہم بھی اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر جاتے۔ پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر

سر اُٹھاتے اور السلام علیکم کہتے اور ہم وعلیکم السلام کہتے اور ان کا خیال تھا کہ عبداللہ بن مسعودؓ ان کے ہمراہ ایسا ہی کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد/کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۱۷۲)

صُبح کی نماز کے بعد آیتِ سجدہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے ؟

حضرت ابو تمیمہ ہجیمیؓ کہتے ہیں کہ جب ہم رکب کے ساتھ مدینہ میں آئے تو مَیں نمازِ فجر کے بعد وعظ کیا کرتا اور اس وقت سجدہ تلاوت کیا کرتا تھا۔ حضرت ابنِ عمرؓ نے تین بار مجھے منع کیا، مَیں باز نہ آیا۔ پھر انہوں نے کہا مَیں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان

رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، ان میں سے
کسی نے سجدہ نہیں کیا یہاں تک کہ آفتاب نکلے۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صہ ۱۳۷)

سجدۂ تلاوت میں پڑھنے کی دُعا

(سجدۂ تلاوت میں سبحان ربیّ الاعلیٰ پڑھنا کافی ہے
لیکن مسنون دعائیں پڑھنا افضل ہے)

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ

سجدہ کیا میرے منہ نے اس ذات کو جس نے اسے

سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ ۝

پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھ بنائے اپنی طاقت اور اپنی قوت سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

جنابِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلاوتِ قرآن کے
سجدوں میں رات کو یہ کہا کرتے تھے ۔ سجد وجہی ۔۔۔۔ الخ

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۳۷)

سفر کی نماز کا بیان

سفر میں قصر کرنا

و۔ حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے ایک سفر کیا (فتح مکّہ کے سلسلے میں) اور انیس دن تک قیام فرمایا اور اس عرصہ میں برابر دو دو رکعتیں پڑھتے رہے ۔ چنانچہ جب ہم بھی سفر کرتے (اور) انیس دن تک ٹھہرتے تو قصر کرتے اور اگر اس سے زیادہ ٹھہرنا ہوتا تو پوری نماز پڑھتے ۔ (صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ صـ۵۶ جلد ا)

و۔ حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے جنابِ رسول اللہ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ صـ۵۷ جلد ا)

و۔ حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں حالتِ امن میں دو رکعت نماز پڑھائی۔ (بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۱۶۷)

ابتداء میں نماز دو رکعت فرض ہوئی

و۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابتداء میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی۔ پھر جب آپؐ نے ہجرت فرمائی تو چار رکعت نماز فرض کی گئی اور سفر کی نماز بدستور دو رکعت ہی رکھی گئی۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۱۶۷)

قصر اللہ کا حکم اور اسکا احسان ہے

و۔ حضرت ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبیؐ کی زبان پر سفر میں دو رکعت، حضر میں چار رکعت اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۱۷۱)

و۔ حضرت یعلیٰ بن امیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا تم دیکھتے ہو لوگ (ہر سفر میں) قصر کیا کرتے ہیں حالانکہ اللہ جلّ جلالہ، قصر کو اس وقت لاگو فرماتا ہے جب کافروں کا خوف ہو، وہ وقت تو اب گذر گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تمہیں جو تعجب ہوا، وہی مجھے ہوا تھا اور میں نے جنابِ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ اللہ کا صدقہ ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے پس اس کا صدقہ قبول کرو۔

(سُنن ابی داؤد/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۴۷)

قصر کتنے سفر میں چاہیئے

و۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے تھے کہ میں نماز قصر کیا کرتا ہوں جب تک اقامت کی نیّت نہیں کرتا اگرچہ بارہ۱۲ برس تک ٹھہرا رہوں۔ (موطا امام مالک/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۲۷)

و۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم تبوک میں بیس دن ٹھہرے

اور نماز قصر سے ادا کرتے رہے (عن جابرؓ۔ مسند احمد / کتاب العمل بالسنۃ ۳/ ۲۲۲)

و۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ مکہ میں پندرہ دن ٹھہرے (ابی داؤد کی روایات میں تیرہ یا انیس دن کا ذکر ہے) تو وہاں دو دو رکعتیں ادا کرتے رہے۔

(سنن نسائی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۳۷)

و۔ حضرت ابنِ عبّاسؓ مکّہ اور طائف کی درمیانی مسافت کے بقدر سفر میں قصر کرتے اور اس طرح مکّہ و عسقان اور مکّہ و جدہ کی درمیانی مسافت کے بقدر بھی۔ بقول مالکؒ یہ مسافت چھتیس کوس کے برابر ہے۔

(موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۲۳۷)

ثواب میں نماز قصر بھی مکمل کے برابر ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کی شریعت میں سفر میں

نماز کی دو رکعت ہیں اور جمعہ کی بھی دو رکعتیں ہیں، عید کی بھی دو رکعتیں ہیں اور نماز سفر میں کامل شمار ہوگی ناقص نہیں شمار کی جائے گی۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۲۶)

سفر میں وتر پڑھنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو رکعتیں مقرر فرمائی ہیں اور یہ دو رکعتیں ثواب میں پوری ہیں، ناقص نہیں اور سفر میں وتر پڑھنا سنت ہے۔

(سنن ابن ماجہ / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۲۶)

نمازِ مغرب میں قصر نہیں ہے

حضرت ابنِ عمرؓ کہتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضر و سفر میں نماز پڑھی ہے۔ آپؐ کے ساتھ میں نے حضر میں ظہر کی چار رکعتیں

اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں ۔ اور سفر میں آپؐ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا اور مغرب کی نماز سفر و حضر میں یکساں تین رکعتیں پڑھیں ۔ اس میں نہ سفر میں کمی ہوئی ، نہ حضر میں ۔ اور یہی دن کی وتر ہے ۔ اور اس کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھیں ۔ (جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص۲۲۲)

سفر میں نوافل پڑھنا

حضرت حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ تھا ۔ انہوں نے دو رکعتیں پڑھائیں پھر آئے تو لوگوں کو کھڑے دیکھا ۔ پوچھا کیا کرتے ہیں ؟ میں نے کہا نفل پڑھتے ہیں ۔ بولے :

اگر میں نفل پڑھتا تو نماز ہی نہ پوری کرتا (قصر کیوں کرتا) بھتیجے! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا آپ نے دو رکعتوں سے زیادہ نہ کیا۔ یہانتک کے اللہ نے آپ کو بلا لیا۔ پھر میں حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ رہا۔ انہوں نے بھی دو رکعت سے زائد نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ نے انہیں بھی بلا لیا۔ پھر میں حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا انہوں نے بھی دو رکعت سے زیادہ نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ نے انہیں بھی بلا لیا۔ پھر میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ رہا انہوں نے بھی دو رکعتوں سے زیادہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے انہیں بھی وفات دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ کافی ہے۔

(سنن ابی داود / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۲۵)

و۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم نے اقامت اور سفر میں ہم پر نماز فرض کی لیکن جس طرح اقامت میں فرضوں کے اوّل و آخر نماز پڑھتے تھے اسی طرح سفر میں پڑھتے

(سنن ابنِ ماجہ، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۵)

و۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبداللہ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے، پھر بھی ان پر کچھ اعتراض نہ کرتے تھے۔

(موطا امام مالک، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صفحہ ۷۹)

سواری پر نماز پڑھنا

و۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم سفر میں رات کو اپنی

سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ سواری کا رُخ کسی جانب ہو اور اشارہ سے کام لیتے۔ مگر فرض نماز سواری پر نہ پڑھتے۔ البتہ وِتر پڑھ لیتے تھے (سنن ابی داؤد میں حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ رکوع سے سجدہ کو زیادہ پست کرتے تھے)

(بُخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۲۰)

۵۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم جب سفر میں نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اونٹنی کو قبلہ رُخ کرکے تکبیر کہتے اور پھر اونٹنی جدھر چلتی، اسی رُخ نماز پڑھ لیتے (سواری چاہے جس طرف مُڑ جاتی آپؐ نماز پڑھتے رہتے)

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۴۲۸)

و۔ حضرت عطار بن ابورباحؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا عورتوں کو سواری پر نماز درست ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، کسی وقت میں درست نہیں۔ پریشانی کا وقت ہو یا اطمینان کا۔ محمد بن شعیبؒ نے کہا اس سے مراد فرض نماز ہے۔

(سنن ابی داود/ کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۲۹ے)

دو نمازوں کو جمع کرنا

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ تھا۔ آپؐ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر میں تاخیر کر دیتے تاکہ اسکو عصر کے

ساتھ جمع کر لیں پس ان دونوں کو اکٹھا پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد چلتے تو عصر میں ظہر کی طرف جلدی کرتے اور ظہر و عصر ساتھ پڑھتے اس کے بعد روانہ ہوتے اور جب مغرب سے پہلے سفر کرتے تو مغرب میں اتنی دیر کر دیتے کہ عشاء کے ساتھ ملالیں۔ آخر مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے اور جب مغرب کے بعد چلتے تو عشاء میں جلدی کر کے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔

امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحاقؒ اسی کے قائل ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(جامع ترمذی / کتاب العلم بالسنۃ جلد اوّل صـ۴۲۸)

و۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے ساتھ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے نماز پڑھی ظہر اور عصر ایک ساتھ (یعنی اُنکو جمع کیا) بغیر خوف اور سفر کے۔ امام مالکؒ نے کہا میرے نزدیک شاید یہ واقعہ بارش کے وقت ہو۔ (موطا امام مالک / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۱۳۷)

جب امام اور مقتدی میں سے ایک مقیم ہو، اور دوسرا مُسافر!

و۔ حضرت عمران بن حصینؓ کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ فتح مکہّ کے موقع پر اٹھارہ روزہ قیام میں آپؐ دو رکعتیں پڑھتے رہے (قصر کرتے رہے) اور فرماتے مکہّ والو! تم چار رکعتیں پڑھو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۴۲۳)

و۔ حضرت ابنِ عمر (قیامِ منٰی میں یعنی سفر میں) جب امام کے

ساتھ نماز پڑھتے تو چار رکعت پڑھتے اور تنہا پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

(صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۷۱۹)

اعمال میں استقامت اور میانہ روی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا وہ اس پر غالب آجائیگا پس تم لوگ میانہ روی کرو اور (اعتدال سے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ اور صُبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ رات میں عبادت کرنے سے دینی قوت حاصل کرو۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ۷۵۲)

۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے حضرت
عثمان بن مظعونؓ کو بُلایا اور فرمایا اے عثمانؓ! کیا تو
میرے طریقے کو ناپسند کرتا ہے؟ وہ بولے نہیں،
یا رسُول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلّم، میں آپ ہی کا طریقہ
پسند کرتا ہوں تو فرمایا، مَیں تو سوتا بھی ہوں، نماز بھی
پڑھتا ہوں۔ روزہ رکھتا ہوں، نہیں بھی رکھتا۔ اور نکاح
کرتا ہوں عورتوں سے (یعنی متاہل زندگی بسر کرتا ہوں)
اے عثمانؓ! اللہ سے ڈر۔ تیری بیوی کا تجھ پر حق
ہے۔ تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ تیری جان کا
تجھ پر حق ہے۔ روزہ رکھ اور افطار بھی کر۔
نماز پڑھ اور سویا بھی کر۔

(سنن ابی داؤد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۷)

و۔ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

(بخاری و مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اول صـ۳/۷۵۲)

و۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ اے اُمّ المؤمنین! حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کا کیا طریقۂ کار تھا، کیا کوئی دن کسی عبادت کے لیے مخصوص تھا؟ انھوں نے جواب دیا نہیں بلکہ آپؐ کے عمل میں مداومت تھی اور تم میں سے کون کر سکتا ہے جو نبیٔ اکرم صلّے اللہ علیہ وسلّم کر سکتے تھے!

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صـ ۷۵۲)

و۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا !
اے عبداللہ رضؓ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جاؤ جو رات کو جاگتا تھا پھر اُس نے رات کا کھڑا ہونا ترک کر دیا۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ۔ جلد اوّل صہ ۷۵۳)

۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!
عمل کرو جہاں تک تم سے ہو سکے (کیونکہ اللہ کے ہاں ثواب کی کمی نہیں ہے) تم عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ ثواب دیتے دیتے نہ تھکے گا اور اللہ سبحانہٗ کو وہ کام بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو اور آپ صلے اللہ علیہ وسلّم جب کوئی کام شروع کرتے تو اسکو ہمیشہ کیا کرتے۔

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صہ ۷۵۴)

نماز جب تک دل لگے پڑھو!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان رسّی کھنچی ہوئی ہے۔ آپؐ نے پوچھا کہ یہ رسّی کیسی ہے؟ بتایا گیا یہ زینبؓ کی رسّی ہے (وہ نماز پڑھتی ہیں لیکن جب سست ہو جاتی ہیں یا) تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں (اسے پکڑ لیتی ہیں) فرمایا نہیں، اسے کھول دو۔ تم میں سے ہر شخص اپنی خوشی کے ساتھ نماز پڑھے۔ جب سستی معلوم ہو تو بیٹھ جائے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۱۵۵)

اونگھ کی حالت میں نماز نہ پڑھو

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ جناب رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آجائے تو چاہیئے کہ سو رہے یہانتک کہ اسکی نیند جاتی رہے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگتا ہے تو گمان ہے کہ وہ مغفرت کا ارادہ کرے لیکن (اس کی زبان سے کوئی غلط بات نکل جائے اور) وہ اپنی جان کو گالیاں دینے لگے۔ (مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص ۵۶/۷)

باوضو سونے اور ذکرِ الہٰی کرنے کا بیان

و۔ حضرت ابو امامہ رض کہتے ہیں مَیں نے حضورِ اقدس صلّے اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص باوضو اپنے بستر پہ جائے اور اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اسے نیند آجائے اور جب رات کو پہلو بدلے تو اللہ اسے دنیا و آخرت کی بھلائی

عطا فرما دیتا ہے۔

(کتاب الاذکار (نووی ؒ) کتاب العمل بالسنۃ جلد ۵ ص ۷۵)

رات کے بقیہ وظیفہ کی قضاء

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا وظیفہ یا ورد پڑھ نہ سکے اور سو جائے پھر صبح کو اُٹھ کر اسے فجر و ظہر کے درمیان پڑھ لے تو ایسا ہی لکھا جائے گا گویا اس نے رات کو پڑھا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب العمل بالسنۃ جلد اول ص ۷۵)

نفل کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ اجر کا باعث ہے

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے مجھ سے کسی نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز پڑھنا آدھی نماز کے

برابر ہے تو مَیں آپؐ کے پاس آیا اور دیکھا کہ آپؐ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ رہے ہیں مَیں نے آپؐ کے سرِ اقدس پر ہاتھ رکھا تو آپؐ نے فرمایا اے عبداللہؓ! کیا بات ہے؟ مَیں نے عرض کیا یارسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم! مَیں نے سُنا ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر پڑھنا آدھی نماز کے برابر ہے اور آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں! آپؐ نے فرمایا کہ ہاں سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں۔ (صحیح مسلم / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل صہ ۲/۷۵۵)

و حضرت عمران بن حصینؓ نے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم سے اُس شخص کے بارے میں پوچھا جو (نفل) نماز بیٹھ کر پڑھتا ہے۔ آپ صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر کھڑا ہو کر پڑھے تو بہتر ہے اور بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے سے آدھا ہے اور جو شخص لیٹ کر پڑھے، اس کا ثواب بیٹھ کر پڑھنے والے

سے آدھا ہے۔

(صحیح بخاری / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۷۵۶)

سُنّت کی پیروی میں ہدایت ہے

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم کی ایک خادمہ دن کو روزہ رکھتی اور رات کو قیام کرتی تو آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ دن کو روزہ رکھتی اور رات کو قیام کرتی ہے تو فرمایا ہر عمل پر خوشی ہوتی ہے اور خوشی کی انتہا ہوتی ہے۔ جس شخص کی انتہا میری سنت ہو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس کی انتہا اس کے علاوہ ہو، وہ گمراہ ہے۔

(مجمع الزوائد / کتاب العمل بالسنۃ جلد اوّل ص۷۵۹)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اٰمین

اِمروز سعید و مسعود و مبارک

یکم رجب المرجب سنہ ۱۴۱۵ھ

ابوانیس محمدّ برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ والمتوکل علے اللہِ العظیم،
المستفیض دارالاحسان چک ۲۴۲ ر-ب (دسوھہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پاکستان
فون نمبر: ۶۷۹۹۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ یاحی یاقیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ یاحی یاقیوم

قُل

عشقِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

مذہبی وحبہ ملتی

وطاعتہ منزلی!

(یہ کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا
مذہب محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ   یاحیُّ یاقیّومُ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضٰی نَفْسِکَ
وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادِ کَلِمَاتِکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یَاحَیُّ   یَاقَیُّوْمُ

مکشوفاتِ

منازلِ احسانؒ

المعروف بہ

مقالاتِ حکمت

دارالاِحسان

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی‘

المقام النّجاف الصّحاف لمقبول المصطفین ○ دارُالاِحسان فیصل آباد پاکستان